

مکمل مدلل
مسائل
مجموعہ خطبات ماثورہ

مؤلف و مرتب
حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ

اضافہ مسائل خطبہ و نکاح

مولانا محمد رفعت قاسمی
مدرس دارالعلوم دیوبند

الناشر

مکتبۃ الحسنین

33-جی سٹریٹ اردو بازار لاہور

042-7241155 فون 0300-4339699
042-7241355 فیکس 042-7018002



نام کتاب مجموعہ خطبات ماثورہ
مصنف مولانا محمد رفعت قاسمی
باہتمام عبدالقدیر
تعداد 1100
قیمت 84 روپے



الناشر

مکتبۃ الحسنین

1258
1441/1440

33-حق شریٹ اردو بازار-لاہور

فون: 042-7241355 موبائل: 0300-4339699
فیس: 042-7018002

فہرست عنوانات مدلل مجموعہ خطبات ماثورہ

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۵۰	خطبہ جمعہ تالیف مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	۶	عرض حال
۵۳	خطبہ ثانیہ	۸	احکام الجمعہ والصف
۵۶	خطبہ جمعہ تالیف مولانا محمد اسماعیل شہید دہلوی علیہ الرحمۃ	۹	احکام المستمعین
۵۸	خطبہ ثانیہ	۱۱	خطبات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
۶۲	خطبہ جمعہ تالیف حضرت مولانا شیخنا سید حسین احمد صاحب مدنی علیہ الرحمۃ	۱۹	مرتبہ حضرت مولانا محمد اشرف علی
۶۵	الخطبۃ الثانیہ		تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
۷۰	خطبہ جمعہ		خطبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
۷۳	خطبہ عید الفطر		فی آخر جمعہ من شعبان
۷۹	خطبہ عید الاضحیٰ	۳۲	خطبہ سیدنا ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ
۸۶	خطبۃ النکاح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم	۳۴	خطبہ سیدنا ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ
۸۷	یہ خطبہ نکاح بھی آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے	۳۶	خطبہ سیدنا عمر الفاروق رضی اللہ عنہ
۸۸	خطبۃ الاستسقاء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم	۳۹	" " " " " "
۹۱	خطبہ کیا ہے؟	۴۲	خطبہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ
۹۲	شرائط خطبہ	۴۳	خطبہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ
۹۲	خطبہ کارکن		" " " " " "
		۴۰	خطبہ سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ
			الخطبۃ الثانیہ لجمع الخطب من المولف
		۴۸	یعنی حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی
			صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۰۴	خطبہ کے شروع میں بسم اللہ کا حکم	۹۳	خطبہ کے صحیح ہونے کی شرطیں
۱۰۵	شروع خطبہ میں دو مرتبہ الحمد للہ کہنا	۹۴	خطبہ کی سنتیں
۱۰۶	خطبہ میں جہر کرنا	۹۵	خطبہ کے مستحبات
۱۰۷	ہر جمعہ کو نیا خطبہ ضروری نہیں ہے	۹۶	خطبہ میں ہاتھ چلانا
۱۰۸	جمعہ کا خطبہ سننا واجب ہے	۹۷	خطبہ کے وقت بیٹھنے کا طریقہ
۱۰۹	دونوں خطبوں کا ایک ہی حکم ہے	۹۸	خطبے میں چہرے کا رخ
۱۱۰	خطبہ کے دوران کے مسائل	۹۹	خطبہ کے مسائل
۱۱۱	خطیب کا خطبہ میں درود پڑھنا؟	۱۰۰	جمعہ پڑھنے کے بعد دوسری
۱۱۲	مقامی زبان میں خطبہ احتیاط کے خلاف	۱۰۱	جگہ خطبہ دینا؟
۱۱۳	احکام شریعت کا دار و مدار	۱۰۲	نماز سے پہلے خطبہ
۱۱۴	خطبہ کا اصل مقصد	۱۰۳	نماز فجر پڑھے بغیر خطبہ دینا؟
۱۱۵	خطبہ قرارت کی طرح ہے	۱۰۴	خطیب کو لقمہ دینا
۱۱۶	اگر خطبہ مقامی زبان میں ہونے لگے	۱۰۵	خطبہ کی غلطی کا حکم
۱۱۷	تو گرمی محفل کے سوا کچھ نہ ہوگا؟	۱۰۶	کیا عورت خطبہ دے سکتی ہے؟
۱۱۸	خطبہ جمعہ سے قبل وعظ	۱۰۷	کیا خطیب سنت پڑھنے والوں
۱۱۹	وعظ کے لیے دو باتیں ضروری ہیں	۱۰۸	کا انتظار کرے؟
۱۲۰	خطبہ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا عمل	۱۰۹	بیٹھ کر خطبہ دینا؟
۱۲۱	خطبہ وعظ و تقریر کی طرح نہیں ہے	۱۱۰	خطبہ میں عسالیٰ دینا؟
۱۲۲	عربی خطبہ سے اسلامی اتحاد	۱۱۱	عسار کس ہاتھ میں ہو؟
۱۲۳	کی حفاظت ہے!	۱۱۲	بغیر خطبہ کے نماز جمعہ
۱۲۴	عہد نبوی اور خطبہ جمعہ	۱۱۳	خطبہ کی جگہ قرآن پڑھنا؟
۱۲۵	خطبہ جمعہ و عیدین میں فرق ہے	۱۱۴	کیا خطیب لوگوں کو بٹھا سکتا ہے؟

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۳۷	ایجاب و قبول کتنی بار؟	۱۲۳	خطبہ کا عام صل
۱۳۸	خطبہ نکاح کا سننا		جموعہ کا خطبہ شرائط میں سے ہے
۱۳۹	مہر کی اہمیت	۱۲۶	نکاح کے فضائل
۱۳۹	مہر میں طے شدہ مقدار و گنتی کا اعتبار	۱۲۷	نکاح میں آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل
۱۴۰	مہر معجل و مؤجل کی تعریف	۱۲۸	نکاح کی فقہی حیثیت
۱۴۰	مہر کی ادنیٰ مقدار	۱۲۸	نکاح کے ارکان
۱۴۱	مہر فاطمی کی مقدار موجودہ	۱۲۹	ایجاب و قبول کا مطلب
۱۴۱	اوزان سے :	۱۲۹	نکاح کی شرائط
۱۴۱	حیثیت سے زیادہ مہر باندھنا	۱۳۱	گونگے و نابینا کا نکاح کیسے پڑھایا جائے؟
۱۴۲	مرض الموت میں معافی مہر کا حکم	۱۳۲	نابالغ بچوں کے نکاح کا طریقہ
۱۴۲	نکاح کے اہم مسائل	۱۳۲	غیر مسلم حج کے سامنے نکاح کرنا
۱۴۵	نکاح کے بعد مبارکباد دینا	۱۳۳	نکاح کے لیے کیا قاضی کا ہونا ضروری ہے؟
۱۴۶	نماز استسقار کے مسائل	۱۳۴	بلا تحریر کے نکاح
۱۴۶	نماز استسقار سے متعلق	۱۳۴	نکاح پڑھانے والا لڑکی کا
۱۴۶	مستحب امور	۱۳۴	تعارف کیسے کرائے؟
۱۴۷	نماز استسقار کا وقت اور طریقہ	۱۳۵	طریقہ نکاح
۱۴۹	نماز استسقار میں چادر پلٹنے	۱۳۶	نکاح میں خطبہ کا حکم
۱۴۹	اور دعاء کا طریقہ	۱۳۶	نکاح کا خطبہ کب پڑھنا چاہیے؟
۱۵۰	احکام صدقہ انظر	۱۳۷	نکاح کا خطبہ بیٹھ کر پڑھے
۱۵۰	احکام قربانی	۱۳۷	یا کھڑے ہو کر؟
۱۵۱	قربانی کی بجائے رقم مظلومین کو دینا	۱۳۷	ایک مجلس میں چند نکاحوں کے
۱۵۲	قنوت نازلہ	۱۳۷	لیے کتنے خطبے ہوں؟

عرض حال

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مجموعہ خطبات ماثورہ ایک عرصہ سے اغلاط کے ساتھ لیتھو پریچھا۔ اب اس کو بفضلہ تعالیٰ تصحیح اغلاط اور آفسیٹ کتابت و طباعت کرا کر اس میں مندرجہ ذیل مسائل کا اضافہ کیا گیا ہے۔

خطبہ کیا ہے؟ خطبہ کی شرائط و رکن، خطیب و خطبہ سے متعلق ضروری مسائل اور خطبہ کس زبان میں ہو؟ نیز نکاح کے فضائل، نکاح میں آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل، نکاح کی فقہی حیثیت، نکاح کے ارکان و شرائط، گونگے و نابینا کا نکاح کس طرح ہو، قاضی و گواہوں کے مسائل اور مہر کی اہمیت و مسائل، مہر معجل و موجل کی تعریف، مہر فاطمی کی موجودہ مقدار اور حیثیت سے زیادہ مہر باندھنا اور متعلقہ اہم مسائل اور نماز استسقاء کا وقت و طریقہ اور چادر پلٹنے کا طریقہ اور متعلقہ ضروری مسائل۔

”یا اللہ محض اپنے کرم و فضل سے اس کاوش کو بھی قبول فرما کر آئندہ بھی دینی خدمت کی توفیق عطا فرما آمین یا رب العالمین۔“
رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

محمد رفعت قاسمی غفرلہ
خادم التدریس دارالعلوم دیوبند
لیلة البرارت ۱۵ شعبان ۱۴۱۵ھ
مطابق ۷ جنوری ۱۹۹۵ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بعد حمد و صلوة یہ احقرا الخلاق متبعان سنت نبویہ کی خدمت میں عرض رسا ہے کہ مدت سے اپنے زمانے کے بعضے طویل و غیر مبلغ خطبے دیکھ کر دل چاہتا تھا کہ اگر سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفاء راشدین کے بعض خطبے کتب حدیث و سیر سے نکال کر جمع کر دیئے جائیں تو ان کا پڑھنا موجب برکت بھی ہے اور بوجہ ان کے مختصر ہونے کے سامعین کو بھی ملال نہ ہو۔ عبارات منقولہ پر حاشیہ میں منقول عنہ کا نشان بھی دے دیا ہے۔ اس میں بعض عبارات تو ایک جگہ کی ہیں، بعض عبارات متفرق جگہ سے ملائی گئی ہیں اور نام اس کا مجھ و عدا خطباتِ ماشورہ رکھا گیا۔

اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کتب احادیث سے کچھ آدابِ ضروری خطبے و نماز جمعہ کے لکھے جائیں تاکہ خطبہ پڑھنے والے رعایت رکھیں۔ زاد المعاد (۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ چھوٹا پڑھتے تھے اور نماز کو طویل کرتے تھے۔ (۲) اثنائے خطبہ میں اگر کوئی بات قابلِ امر و نہی پیش آجاتی تھی تو آپ اس کی تعلیم فرماتے تھے۔

(۳) آپ کے آگے نہ کوئی چوب دار پکارتا چلنا تھا، نہ کسی خاص وضع کا لباس ہوتا تھا۔

(۴) مسجد میں تشریف لا کر سب کو سلام کرتے تھے۔

(۵) منبر پر چڑھ کر لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور پھر سلام کرتے اور بیٹھ جاتے۔

(۶) پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہما کہتے، جب وہ اذان کہہ چکے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ شروع فرماتے، اذان و خطبہ میں کچھ فصل نہ ہوتا تھا۔

(۷) کبھی کمان پر، کبھی عصا پر سہارا لگا کر کھڑے ہوتے۔

(۸) خطبے کے وقت آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں اور آواز بلند ہوتی، اور

غضب شدید ہوتا جیسے غنیم سے لوگوں کو ڈراتے ہوں۔

(۹) اکثر نماز جمعہ کی پہلی رکعت میں سورہ جمعہ اور دوسری میں سورہ منافقون

پڑھتے اور کبھی پہلی میں سب اسم ربک الاعلیٰ، دوسری میں هل اتک حدیث الغاشیہ پڑھتے تھے۔

اب بعض احکام ضروری متعلق جمعہ و خطبہ کے لکھ کر خطبے لکھے جاتے ہیں۔

اذان سن کر بیع و شرا معاملات دنیویہ چھوڑ کر جمعہ کا

اہتمام کریں۔ سب سے پہلے اور اول وقت آکر امام

کے پاس بیٹھنے کا قصد کریں، مگر مسجد میں باتیں کر کے اپنی نیکیاں اکارت نہ کریں، اول

وقت آنے کا ثواب ایسا ہے کہ گویا ایک اونٹ قربانی کیا، پھر ایسا جیسے گائے قربانی

کی، پھر ایسا جیسے مینڈھا قربان کیا، پھر ایسا جیسے مرغ تصدق کیا پھر ایسا جیسے انڈا

تصدق کیا۔ پہلی صف میں جگہ ہوتے ہوئے دوسری صف میں نہ بیٹھیں۔ جب ایک

۱۱۱ اذ انودی للصلوة من یوم الجمعة فاسعوا الی ذکر اللہ وذروا البیع ۱۲ (سورہ جمعہ رکوع ۲)

۱۱۲ بکر وابتکر الی قولہ ودنا من الامام الخ ۱۲ مشکوٰۃ۔

۱۱۳ یاتی علی الناس زمان یكون حدیثہم فی مساجدہم فی امر دنیاہم۔ مشکوٰۃ قال ابن الہمام فی

شرح الہدایۃ الکلام المباح فی مسجد مکروہ وناکل الحسنات ۱۲ ماشیہ مشکوٰۃ۔

۱۱۴ مشکوٰۃ ۱۲ ۱۱۵ اتوا الصف المقدم ثم الذی یلیہ فما کان من نقص

فلیکن فی الصف المؤخر ۱۲ مشکوٰۃ۔

صف پوری بھر جاوے تو دوسری میں بیٹھنا شروع کریں۔ صف میں خوب کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہوں اور ذرا بھی جگہ نہ چھوڑیں، ورنہ اُس میں شیطان گھس کر نماز میں ترازب کرتا ہے۔ لوگوں کو پھاند پھاند کر اول صف میں نہ جائیں۔ ہاں اگر اگلی صف میں جگہ باقی ہو اُسے بھر لینا چاہیے، جگہ کم ہو تو دو آدمیوں کے بیچ میں بیٹھ کر تکلیف نہ دیوں۔ جو پہلے آکر بیٹھ جاوے وہ جگہ اس کا حق ہے، تو اگر کوئی کسی ضرورت سے جائے اور پھر لوٹ آنے کی امید ہو تو اُس کی جگہ پر قبضہ نہ کریں۔ کسی کو اٹھا کر خود اس کی جگہ نہ بیٹھیں، کسی حیلہ سے چار نماز وغیرہ بچھا کر جگہ نہ روکیں، جو جہاں بیٹھے بیٹھنے دیں، لڑکوں کو بیچ صف میں نہ کھڑا ہونے دیں، وہ سب سے اخیر میں کھڑے ہوں۔

احکام المستمعین | خطبہ سنا واجب ہے۔ اُس وقت باتیں کرنا، درود شریف کلام مجید، نماز وغیرہ نہ پڑھنا چاہیے۔ جس وقت خطیب منبر کی طرف چلے اسی وقت سے سب چھوڑ کر ہمہ تن خطیب کی طرف متوجہ ہوں، اگر کوئی سنت پڑھتا ہو تو اختصارِ قرارت کے ساتھ اس کو پورا کر لے۔

۱۰ رصوا صفوفکم وقاربوا بینہما وحاذوا بالاعناق فوالذی نفسی
 بیدہ انی لاری الشیطان یدخل من خلل العنق کانہا الحدف ۱۲ مشکوٰۃ
 ۱۱ من تخطی رقاب الناس یوم الجمعة اتخذ جسرا الی جہنم ۱۲ مشکوٰۃ
 ۱۲ بنی بناء یظلت یعنی قال لامنی مناخ من سبق ۱۲ مشکوٰۃ۔ لایقمن احدکم
 اخاۃ یوم الجمعة ثم یخالف الی مقعدۃ الحدیث ۱۲ مشکوٰۃ۔
 ۱۳ وصف الرجال وصف خلقہم الخلمان الحدیث ۱۲ مشکوٰۃ۔
 ۱۴ ولیتجود فیہا ۱۲ مشکوٰۃ

۱۵ فان للمنصت لایسمع الخ ۱۲ خطبہ عثمان رضی اللہ عنہ

۱۶ اذا قلت لصاحبک یوم الجمعة انصت فقد لغوت ۱۲ مشکوٰۃ فاشار الیہ ان اسکت الی آخرہ ۱۲ زاد المعاد

خطبہ کی آواز نہ آتی ہو تب بھی کچھ نہ پڑھیں، نہ بات کریں، اُسی طرف کان لگائے بیٹھے رہیں۔ اگر کوئی کچھ پڑھتا یا باتیں کرتا ہو اُس کو بھی منع نہ کریں۔ ہاں اگر کسی طرح اشارہ سے خاموش کر دیں تو خیر، حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک آئے اُس وقت بھی درود شریف نہ پڑھیں۔ بلا حرکت زبان صرف دل سے پڑھ لینے میں مضائقہ نہیں۔ جب آیت کریمہ **إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ** الخ پڑھی جائے، دل ہی دل میں درود و سلام بھیجیں۔ خطبہ عیدین میں بعد نماز کے بھاگنا اور خطبہ نہ سنا ممنوع ہے، چاہیے کہ بعد خطبہ کے جائیں، گو آواز وہاں تک نہ آتی ہو۔

۱۰ والصلوات انہ یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند سماع

اسمہ فی نفسہ ۱۲ در مختار

۱۱ در مختار

۱۲ وکذا یجب الاستماع بسائر الخطب کخطبۃ نکاح وخطبۃ

عید ۱۲ در مختار واذار و اتجارۃ اولہور انفضوا الیہا و ترکوا

۱۳ و انما ۱۲ سورۃ جمعہ

۱۴ برآۃ ابو داؤد ۱۲

خُطَبَاتِ نَبِيِّ كَرِيمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مُرْتَبِدَ حَضْرَتِ مَوْلَانَا شَاهِ مُحَمَّدِ شَرْفِ عَلِيِّ صِنَا قَدْرِي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ
 بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا
 وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ
 وَمَنْ يَضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
 وَرَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا بَيْنَ يَدَيْ
 السَّاعَةِ مَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشِدَ وَ
 مَنْ يَعَصِ مَا فَاتَهُ لَا يَضُرُّهُ إِلَّا نَفْسُهُ وَلَا يَضُرُّ اللَّهَ شَيْئًا
 أَمْ أَبْعَدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَخَيْرُ
 الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحَدَّثَاتُهَا
 وَكُلُّ مُحَدَّثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ
 وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ

له رواه مسلم من خطبة النبي صلى الله عليه وسلم

عَزَّوَجَلَّ قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا وَبَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ
 قَبْلَ أَنْ تُشْغَلُوا وَصِلُوا الَّذِي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ
 رَبِّكُمْ بِكَثْرَةِ ذِكْرِكُمْ لَهُ وَكَثْرَةِ الصَّدَقَةِ
 فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ تَرْزُقُوا وَتُنْصَرُوا وَتُجْبَرُوا
 وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ قَدْ افْتَرَضَ عَلَيْكُمُ الْجُمُعَةَ فِي
 مَقَامِي هَذَا فِي يَوْمِي هَذَا فِي شَهْرِي هَذَا مِنْ
 عَامِي هَذَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَمَنْ تَرَكَهَا فِي حَيَاتِي
 أَوْ بَعْدِي وَلَهُ إِمَامٌ عَادِلٌ أَوْ جَائِرٌ اسْتِخْفَافًا بِهَا
 أَوْ جُحُودًا تَهَاوًا جَمَعَ اللَّهُ لَهُ شَمْلَهُ وَلَا بَارَكَ لَهُ
 فِي أَمْرِهِ إِلَّا وَلَا صَلَاةَ لَهُ وَلَا حَجَّ لَهُ وَلَا صَوْمَ لَهُ وَلَا
 بِرَّ لَهُ حَتَّى يَتُوبَ فَمَنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِلَّا
 لَا تَوْمَنَ امْرَأَةٌ رَجُلًا وَلَا يَوْمٌ أَعْرَابِيٌّ مَّهَاجِرًا وَلَا يَوْمٌ
 فَاجِرٌ مُؤْمِنًا إِلَّا أَنْ يَقْهَرَهُ بِسُلْطَانٍ يَخَافُ سَيْفَهُ
 وَسَوْطَهُ لِيَتَمَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدَعِهِمُ الْجُمُعَاتِ أَوْ لِيَحْتَمِنَ
 اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ شُمَّمٌ لِيَكُونَنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ

له رواه ابن ماجه عن جابر بن عبد الله ١٢

عنه رواه مسلم ١٢

خُطْبَهُ نَبِيِّ كَرِيمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ
 بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ وِرَائِنَا
 وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِيَهُ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ
 وَمَنْ يُضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ. وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ
 إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
 عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أُرْسِلَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا
 بَيْنَ يَدَيْ السَّاعَةِ مَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ
 رَشِدَ وَمَنْ يَعْصِمْهَا فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّ إِلَّا نَفْسَهُ وَلَا
 يَضُرُّ اللَّهَ شَيْئًا. أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ أَصْدَقَ الْحَدِيثِ
 كِتَابُ اللَّهِ وَأَوْثَقُ الْعُرَى كَلِمَةُ التَّقْوَى وَخَيْرُ الْمَلِكِ
 مِلَّةُ إِبْرَاهِيمَ وَخَيْرُ السُّنَنِ سُنَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْرَفُ الْحَدِيثِ ذِكْرُ اللَّهِ وَأَحْسَنُ
 الْقَصَصِ هَذَا الْقُرْآنُ وَخَيْرُ الْأُمُورِ عَوَازِمُهَا وَشَرُّ الْأُمُورِ
 مُحَدَّثَاتُهَا وَأَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَشْرَفُ

الْمَوْتِ قَتْلُ الشُّهَدَاءِ وَأَعْيَى الْعَمَى الضَّلَالَةُ
 بَعْدَ الْهُدَى وَخَيْرُ الْأَعْمَالِ مَا نَفَعَ وَخَيْرُ الْهُدَى
 مَا اتَّبَعَ وَشَرُّ الْعَمَى عَمَى الْقَلْبِ وَالْيَدِ الْعُلْيَا
 خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَمَا قَلَّ وَكَفَى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ
 وَالْهَى وَشَرُّ الْمَعْذِرَةِ حِينَ يَحْضُرُ الْمَوْتُ وَشَرُّ
 النَّدَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ لَا يَأْتِي
 الْجُمُعَةَ إِلَّا دُبْرًا. وَمِنْهُمْ مَنْ لَا يَذْكُرُ اللَّهَ إِلَّا هَجْرًا.
 وَمِنَ الْأَعْظَمِ الْخَطَايَا اللِّسَانُ الْكَذُوبُ وَخَيْرُ الْغِنَى غِنَى
 النَّفْسِ وَخَيْرُ الزَّادِ التَّقْوَى وَرَأْسُ الْحِكْمِ مَخَافَةُ اللَّهِ
 عَزَّ وَجَلَّ وَخَيْرُ مَا وَقَرَّ فِي الْقُلُوبِ الْيَقِينُ وَالْإِسْرَافُ
 مِنَ الْكُفْرِ وَالنِّيَاحَةُ مِنَ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ وَالغُلُولُ
 مِنْ جُنَاءِ جَهَنَّمَ وَالْكَنْزُ كَيْ مِنْ النَّارِ وَالشِّعْرُ مِنْ
 مَزَامِيرِ ابْلِيسَ وَالْخَمْرُ جَمَاعُ الْإِثْمِ وَشَرُّ الْمَأْكَلِ
 مَا كَلَّ مَالُ الْيَتِيمِ وَالسَّعِيدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهِ وَالشَّقِيُّ
 مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ وَإِنَّمَا يَصِيرُ أَحَدُكُمْ إِلَى مَوْضِعٍ
 أَمْ بَعَثَ أذْرِعَ وَالْأَمْرُ إِلَى الْآخِرَةِ وَمِلَاكُ الْعَمَلِ خَوَاتِمُهُ
 وَشَرُّ الرَّوَايَا الْكِذْبُ وَكُلُّ مَا هَوَاتِ قَرِيبٌ.

وَسَبَابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ وَأَكْلُ لَحْمِهِ مِنْ
 مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَحُرْمَةُ مَالِهِ كَحُرْمَةِ دَمِهِ وَمَنْ يَتَّأَلَّ عَلَى
 اللَّهِ يَكْتَابُ بِهِ وَمَنْ يَغْفِرُ يُغْفِرْ لَهُ وَمَنْ يَسْتَعِثُّ يَعْصِ اللَّهُ
 عَنْهُ وَمَنْ يَكْظِمُ الْغَيْظَ يَأْجُرْهُ اللَّهُ وَمَنْ يَصْبِرْ عَلَى الرَّزِيَةِ
 يَعْوِضْهُ اللَّهُ وَمَنْ تَتَبَعَ السُّمْعَةَ يَسْمِعِ اللَّهُ بِهِ وَمَنْ
 يَصْبِرْ يَضَعِ اللَّهُ لَهُ وَمَنْ يَعِصِ اللَّهَ يُعَدِّ بِهِ اللَّهُ غُفْرَانَكَ
 رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ
 غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ

خُطْبَةُ نَبِيِّ كَرِيمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ
 مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ
 فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يَضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ
 أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا

له رواه في زاد المعاد عن البيهقي وحاكم من حديث عقبته بن عامر من خطبة النبي
 صلى الله عليه وسلم في غزوة تبوك لكن صيغة الاستغفار ويناها بالمعنى لان لفظ الحديث
 ثم استغفر ثلاثا

عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أُرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا
 بَيْنَ يَدَيْ السَّاعَةِ مَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشِدَ
 وَمَنْ يَعْصِهَا فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّ إِلَّا نَفْسَهُ وَلَا يَضُرُّ اللَّهَ شَيْئًا
 خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ
 مِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ بَعْدِي مَا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْكُمْ مِن
 زُهْرَةِ الدُّنْيَا وَزَيْنَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 أَوْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْنَا أَنَّهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ جِبْرَائِيلُ
 فَقِيلَ لَهُ مَا شَأْنُكَ تَكَلِّمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُكَلِّمُكَ فَسَرَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَمْسَحُ عَنْهُ الرَّحْضَاءُ
 فَقَالَ آيُنَ السَّائِلُ وَكَأَنَّهُ حَبْدَةٌ فَقَالَ إِنَّ الْخَيْرَ
 لَا يَأْتِي بِالشَّرِّ وَإِنْ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ أَوْ
 يُلِيمُ حَبَطًا أَلَمْ تَرَ إِلَى الْكَلَةِ الْخَضِرَةِ أَكَلْتُ حَتَّى إِذَا
 اِمْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا وَاسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ
 فَتَلَطَّتْ وَبَالَتْ ثُمَّ رَتَعَتْ وَلِئِنَّ الْمَالَ حُلُوهُ خَضِرَةٌ

له رواه ابوداؤد من خطبة النبي صلى الله عليه وسلم

وَنِعْمَ صَاحِبُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ هُوَ لِمَنْ أَعْطَى مِنْهُ الْمِسْكِينَ
 وَالْيَتِيمَ وَابْنَ السَّبِيلِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ الَّذِي أَخَذَهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَمَثَلِ
 الَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ فَيَكُونُ عَلَيْهِ شَهِيدًا يَوْمَ
 الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ وَلى يَتِيْمًا لَهُ مَالٌ فَلْيَجْرِ فِيهِ
 وَلَا يَتْرُكْهُ حَتَّى تَأْكُلَهُ الصَّدَقَةُ اتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ
 وَصَلُّوا خَمْسَتَكُمْ وَصُومُوا شَهْرَكُمْ وَأَدُّوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ
 وَأَطِيعُوا إِذَا أَمَرَكُمْ

مُخَطَبُ نَبِيِّ كَرِيمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ
 بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهِ وَأَنْفُسِنَا وَمِنْ
 سَيِّئَاتِ أَعْبَالِنَا مَنْ يَهْدِيهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ
 يُضِلِّهِ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ
 لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
 أُرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا بَيْنَ يَدَيْ السَّاعَةِ

مَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشِدًا وَمَنْ يَعْصِهَا فَإِنَّهُ لَا
 يَضُرُّ إِلَّا نَفْسَهُ وَلَا يَضُرُّ اللَّهَ شَيْئًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الدُّنْيَا حُلُوهٌ خَضِرَةٌ وَإِنَّ اللَّهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ
 فِيهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُونَ أَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النَّسَاءَ
 وَذَكَرَ أَنَّ لِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاءً يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهِ
 فِي الدُّنْيَا وَلَا غَدْرَ أَكْبَرُ مِنْ غَدْرِ أَمِيرِ الْعَامَةِ يُغْرَزُ
 لَوَاءَهُ عِنْدَ اسْتِئْثَابِهَا وَلَا يَمْنَعَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ هَيْبَةُ النَّاسِ
 أَنْ يَقُولَ بِحَقِّي إِذَا عَلِمْتُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ بَنِي آدَمَ خُلِقُوا عَلَى
 صَبَاقَاتٍ شَتَّى فَمِنْهُمْ مَنْ يُوَلَدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيَى مُؤْمِنًا وَ
 يَمُوتُ مُؤْمِنًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُوَلَدُ كَافِرًا وَيَحْيَى كَافِرًا
 وَيَمُوتُ كَافِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُوَلَدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيَى مُؤْمِنًا وَ
 يَمُوتُ كَافِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُوَلَدُ كَافِرًا وَيَحْيَى كَافِرًا وَيَمُوتُ
 مُؤْمِنًا قَالَ وَذَكَرَ الْغَضَبَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ سَرِيعَ
 الْغَضَبِ سَرِيعَ الْفَيْئِ فَإِذَا حُدَّ بِهِمَا بِالْأُخْرَى وَمِنْهُمْ مَنْ
 يَكُونُ بَطِيءَ الْغَضَبِ بَطِيءَ الْفَيْئِ فَإِذَا حُدَّ بِهِمَا بِالْأُخْرَى وَ
 خِيَارَكُمْ مَنْ يَكُونُ بَطِيءَ الْغَضَبِ سَرِيعَ الْفَيْئِ وَشِرَارَكُمْ

مَنْ يَكُونُ سَرِيعَ الْغَضَبِ بَطِيءَ الْفَيْئِ قَالَ اتَّقُوا الْغَضَبَ
 فَإِنَّهُ جَمْرَةٌ عَلَى قَلْبِ ابْنِ آدَمَ الْآتِرُونَ إِلَى انْتِفَاحِ أَوْ دَلِجِهِ
 وَحُمْرَةَ عَيْنَيْهِ فَمَنْ أَحْسَسَ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ فَلْيَضْطَجِعْ
 وَلْيَتَلَبَّدْ بِالْأَرْضِ قَالَ وَذَكَرَ الدَّيْنُ فَقَالَ مِنْكُمْ
 مَنْ يَكُونُ حَسَنَ الْقَضَاءِ وَإِذَا كَانَ لَهُ أَفْحَشٌ فِي
 الطَّلَبِ فَيَأْخُذُ بِمَا بِالْأُخْرَى وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ
 سَيِّئَ الْقَضَاءِ وَإِنْ كَانَ لَهُ أَجْمَلٌ فِي الطَّلَبِ
 فَيَأْخُذُ بِمَا بِالْأُخْرَى وَخِيَارُكُمْ مَنْ إِذَا كَانَ
 عَلَيْهِ الدَّيْنُ أَحْسَنَ الْقَضَاءِ وَإِنْ كَانَ لَهُ أَجْمَلٌ
 فِي الطَّلَبِ وَشِرَارُكُمْ مَنْ إِذَا كَانَ عَلَيْهِ الدَّيْنُ
 أَسَاءَ الْقَضَاءِ وَإِنْ كَانَ لَهُ أَفْحَشٌ فِي الطَّلَبِ

خُطْبَةُ نَبِيِّ كَرِيمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي آخِرِ جَمْعَتِهِ مِنْ شُعْبَانَ

الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ

بِهِ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا
 وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ
 وَمَنْ يَضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا
 اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
 عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا
 بَيْنَ يَدَيْ السَّاعَةِ مَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
 فَقَدْ رَشِدَ وَمَنْ يَعْصِمْ فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّ إِلَّا نَفْسَهُ
 وَلَا يَضُرُّ اللَّهَ شَيْئًا يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ أَظَنُّكُمْ شَهْرٌ
 عَظِيمٌ شَهْرٌ مُبَارَكٌ شَهْرٌ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ
 أَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللَّهُ صِيَامَهُ فَرِيضَةً وَقِيَامَ
 لَيْلِهِ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِيهِ بِخُصْلَةٍ مِنَ الْخَيْرِ
 كَانَ كَمَنْ آذَى فَرِيضَةً فِي مَآ سِوَاهُ وَمَنْ آذَى
 فَرِيضَةً فِيهِ كَانَ كَمَنْ آذَى سَبْعِينَ فَرِيضَةً
 فِي مَآ سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ تَوَابُهُ الْجَنَّةُ
 وَشَهْرُ الْمَوَاسَاةِ وَشَهْرٌ يُزَادُ فِيهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ
 مَنْ فَطَرَ فِيهَا صَائِمًا كَانَ لَهُ مَغْفِرَةٌ لِدُنُوبِهِ

وَعِتْقُ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهُ مِثْلُ أُجْرِهِ مِنْ
 غَيْرِ أَنْ يُنْتَقَصَ مِنْ أُجْرِهِ شَيْءٌ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ
 لَيْسَ كُلُّنَا زَجِدٌ مَا نُفِطِرُ بِهَا الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطَى اللَّهُ هَذَا الثَّوَابَ
 مِنْ فِطْرِ صَائِمٍ مَا عَلَى مَدَقَاتِ لَبَنِ أَوْ تَمْرَةٍ أَوْ شُرْبَةٍ
 مِنْ مَاءٍ وَمَنْ أَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللَّهُ مِنْ حَوْضِي
 شَرِبَةٍ لَا يَظْمَأُ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ شَهْرٌ أَوْلَاهُ
 رَحْمَةٌ وَأَوْسَطُ مَغْفِرَةٍ وَأَخْرَجَهُ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ
 وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوكِهِ فِيهِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ
 وَأَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ

خُطْبَةُ نَبِيِّ كَرِيمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَأُسْتَعِينُهُ وَأَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ
 بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا
 مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يَضِلَّهُ فَلَا
 هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ

لِاشْرِيكَ لَهُ وَاشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَرْسَلَهُ
 بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا بَيْنَ يَدَيْ السَّاعَةِ مَنْ يُطِيعِ
 اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشِدَ وَمَنْ يَعْصِهَا فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّ
 إِلَّا نَفْسَهُ وَلَا يَضُرُّ اللَّهَ شَيْئًا إِلَّا إِنْ رَجَى أَمْرِي أَنْ أَعْلِمَكُمْ
 مَا جِهِلْتُمْ مِنْهَا عَلِمَنِي يَوْمِي هَذَا كُلُّ مَا لِي نَحَلْتُهُ عَبْدًا
 حَلَالٌ وَإِنِّي خَلَقْتُ عِبَادِي حُنَفَاءَ كَلِمَتُهُمْ وَإِلَاتُهُمْ أَتَّهُمْ
 الشَّيَاطِينُ فَأَحْتَالَتُهُمْ عَنْ دِينِهَا وَحَرَمْتُ عَلَيْهِمْ
 مَا أَحَلَّتْ لَهُمْ وَأَمَرْتُهُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بِي مَا لَمْ أَنْزِلْ
 بِهِ سُلْطَانًا وَإِنَّ اللَّهَ نَظَرَ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَمَقَّعَهُمْ
 عَرَبِيَهُمْ وَعَجَمَهُمْ إِلَّا بَقَايَا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَقَالَ
 إِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِابْتَلِيكَ وَابْتَلِي بِكَ وَأَنْزَلْتُ
 عَلَيْكَ كِتَابًا لَا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ تَقْرُؤُهُ نَائِمًا وَيُقِظَانِ
 وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أُحْرِقَ قُرَيْشًا فَقُلْتُ رَبِّ إِذَا
 يَتَلَعَّوْا رَأْسِي فَيَدْعُوهُ خُبْرَةً قَالَ اسْتَخْرِجْهُمْ
 كَمَا أَخْرَجُوكَ وَأَغْرُهُمْ نِعْمَتِكَ وَأَنْفِقْ فَسَنُفِقْ
 عَلَيْكَ وَأَبْعَثْ جَيْشًا نَبِّعَتْ خَمْسَةَ مِثْلَهَا وَ

قَاتِلْ بِمَنْ أَطَاعَكَ مِنْ عَصَاكَ إِلَّا وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ
 خَيْرًا فَإِنَّهُنَّ عَوَانٍ عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُونَ مِنْهُنَّ شَيْئًا
 غَيْرَ ذَلِكَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُبَيَّنَةٍ فَإِنْ فَعَلْنَ
 فَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاصْرِبُوهُنَّ صَرْبًا غَيْرَ
 مُبْرِحٍ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا إِلَّا أَنْ
 لَكُمْ عَلَى نِسَائِكُمْ حَقًّا وَلِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا فَمَا
 حَقُّكُمْ عَلَى نِسَائِكُمْ فَلَا يُؤْطَيْنَ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُونَ
 وَلَا يَأْذَنَنَّ فِي بُيُوتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُونَ إِلَّا وَحَقُّهُنَّ عَلَيْكُمْ أَنْ
 تُحْسِنُوا إِلَيْهِنَّ فِي كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ لَا تَنْفِقُوا مَرَاةً
 مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا

خُطْبَةُ نَبِيِّ كَرِيمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَاسْتَهْدِيهِ
 وَأُومِنُ بِهِ وَلَا أَكْفُرُهُ وَأُعَادِي مَنْ يَكْفُرُ بِهِ وَأَشْهَدُ
 أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
 عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ

وَالنُّورِ وَالْمَوْعِظَةِ وَالْحِكْمَةِ عَلَى فِتْرَةٍ مِّنَ الرَّسُلِ
 وَقِلَّةٍ مِّنَ الْعِلْمِ وَضَلَالَةٍ مِّنَ النَّاسِ وَإِنْ قِطَاعٌ
 مِّنَ الزَّمَانِ وَدُنُوءٍ مِّنَ السَّاعَةِ وَقُرْبٍ مِّنَ الْأَجْلِ
 مَن يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشِدَ وَمَن يَعْصِ
 اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ غَوَىٰ وَفَرَّطَ وَضَلَّ ضَلَالًا
 بُعِيدًا أَوْصِيكُم بِتَقْوَى اللَّهِ فَإِنَّهُ خَيْرٌ مَّا
 أَوْصَىٰ بِهِ الْمُسْلِمُ الْمُسْلِمَ أَنْ يَحُضَّهُ عَلَى الْآخِرَةِ
 وَأَنْ يَأْمُرَهُ بِتَقْوَى اللَّهِ وَاحْذَرُوا مَا حَذَرَ كَرَّمَ اللَّهُ
 بِنَفْسِهِ فَإِنَّ تَقْوَى اللَّهِ لِيَمُنَّ عَمَلٌ بِهِ عَلَى قَجَلٍ
 وَمَخَافَتِي مِّن رَّبِّي عَوْنٌ وَصِدْقٌ عَلَى مَا يَبْتَغُونَ
 مِنَ الْآخِرَةِ وَمَنْ يَصِلِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ مِنْ أَمْرِهِ
 فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ لَا يَنْوِي بِهِ إِلَّا وَجْهًا اللَّهُ يَكُنْ لَهُ
 ذِكْرًا فِي عَاجِلِ أَمْرِهِ وَذُخْرًا فِيهَا بَعْدَ الْمَوْتِ حِينَ
 يَفْتَقِرُ الْمَرْءُ إِلَىٰ مَا قَدَّمَ وَمَا كَانَ مِمَّا سَوَىٰ ذَلِكَ يَوَدُّ
 لَوْ أَنَّ بَيْنَهُ أَمَدًا أَبْعِيدًا وَيُحَذِّرُكُمْ اللَّهُ نَفْسَهُ
 وَاللَّهُ رَعُوفٌ بِالْعِبَادِ هُوَ الَّذِي صَدَّقَ قَوْلَهُ وَانْجَزَ
 وَعْدَهُ لَا خِلْفَ لِدِكِّ وَإِنَّهُ يَقُولُ مَا يُبَدِّلُ الْقَوْلُ

لَدَىٰ وَمَا أَنَا بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ فَاتَّقُوا اللَّهَ فِي عَاجِلِ
 أَمْرِكُمْ وَأَجَلِهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ فَإِنَّ مَنْ
 سَتَىٰ اللَّهُ يُكْفِرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُعْظِمُ أَجْرًا وَمَنْ
 سَتَىٰ اللَّهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا وَإِنَّ تَقْوَىٰ اللَّهِ تُوفِي مَقْتَهُ
 وَتُوفِي عُقُوبَتَهُ وَسَخَطَهُ وَإِنَّ تَقْوَىٰ اللَّهِ تُبَيِّضُ لُوجُهُ
 وَتُرْضِي الرَّبَّ وَتَرْفَعُ الدَّرَجَةَ فَخُذُوا بِحِطِّكُمْ وَلَا
 تُفْرِطُوا فِي جَنْبِ اللَّهِ فَقَدْ عَلَّمَكُمْ بِكِتَابِهِ وَهُدًى
 لَكُمْ سَبِيلَهُ لِيَعْلَمَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَيَعْلَمَ
 الْكَاذِبِينَ فَأَحْسِنُوا كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ وَعَادُوا
 أَعْدَاءَهُ وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ هُوَ اجْتَبَاكُمْ
 وَسَمَاكُمْ الْمُسْلِمِينَ لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ
 وَيُحْيِي مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ
 فَكثُرُوا ذِكْرَ اللَّهِ وَأَعْمَلُوا لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ فَإِنَّ
 مَنْ يُصْلِحْ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ يَكْفِرِ اللَّهُ مَا بَيْنَهُ وَ
 بَيْنَ النَّاسِ ذَلِكَ بَانَ اللَّهُ يَقْضِي عَلَى النَّاسِ وَلَا يَمْلِكُونَ
 مِنْهُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

له رواه القرطبي في تفسيره وغيره كذا في المواهب اللدنية ١٢٠

خُطْبَةُ نَبِيِّ كَرِيمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ
 بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ وَأَنْفُسِنَا
 وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِيَهُ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ
 وَمَنْ يَضِلِّ اللَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
 أُرْسِلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا بَيْنَ يَدَيْ السَّاعَةِ مَنْ
 يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشِدَ وَمَنْ يُعْصِمْهَا فَقَدْ غَوَى
 نَسْأَلُ اللَّهَ رَبَّنَا أَنْ يَجْعَلَنَا مِنْ يُطِيعُهُ وَيُطِيعُ رَسُولَهُ
 وَيَتَّبِعُ رِضْوَانَهُ وَيَجْتَنِبُ سَخَطَهُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ
 تَوَبُّوا إِلَى اللَّهِ قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا وَبَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ
 الصَّالِحَةِ قَبْلَ أَنْ تَشْتَغِلُوا عَنْهَا هَرَمَانًا غَضًا وَمَوْتًا
 خَالِصًا وَمَرَضًا حَاطِسًا وَتَسْوِيفًا مَوْلِيًّا وَصِلُوا الَّذِينَ

له روى ابوداؤد في مراسله عن الزهري قال كان الله خطبة النبي صلى الله عليه
 وسلم الحمد لله الخ وقال الزرقاني الظاهر ان من نسال الله الخ من كلام
 الزهري في حديثه انه من المرفوع تغليبا للامتة ١٢

بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ تُسَعِّدُوا وَأَوْكُرُوا الصَّدَقَاتِ
 فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ تُوَجِّرُوا وَتُحَمِّدُوا وَتُزْنِقُوا
 وَتُنْصَرُوا وَتُحْبَرُوا وَأَمُرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَى
 وَأَنْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ تَنْصَرُوا وَأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الْكَيْسَ
 أَكْثَرُكُمْ ذِكْرُ اللَّهِ مَوْتٍ وَأَكْرَمُكُمْ أَحْسَنُكُمْ اسْتِعْدَادًا
 لَهُ وَإِنَّ مِنْ عَلَامَاتِ الْعَقْلِ التَّجَافِي عَنْ دَارِ الْغُرُورِ
 وَالْإِنَابَةَ إِلَى دَارِ الْخُلُودِ وَالزُّرُودَ لِسُكْنَى الْقُبُورِ
 وَالتَّأَهُبَ لِيَوْمِ النُّشُورِ

خُطْبَةُ نَبِيِّ كَرِيمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ
 بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا
 وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِيَهُ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ
 وَمَنْ يَضِلِّهِ اللَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا
 اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
 وَرَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا بَيْنَ يَدَيْ

السَّاعَةِ مَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشِدَ وَمَنْ
 يَعْصِيهَا فَقَدْ غَوَى نَسْأَلُ اللَّهَ رَبَّنَا أَنْ يَجْعَلَ لَنَا مِنْ
 يُطِيعُهُ وَيُطِيعُ رَسُولَهُ وَيَتَّبِعُ رِضْوَانَهُ وَيَجْتَنِبُ
 لِي سَخَطَهُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ لَكُمْ مَعَالِمَ فَإِنَّهُمُ إِلَى مَعَالِمِكُمْ
 وَإِنَّ لَكُمْ نِهَآئَةً فَإِنَّهُمُ إِلَى نِهَآئَتِكُمْ فَإِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ
 بَيْنَ مَخَافَتَيْنِ بَيْنَ أَجَلٍ قَدْ مَضَى لَا يَدْرِي مَا اللَّهُ
 صَانِعٌ بِهِ وَبَيْنَ أَجَلٍ قَدْ بَقِيَ لَا يَدْرِي مَا اللَّهُ قَاضٍ
 بِهِ فَلْيَتَزَوَّدِ الْعَبْدُ مِنْ نَفْسِهِ لِنَفْسِهِ وَمِنْ
 حَيَاتِهِ لِمَوْتِهِ وَمِنْ شَبَابِهِ لِكِبَرِهِ وَمِنْ دُنْيَاةٍ
 لِآخِرَتِهِ قَوْلَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا بَعْدَ الْمَوْتِ مِنْ
 مُسْتَعْتَبٍ وَلَا بَعْدَ الدُّنْيَا دَارٌ إِلَّا الْجَنَّةُ أَوِ النَّارُ
 أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَاسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ

خُطْبَةُ نَبِيِّ كَرِيمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ

له مٲر سند ١٢٤

له رواه الفقيه ابو الليث في كتابه تنبيه الغافلين في رفض الدنيا

وَتَتَوَكَّلْ عَلَيَّ وَتَعُوذْ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِنَا
 أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضِلِّ اللَّهُ فَلَا هَادِيَ
 لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ
 أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَ
 نَذِيرًا بَيْنَ يَدَيْ السَّاعَةِ مَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
 فَقَدْ رَشِدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَدْ غَوَى نَسْأَلُ اللَّهَ رَبَّنَا أَنْ
 يَجْعَلَنَا مِنْ يَطِيعِيهِ وَيُطِيعِ رَسُولَهُ وَيَتَّبِعِ رِضْوَانَهُ
 وَبِحَبْتِنِيبِ سَخَطُهُ إِلَّا إِنْ الدُّنْيَا عَرِضٌ حَاضِرٌ يَأْكُلُ
 مِنْهَا الْبِرَّ وَالْفَاجِرُ الْأَوْلَى وَالْآخِرَةُ أَجَلٌ صَادِقٌ يَقْضِي
 فِيهَا مَلِكٌ قَادِرٌ إِلَّا وَإِنَّ الْخَيْرَ كُلَّهُ بِحَدِّ أَفِيرَةٍ فِي
 الْجَنَّةِ إِلَّا وَإِنَّ الشَّرَّ كُلَّهُ بِحَدِّ أَفِيرَةٍ فِي النَّارِ إِلَّا
 فَاغْلَسُوا وَأَنْتُمْ مِنَ اللَّهِ عَلَى حَدِّ رِقَابِكُمْ وَأَنْتُمْ
 مَعْرُوضُونَ عَلَى أَعْمَالِكُمْ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ
 ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ
 إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عُرَاةٌ غُرْلًا كَمَا
 بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعُدَّا عَلَيْنَا إِنَّكُنَا

فَاعِلِينَ ثُمَّ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ يَكْسِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمَ الْإِنَانَةَ
يُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ
يَارَبِّ أَصْحَابِي فَيُقَالُ لَا تَدْرِي مَا أَحَدَثُوا بَعْدَكَ
فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا
مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَسْنَا تَوْفِيقَتِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ
عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ فَيُقَالُ إِنَّ هَؤُلَاءِ
لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ

خُطْبَاهُ نَبِيِّ كَرِيمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ
وَنُتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ
سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِيَهُ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ
يُضِلِّ اللَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ...
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ
رَسُولُهُ أَمْرٌ سَلَّمَ بِالْحَقِّ بِشِيرٍ أَوْ نَذِيرٍ ابْتَيْنَ يَدِي
السَّاعَةِ مَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشِدَ وَمَنْ

عنه رواه البخاري عن ابن عباس رضي الله عنه ۱۲

يَعُصِرُهَا فَقَدْ غَوَى نَسَأَلُ اللّٰهَ رَبَّنَا اَنْ يَّجْعَلَنَا
مِمَّنْ يُطِيعُنَا وَيُطِيعُ رَسُوْلَهٗ وَيَتَّبِعُ رِضْوَانَهٗ
وَيَجْتَنِبُ سَخَطَاتِهٖ لَمْ يَكُن نَبِيٌّ قَبْلِي اِلَّا كَانَ
حَقًّا عَلَيْهِ اَنْ يَّدُلَّ اُمَّتًا عَلٰى مَا يَعْلَمُهٗ خَيْرًا لَّهُمْ
وَيُنْذِرَهُمْ مَا يَعْلَمُهٗ شَرًّا لَّهُمْ وَاِنْ اُمَّتَكُمْ هٰذِهِ
جُعِلَتْ عَافِيَتُهَا فِيْ اَوَّلِهَا وَاِنْ اٰخِرُهُمْ يُصِيبُهُمْ
بَلَاءٌ وَّ اُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا ثُمَّ تَجِيْ فِتْنٌ يُّرْفِقُ
بَعْضُهَا بِبَعْضٍ فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهِ مَهْلِكَتِيْ ثُمَّ
تُنْكَشِفُ ثُمَّ تَجِيْ فِتْنَةٌ فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهِ
مَهْلِكَتِيْ ثُمَّ تُنْكَشِفُ فَمَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُرْحَزَ مِنْ
النَّارِ وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلْتُدْرِكْهُ مَوْتُهُ وَهُوَ
يُوْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاْتَتْ اِلَى النَّاسِ النَّزِيْنُ
يُحِبُّ اَنْ يَأْتُوْا اِلَيْهِ وَمَنْ يَأْيَعِرْ اِمَامًا فَاَعْطَاهُ صَفْقَةً
يَسِيْنَهٗ وَشَمْرَةَ قَلْبِهٖا فَلَطِطْعُمَا مَا اسْتَطَاعَ فَاِنْ جَاءَ
اٰخِرُ يَنْزَعُهُمَا ضَرْبُوْا عُنُقَ الْاٰخِرِ قَالِ فَادْخَلْتُ رَاسِيْ
مِنْ بَيْنِ النَّاسِ فَقُلْتُ اُنْشِدْكَ اللّٰهَ اَنْتَ سَمِعْتَ
هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالِ فَاَسْأَلُ

بِيَدِهِ إِلَىٰ أَذُنَيْهِ فَقَالَ سَمِعْتُهُ أَذُنَايَ وَوَعَاةُ قَلْبِي لَهُ

خُطْبَةٌ سَيِّدِنَا أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ ^ع رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى ^{عَنْهُ}

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَحْسَدُهُ وَأَسْتَعِينُنَا وَنَسْأَلُهُ
الْكَرَامَةَ فِيمَا بَعْدَ الْمَوْتِ فَإِنَّهُ قَدْ دَنَا أَجَلِي وَأَجَلِكُمْ
وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ
أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَ
نَذِيرًا وَسِرَاجًا مُنِيرًا لِيُنذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَيُحِقِّ
الْقَوْلَ عَلَى الْكَافِرِينَ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ
رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِمَا فَقَدْ ضَلَّ ضَلًّا مُبِينًا أَوْصِيَكُمْ
بِتَقْوَى اللَّهِ وَاعْتِصَامٍ بِأَمْرِ اللَّهِ الَّذِي شَرَعَ لَكُمْ
وَهَدَىٰكُمْ بِهِ فَإِنَّ جَوَامِعَ هُدَى الْإِسْلَامِ بَعْدَ
كَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ لِمَنْ وَوَلَاةُ اللَّهِ
أَمْرَكُمْ فَإِنَّهُ مَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَأُولِي الْأَمْرِ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ
وَالسَّمْعِ عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ
مِنَ الْحَقِّ وَبِلَايَاكُمْ وَاتِّبَاعِ الْهُوَىٰ فَقَدْ أَفْلَحَ مَنْ

حَفِظْ مِنَ الْهَوَى وَالطَّمَعِ وَالغَضَبِ وَإِيَّاكُمْ وَالْفَخْرَ وَمَا
 فَخَرُ مِنْ خُلُقٍ مِنْ تُرَابٍ شُتِمَ إِلَى الشُّرَابِ يَعُودُ ثُمَّ يَأْكُلُهُ
 الدُّودُ وَدِشْتَمَ هُوَ الْيَوْمَ حَى وَغَدًا مَيِّتٌ فَاعْمَلُوا يَوْمًا
 بِيَوْمِهِ وَسَاعَةً بِسَاعَتِهِ وَتَوَقُّوا دُعَاءَ الْمَظْلُومِ وَ
 عُدُّوا أَنْفُسَكُمْ فِي الْمَوْتِ وَأَصْبِرُوا فَإِنَّ الْعَمَلَ كُلَّهُ
 بِالصَّبْرِ وَاحْذَرُوا وَالْحَذَرُ يَنْفَعُ وَاعْمَلُوا وَالْعَمَلُ يُقْبَلُ
 وَاحْذَرُوا مَا حَذَرَكُمْ اللَّهُ مِنْ عَذَابِهِ وَسَارِعُوا فِيهَا وَعَدَمُ
 اللَّهُ مِنْ رَحْمَتِهِ وَأَفْهَمُوا وَتَفَهَّمُوا وَاتَّقُوا وَتَوَقُّوا
 فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ بَيَّنَ لَكُمْ مَا أَهْلَكَ بِهِ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَمَا
 نَجَّى بِهِ مَنْ نَجَّى قَبْلَكُمْ قَدْ بَيَّنَ لَكُمْ فِي كِتَابِهِ حَلَالَه
 وَحَرَامَه وَمَا يُحِبُّ مِنَ الْأَعْمَالِ وَمَا يَكْرَهُ فَإِنِّي لَا أُلَوِّكُمْ
 وَنَفْسِي نَصَحًا وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا
 بِاللَّهِ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ مَا أَخْلَصْتُمْ لِلَّهِ مِنْ أَعْمَالِكُمْ فَرَبِّكُمْ
 أَطَعْتُمْ وَحَظَّكُمْ وَأَغْتَبَطْتُمْ وَمَا تَطَوَّعْتُمْ بِهِ لِدِينِكُمْ
 فَاجْعَلُوهُ تَوَافِلَ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ تَسْتَوْفُوا لِسَلْفِكُمْ وَ
 تُعْطُوا جَزَاءَكُمْ حِينَ فَقْرِكُمْ وَحَاجَتِكُمْ إِلَيْهَا ثُمَّ
 تَفَكَّرُوا عِبَادَ اللَّهِ فِي إِخْوَانِكُمْ وَصَحَابَتِكُمُ الَّذِينَ

مَضُوقًا قَدْ وَرَدُوا عَلَىٰ مَا قَدْ مُوَافَقًا مُوَا عَلِيٍّ وَحَلُّوا
 فِي الشَّقَاءِ وَالسَّعَادَةِ فِيمَا بَعْدَ الْمَوْتِ إِنَّ اللَّهَ لَيْسَ
 لَهُ شَرِيكٌ وَ لَيْسَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ أَحَدٍ مِّنْ خَلْقِهِ
 نَسَبٌ يُعْطِيهِ بِهِ خَيْرًا وَلَا يَضُرُّ عَنْهُ سُوءٌ
 إِلَّا بِطَاعَتِهِ وَاتِّبَاعِ أَمْرِهِ فَإِنَّهُ لَأَخَيْرٌ فِي خَيْرٍ
 بَعْدَهُ النَّارُ وَلَا شَرٌّ فِي شَرِّ بَعْدَهُ الْجَنَّةُ أَقُولُ
 قَوْلِي هَذَا وَاسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلكُمْ وَصَلُّوا عَلَيَّ عَلَى نَبِيِّكُمْ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

خُطْبَةٌ سَيِّدِنَا أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَحْمَدُهُ وَأَسْتَعِينُهُ وَنَسْأَلُهُ
 الْعَزَامَةَ فِيمَا بَعْدَ الْمَوْتِ فَإِنَّهُ قَدْ دَنَا أَجَلِي وَأَجَلَكُمْ
 وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ
 أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا
 وَسِرَاجًا مُنِيرًا لِيُنذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَيُحِقُّ الْقَوْلَ عَلَى
 الْكُفْرِيِّينَ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشِدَ وَمَنْ

يَعَصِبَهَا فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِينًا أَوْصِيَكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ وَإِنْ
تُشْنُوا عَلَيَّ بِمَا هُوَ لَكُمْ أَهْلٌ وَأَنْ تَخْلُطُوا الرَّغْبَةَ بِالرَّهْبَةِ
فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَشْنَى عَلَيَّ زَكْرِيَّا وَأَهْلِي بَيْتِي فَقَالَ إِنَّهُمْ
كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَ نَارَ غِيَا وَرَهْبًا
وَكَانُوا النَّاسَ خَاشِعِينَ ثُمَّ اعْلَمُوا عِبَادَ اللَّهِ إِنَّ
اللَّهَ قَدِ ارْتَهَنَ بِحَقِّهَا أَنْفُسَكُمْ وَأَخَذَ عَلَى ذَلِكَ
مَوَاطِئَكُمْ وَأَشْتَرَى مِنْكُمْ الْقَلِيلَ الْفَاقِي بِالْكَثِيرِ
الْبَاقِي هَذَا كِتَابُ اللَّهِ فِيكُمْ لَا يَطْفَأُ نُورُهُ وَلَا تَنْقُضُ
عَجَائِبُهُ فَاسْتَضِيئُوا بِنُورِهِ وَانْتَصِحُوا كِتَابَهُ وَ
اسْتَضِيئُوا مِنْهُ لِيَوْمِ الظُّلْمَةِ فَإِنَّهَا إِنَّمَا خَلَقَكُمْ
لِعِبَادَتِهِ وَوَكَّلَ بِكُمْ كِرَامًا كَاتِبِينَ يَعْلَمُونَ مَا
تَفْعَلُونَ ثُمَّ اعْلَمُوا عِبَادَ اللَّهِ أَنَّكُمْ تَعْدُونَ وَ
تَرُوحُونَ فِي أَجَلٍ قَدْ غَيْبَ عَنْكُمْ عِلْمُهُ فَإِنْ
اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْقِضِيَ الْأَجَالَ وَأَنْتُمْ فِي عَمَلِ اللَّهِ
فَاعْمَلُوا وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا ذَلِكَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ سَابِقُوا
فِي أَجَالِكُمْ قَبْلَ أَنْ تَنْقِضِيَ أَجَالَكُمْ فَتَرُدَّكُمْ إِلَى

اَسْوَاءَ عَمَالِكُمْ فَاِنَّ قَوْمًا جَعَلُوا اِجَالَهُمْ لِغَيْرِهِمْ وَ
 نَسُوا اَنْفُسَهُمْ فَاِنَّهَا كُمْ اَنْ تَكُونُوا اَمْثَالَهُمْ قَالُوْحَا
 النَّجَا النَّجَا فَاِنَّ وِرَاءَكُمْ طَالِبًا حَثِيثًا اَمْرَةً سَرِيْعًا
 اَيْنَ الْوُضَاةُ الْحَسَنَةُ وُجُوْهُهُمْ الْمُعْجِبُوْنَ بِشَبَابِهِمْ
 اَيْنَ الْمُلُوْكُ الَّذِيْنَ بَنُو الْمَدَا اَيْنَ وَحَصَّنُوْهَا اَيْنَ
 الَّذِيْنَ كَانُوْا يُعْطَوْنَ الْغَلْبَةَ فِيْ مَوَاطِنِ الْحَرْبِ
 قَدْ تَضَعُضَعُ اَرْكَانُهُمْ حِيْنَ اَخْتَمَ بِهِنَّ الدَّهْرُ وَ
 اَصْبَحُوْا فِيْ ظُلُمَاتِ الْقُبُوْرِ الْوَحَا الْوَحَا ثُمَّ النَّجَا النَّجَا

خُطْبَةُ سَيِّدِنَا عَمْرِو الْقَارُوْقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَحْمَدُهُ وَاَسْتَعِيْنُهُ وَاَسْأَلُهُ
 الْكَرَامَةَ فِيْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ فَاِنَّ قَدْ دَنَا اَجَلِيْ وَاَجَلِكُمْ
 وَاَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنْ
 مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَنَذِيْرًا
 وَّسِيْرًا مُّبِيْرًا لِيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَيُحِقِّ الْقَوْلُ
 عَلَي الْكٰفِرِيْنَ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ

يَعَصِبَهَا فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا أَيُّهَا النَّاسُ الْآنَ أَصْحَابَ
الرَّأْيِ أَعْدَاءُ السُّنَّةِ أَعْيَبَتْهُمْ الْأَحَادِيثُ أَنْ يَحْفَظُوهَا
وَتَقَلَّتْ مِنْهُمْ أَنْ يَعُوهَا وَاسْتَحْيُوا إِذَا سَأَلَهُمُ النَّاسُ
أَنْ يَقُولُوا لِأَنْدَرِي فَعَانِدُوا وَالسُّنَنَ بِرَأْيِهِمْ فَضَلُّوا
وَأَضَلُّوا وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ مَا قَبِضَ اللَّهُ نَبِيَّهُ
وَلَا رَفَعَ الْوَحْيَ عَنْهُمْ حَتَّى أَعْنَاهُمْ عَنِ الرَّأْيِ وَلَوْ كَانَ
الذَّيْنُ يُؤْخَذُ بِالرَّأْيِ لَكَانَ أَسْفَلَ الْخَفِّ أَحَقَّ بِالسَّحْرِ
مِنْ ظَهْرِهِ فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ
أَمْرٍ مَّا نَوَّاهُمْ مَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ
إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ
أَمْرٍ آتٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهَا أَيُّهَا النَّاسُ
إِنَّ الطَّمَعَ فَقْرٌ وَإِنْ بَعْضَ الْيَأْسِ غِنَى وَإِنَّكُمْ تَجْمَعُونَ
مَالًا تَأْكُلُونَ وَتَأْمَلُونَ مَا لَا تُدْرِكُونَ وَأَنْتُمْ مُوَجَّهُونَ
فِي دَارِ غُرُورٍ وَاعْلَمُوا أَنَّ بَعْضَ الشُّجْحِ شُعْبَةٌ مِنَ النِّفَاقِ
وَأَنْفِقُوا خَيْرًا إِلَّا نَفْسَكُمْ وَمَنْ يُوَقِّ شُجْحَ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ

هُمُ الْمُفْلِحُونَ أَيُّهَا النَّاسُ أَطِيبُوا مَثْوَاكُمْ وَأَصْلِحُوا
 أُمُورَكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ وَلَا تَلْبِسُوا نِسَاءَكُمْ الْقَبَاطِيَّ
 فَإِنَّهُ إِنْ لَمْ يَشْفَ فَإِنَّهُ يَصِفُ وَإِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ
 فَكَانَ مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ الرَّجْمِ فَقَرَأْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا
 وَعَعَيْنَاهَا رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ فَأَخْشَى أَنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ أَنْ يَقُولَ
 قَائِلٌ وَاللَّهِ مَا نَجِدُ آيَةَ الرَّجْمِ فِي كِتَابِ اللَّهِ حَقٌّ عَلَى
 مَنْ زَنَى إِذَا أَحْصَنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا قَامَتِ
 الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَبْلُ أَوْ الْإِعْتِرَافُ ثُمَّ إِنَّا لَنَنْقُرُ
 فِيهَا نَقْرًا مِنْ كِتَابٍ أَنْ لَا تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ فَإِنَّهُ
 كَفَرُ بِكُمْ أَنْ تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ إِلَّا تَشْتَمُّ إِنْ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُطْرُقُونِي كَمَا أُطْرُقَ عَيْسَى
 بْنُ مَرْيَمَ وَقُولُوا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ

له ازالته الخفاء ١٢

له رواه البخاري عن ابن عباس رضي الله عنه ١٢

خُطْبَةُ سَيِّدِنَا عُمَرَ قَارُوقَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَحْمَدُهُ وَأَسْتَعِينُهُ وَنَسْأَلُهُ
 الْكَرَامَةَ فِيهَا بَعْدَ الْمَوْتِ فَإِنَّهُ قَدْ دَنَا أَجَلِي
 وَأَجَلِكُمْ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
 وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ
 بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَسِرَاجًا مُنِيرًا لِيُنذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا
 وَيَحِقُّ الْقَوْلُ عَلَى الْكَافِرِينَ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
 فَقَدْ رَشِدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا إِنَّ اللَّهَ
 سُبْحَانَهُ وَيَحْمَدُهُ قَدْ اسْتَوْجَبَ عَلَيْكُمُ الشُّكْرَ وَ
 اتَّخَذَ عَلَيْكُمُ الشُّكْرَ وَاتَّخَذَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فِيهَا أَشْكُمُ
 مِنْ كَرَامَتِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ مِنْكُمْ
 وَلَا رَغْبَةٍ مِنْكُمْ فِيهِ إِلَيْهِ فَخَلَقَكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَلَمْ
 تَكُونُوا شَيْئًا لِنَفْسِهِ وَعِبَادَتِهِ قَدْ كَانَ قَادِرًا عَلَى أَنْ
 يَجْعَلَكُمْ لِأَهْوَنِ خَلْقِهِ عَلَيْهِ فَجَعَلَ لَكُمْ عَامَّةً خَلْقَهُ
 وَلَمْ يَجْعَلْكُمْ لَشَيْءٍ غَيْرِهِ وَسَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي السَّمَوَاتِ

وَمَا فِي الْأَرْضِ وَاسْبَغْ عَلَيْكُمْ نِعْمَتَنَا ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً
 وَحَمَلَكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ
 لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ثُمَّ جَعَلْ لَكُمْ سَمْعًا وَبَصَرًا
 وَمِنْ نِعَمِ اللَّهِ عَلَيْكُمْ نِعْمٌ عَمَّ بِهَا بَنِي آدَمَ وَمِنْهَا نِعْمٌ
 اخْتَصَّ بِهَا أَهْلُ دِينِكُمْ ثُمَّ صَارَتْ تِلْكَ النِّعَمُ خَوَاصًّا
 فِي ذَوْلَتِكُمْ وَطَبَقَتِكُمْ وَلَيْسَ مِنْ تِلْكَ النِّعَمِ نِعْمَةٌ
 وَصَلْتُ إِلَى أَمْرِ غَايَةِ الْأَلْوَقْسَمَةِ مَا وَصَلْتُ إِلَيْهِ مِنْهَا
 بَيْنَ النَّاسِ كُلِّهِمْ أَنْعَبَهُمْ شُكْرُهَا وَقَدْ حَكِمَ حَقُّهَا
 إِلَّا بِعَوْنِ اللَّهِ مَعَ الْإِيمَانِ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَأَنْتُمْ مُسْتَخْلِفُونَ
 فِي الْأَرْضِ قَاهِرُونَ لِأَهْلِهَا قَدْ نَصَرَ اللَّهُ دِينَكُمْ فَلَمْ تُصْبِرُوا
 أُمَّةً مُخَالِفَةً لِذِينِكُمْ إِلَّا أُمَّتَانِ أُمَّةٌ مَسْتَعْبَدَةٌ لِلْإِسْلَامِ
 وَأَهْلُهُ يَتَخَرَّوْنَ لَكُمْ يَسْتَضِعِفُونَ مَعَاشِرَهُمْ وَكَدَّاحِهِمْ
 وَرَشَخَ جَبَاهِهِمْ عَلَيْهِمُ الْمُؤَنَّثَةُ وَلَكُمْ الْمُنْفَعَةُ
 وَأُمَّةٌ يَنْتَظِرُونَ وَقَائِعَ اللَّهِ وَسَطَوَاتِهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ وَكَلِيلَةٌ
 قَدَّمَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ رُغْبًا فَلَيْسَ لَهُمْ مَعْقِلٌ يُلْجَأُونَ
 إِلَيْهِ وَلَا مَهْرَبٌ يَتَّقُونَ بِهَا وَهَمَّتْهُمْ جُنُودُ اللَّهِ وَنَزَلَ
 بِسَاحَتِهِمْ مَعْرَفَاتُ الْعَيْشِ وَاسْتِيفَاتُ السَّالِ وَتَتَّبِعُ

الْبُعُوثِ وَسَيِّدِ التُّغُورِ بِإِذْنِ اللَّهِ فِي الْعَاقِبَةِ الْجَلِيلَةِ الْعَامَّةِ
 الَّتِي نَحْرَتُكُنْ الْأُمَّتُ عَلَى أَحْسَنِ مِنْهَا مُنْذُ كَانَ الْإِسْلَامُ وَاللَّهُ
 الْمَحْمُودِ مَعَ الْفُتُوحِ الْعِظَامِ فِي كُلِّ بَلَدٍ فَمَا عَسَى أَنْ يَبْلُغَ
 شُكْرَ الشَّاكِرِينَ وَذِكْرَ الذَّاكِرِينَ وَاجْتِهَادُ الْمُجْتَهِدِينَ
 مَعَ هَذِهِ التَّعَمُّمِ الَّتِي لَا تَعُدُّ وَلَا يُحْصَى عَدْدُهَا وَلَا يُقَدَّرُ قَدْرُهَا
 وَلَا يُسْتَطَاعُ آدَاءُ حَقِّهَا إِلَّا بِعَوْنِ اللَّهِ وَرَحْمَتِهِ وَلُطْفِهِ
 فَسَأَلَ اللَّهُ الَّذِي أَنْبَلَنَا هَذَا أَنْ يَرْزُقَنَا الْعَمَلَ لِطَاعَتِهِ
 وَالْمُسَارَعَةَ إِلَى مَرْضَاتِهِ وَادِّكْرُوا عِبَادَ اللَّهِ بِبَلَاءِ اللَّهِ
 عِنْدَكُمْ وَاسْتَمْتُوا نِعَمَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَفِي مَجَالِسِكُمْ مَثْنِي وَ
 فَرَادِي فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَخْرِجْ
 قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَذَكَرَهُمْ بِأَيَّامِ اللَّهِ وَقَالَ
 لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاذْكُرُوا إِذَا أَنْتُمْ قَلِيلٌ
 مُسْتَضْعَفُونَ فِي الْأَرْضِ فَلَوْ كُنْتُمْ إِذَا أَنْتُمْ مُسْتَضْعَفِينَ
 مَحْرُومِينَ خَيْرَ الدُّنْيَا عَلَى شُعْبَةٍ مِنَ الْحَقِّ تَوْمِينُونَ
 بِهَا وَتَسْتَرِيحُونَ إِلَيْهَا مَعَ الْمَعْرِفَةِ بِاللَّهِ وَبِدِينِهِ وَ
 تَرْجُونَ الْخَيْرَ فِيمَا بَعْدَ الْمَوْتِ ذَلِكَ وَلَكِنَّكُمْ كُنْتُمْ
 أَشَدَّ النَّاسِ عَيْشَةً وَأَعْظَمَ النَّاسِ بِاللَّهِ جَهَالَةً فَلَوْ كَانَ

هَذَا الَّذِي اسْتَسْلَمْتُمْ بِهِ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ حِطٌّ فِي
 دُنْيَاكُمْ غَيْرَ أَنَّهُ ثِقَةٌ لَكُمْ فِي آخِرَتِكُمْ الَّتِي إِلَيْهَا
 السَّعَادُ وَالْمُنْقَلَبُ وَأَنْتُمْ مِّنْ جُهْدِ الدَّعِيشَةِ عَلَى مَا
 كُنْتُمْ عَلَيْهَا أَجْرِيَاءُ وَإِنْ تَشَحُّوْا عَلَى اللَّهِ تُصِيبْكُمْ
 مِّنْهُ غَرَبَةٌ أَمْ آتَانَهُ قَدْ جَمَعَ لَكُمْ فِضِيلَةَ الدُّنْيَا
 وَكَرَامَتَ الْآخِرَةِ أَوْلَيْمَنْ شَاءَ أَنْ يَجْمَعَ لَهُ ذَلِكَ مِنْكُمْ
 فَادْكُرْكُمْ اللَّهُ الْحَائِلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ قُلُوبِكُمْ أَلَمْ
 عَرَفْتُمْ حَقَّ اللَّهِ فَعَمِلْتُمْ لَهُ وَيَسَّرْتُمْ أَنْفُسَكُمْ
 عَلَى طَاعَتِهِ وَجَمَعْتُمْ مَعَ السُّرُورِ بِالنَّعِيمِ خَوْفًا
 لِّزَوَالِهَا وَانْتِقَالِهَا وَوَجَلًا مِّنْ تَحْوِيلِهَا فَإِنَّهُ لَا شَيْءَ
 أَسْلَبُ لِنِعْمَتِي مِمَّنْ كَفُرَ بِهَا وَإِنَّ الشُّكْرَ أَمِّنٌ لِلْعِزِّ
 وَنُبَأٌ لِلنِّعْمَتِ وَأَسْتَجْلَابٌ لِلزِّيَادَةِ وَهَذَا عَلَى
 مَا فِي أَمْرِكُمْ وَنَهْيِكُمْ وَاجِبٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

خُطْبَةٌ لِّسَيِّدِنَا عِثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

لِحَمْدِ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَحْمَدُهُ وَأَسْتَعِينُهُ وَنَسَأُلُهُ

الْكِرَامَةَ فِيمَا بَعْدَ الْمَوْتِ فَإِنَّهُ قَدْ دَنَا أَجَلِي وَأَجَلِكُمْ
 وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ
 أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا
 وَنَذِيرًا وَسِرَاجًا مُنِيرًا لِيُنذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَيُحِقِّ
 الْقَوْلَ عَلَى الْكٰفِرِينَ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشِدَ
 وَمَنْ يَعْصِيهِمَا فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا إِذَا قَامَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ
 يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا فَإِنَّ لِمَنْصِبِ
 الَّذِي لَا يَسْمَعُ مِنَ الْحِطِّ مِثْلَ مَا لِمَنْصِبِ السَّامِعِ
 فَإِذَا قَامَتِ الصَّلَاةُ فَأَعِدُّوا الصُّفُوفَ حَازُوا بِالنَّائِبِ
 فَإِنَّ اعْتِدَالَ الصُّفُوفِ مِنْ تَعَامُرِ الصَّلَاةِ بِهِ

خُطْبَةُ سَيِّدِنَا عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَحْمَدُهُ وَأَسْتَعِينُهُ وَنَسْأَلُهُ
 الْكِرَامَةَ فِيمَا بَعْدَ الْمَوْتِ فَإِنَّهُ قَدْ دَنَا أَجَلِي وَ
 أَجَلِكُمْ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
 وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ

بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَسِرًّا جَامِعًا يُنذِرُ مَنْ كَانَ حَيًّا
وَيُحِقُّ الْقَوْلَ عَلَى الْكَافِرِينَ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
فَقَدْ رَشِدَ وَمَنْ يَعْصِرْهَا فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا سُبِينًا
ظَهَرَ عَلَيْنَا أَبُو طَالِبٍ وَأَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُصَلِّي بِبَطْنِ نَخَاءٍ فَقَالَ مَاذَا تَصْنَعَانِ
يَا ابْنَ أَخِي فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى
الْإِسْلَامِ فَقَالَ مَا بِاللَّيْئِ تَصْنَعَانِ بِأُسِّ أَوْ بِالَّذِي
تَقُولَانِ بِأُسِّ وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَا تَعْلَمُونِي إِسْتَيْتِي أَبَدًا
وَصَدِّحَكَ تَعْجِبًا لِقَوْلِ أَبِيهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ لَا أَعْتَرِفُ
أَنَّ عَبْدًا لَكَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ عَبْدَكَ قَبْلِي غَيْرَ نَبِيِّكَ ثَلَاثَ
مَرَّاتٍ لَقَدْ صَلَّيْتُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ النَّاسُ سَبْعًا وَاللَّهُ مَا
عِنْدَنَا كِتَابٌ تَقْرَأُوهُ عَلَيْكُمْ إِلَّا كِتَابَ اللَّهِ وَهَذِهِ الصَّحِيفَةُ
مُعَلَّقَةٌ بِسَيْفِهِ أَخَذَتْهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيهَا فَرَايَضُ الصِّدْقِ مَعْلَقَةٌ بِسَيْفٍ وَحَلِيَّتُهُمَا حِدْبَانِ
أَوْ قَالَ بَكَرَاتُهُ حِدْبَانِ أَيْ حِلَقَتُهُمَا وَعَنْ وَهْبِ السَّوَالِيِّ
قَالَ خَطَبْنَا عَلَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ مَنْ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ

بَعْدَ نَبِيِّهَا فَقُلْتُ أَنْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ لِأَخِيرِ
هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ وَمَا بَعْدُ أَنْ
السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ

خُطْبَةُ سَيِّدِنَا عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَحْمَدُهُ وَأَسْتَعِينُهُ وَأَسْأَلُهُ
الْكَرَامَةَ فِيهَا بَعْدَ الْمَوْتِ فَإِنَّهُ قَدْ دَنَا أَجَلِي وَاجْتَمَعَ
وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ
أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا
وَنَذِيرًا وَسِرًّا جَامِئًا يَنْذِرُ مَنْ كَانَ حَيًّا وَيُحِقُّ
الْقَوْلَ عَلَى الْعَافِرِينَ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ
وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا يَا أَيُّهَا النَّاسُ
زَمَانُ عَضُوضٍ بَعْضُ الْمَوْسِرِ عَلَى مَا فِي يَدَيْهِ قَالَ
وَلَمْ يَوْمَرْ بِذَلِكَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَتَّبِعُوا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ
وَيُنْهَدُ الْأَشْرَارُ وَيُسْتَذَلُّ الْأَخْيَارُ وَيُبَايِعُ الْمُضْطَرُونَ
قَالَ وَقَدْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ

بَيْعِ الْمُضْطَرِّينَ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ وَعَنْ بَيْعِ الشَّمْرَةِ
 قَبْلَ أَنْ تُدْرِكَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّ مَنْ يَكْذِبُ عَلَيَّ يَدْخِجُ النَّارَ أَيُّهَا النَّاسُ
 إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْطَعُ
 الصَّلَاةَ إِلَّا الْإِحْدَثُ لَا أَسْتَحْيِيكُمْ وَمِمَّا لَا يَسْتَحْيِي مِنْهُ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالْإِحْدَثُ أَنْ
 يَفْسُؤُوا أَوْ يَضْرِبُوا يَأَيُّهَا النَّاسُ أَقِيمُوا عَلَيَّ أَرْقَاءَكُمْ
 الْإِحْدَادَ مَنْ أَحْصَنَ مِنْهُمْ وَلَمْ يُحْصِنْ فَإِنَّ أُمَّةً
 لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَنْتُ فَأَمَرَنِي
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُقِيمَ عَلَيْهَا
 الْإِحْدَادَ فَأَتَيْتُهَا فَإِذَا هِيَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِمِقْيَاسٍ وَخَشِيْتُ
 أَنْ أَنَا جَلَدْتُهَا أَنْ تَمُوتَ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أَحْسَنْتَ

خُطْبَةُ سَيِّدِنَا عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ

مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ
 فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
 عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ مَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشِدَ
 وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ غَوَى أَيُّهَا النَّاسُ اصْحَبُوا
 أَسْرَارَكُمْ تَصْلَحْ عَلَانِيَتُكُمْ وَاعْمَلُوا الْآخِرَتِ كَمَا تَكْفُوا
 دُنْيَاكُمْ وَاعْمَلُوا أَنْ رَجُلًا لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ آدَمَ آبٍ
 حَتَّى لَمْ يَغْرُقْ لَهُ فِي السَّمَوَاتِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اتَّقُوا اللَّهَ
 أَيُّهَا النَّاسُ وَأَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ فَإِنَّهُ لَكُمْ لَكُم
 رِزْقٌ فِي رَأْسِ جَبَلٍ أَوْ حَضِيضٍ أَرْضٍ يَأْتِيهِ الْإِلَهَانُ
 مَا سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَاهُ
 فَهُوَ دِينٌ وَنَسْتَهِيَ الْبِيرَ وَمَا سَنَّ سِوَاهُمَا فَإِنَّا نُرْجِيهِ يَا عِبَادِي
 الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ
 اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ. وَإِنِّي بَدَأُ
 إِلَى رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُ أَوْلَاهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ
 لَا تُنصِرُونَ. وَاتَّبِعُوا أَحْسَنَ مَا أُنزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ
 مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ.

أَنْ تَقُولَ نَفْسٌ يَحْسِرُنِي عَلَى مَا فَرَّطْتُ فِي جَنْبِ اللَّهِ وَإِنْ كُنْتُ
 لَمِنَ السَّاخِرِينَ ۚ أَوْ تَقُولُ لَوْ أَنَّ اللَّهَ هَدَانِي لَكُنْتُ مِنَ
 الْمُتَّقِينَ ۚ أَوْ تَقُولُ حِينَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ أَنَّ لِي كَرَّةً فَأَكُونَ
 مِنَ الْمُحْسِنِينَ ۚ بَلَىٰ قَدْ جَاءَتْكَ آيَاتِي فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ
 وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِينَ ۚ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا
 عَلَى اللَّهِ وُجُوهُهُمْ مُسْوَدَّةٌ ۚ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى
 لِّلْمُتَكَبِّرِينَ ۚ وَيُنَجِّي اللَّهُ الَّذِينَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ لَا
 يَمَسُّهُمْ السُّوءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۚ اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ
 وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ۚ

الخطبة الثانية لجميع الخطب المف

يعني حضرت مولانا شاه محمد اشرف علي صاحب الرحمة

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَىٰ عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ
 عِوَجًا ۖ قَيِّمًا لِّيُنذِرَ بَأْسًا شَدِيدًا لِّمَن لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ
 الْمُؤْمِنِينَ ۚ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ
 أَجْرًا حَسَنًا مَّا كَثِيرًا فِيهِ أَسَدَاءٌ وَيُنذِرَ الَّذِينَ

قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا مَلَأَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ وَلَا يَأْتِيهِمْ
 كِبَرُتُ كَلِمَةٍ تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ إِنْ يَقُولُونَ إِلَّا
 كَذِبًا إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا
 الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا مُحَمَّدٌ
 رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ
 بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ
 وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ
 ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ
 أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآذَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَى عَلَى سُوقِهِ
 يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ
 آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا
 وَالشَّيْقُونَ الْأَوْلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ
 اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ
 وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا
 إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ
 وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ
 سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ
 آمَنُوا رَبَّنَا

إِنَّكَ رَعُوفٌ رَحِيمٌ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا
 الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى
 اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ
 خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا إِنَّ اللَّهَ يُأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ
 وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ
 يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ فَادْكُرُوا لِي آذْكُمْ وَأَشْكُرُوا
 لِي وَلَا تَكْفُرُوا

خطبہ جمعہ تالیف مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث

دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ الْإِنْسَانَ وَقَدَّأْتِي عَلَيَّ بِحَيْنٍ مِّنَ
 الدَّاهِرِ لَكُمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُورًا، فَسَوِّهُ وَعَدَّ لَهُ وَعَلَى
 كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ فَضَّلَهُ وَجَعَلَهُ سَمِيعًا بَصِيرًا

کے کان بنو امیہ، یسبون علی بن ابی طالب فی الخطبہ فلما ولی عمر بن عبدالعزیز
 ابطالہ وکتب الی نوابہ بابطال قرآن مکانہ ان اللہ یا امر الایۃ فاستمرت قراءتہ الی الان
 تاریخ الخلفاء لکے یعنی جب پیدا ہوا تھا اب اس کی کوئی فکر بھی نہیں کرتا تھا ۱۲

ثُمَّ هَدَى السَّبِيلَ وَنَصَبَ لَهُ الدَّلِيلَ إِمَّا شَاحِرًا
 وَإِمَّا كَفُورًا إِمَّا الْكَافِرُونَ فَأَعْتَدْنَا لَهُمْ سَلَاسِلَ
 وَأَغْلَالًا وَسَعِيرًا. يُعَذِّبُونَ بِأَصْنَافِ الْعَذَابِ
 يُنَادُونَ وَيَلْأَوِيْدُ عُنُونُ شُبُورًا. وَإِمَّا الشَّاكِرُونَ
 فَتَنَعَسَهُمْ وَكَرَّمَهُمْ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا. إِنْ
 هَذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً وَكَانَ سَعْيِكُمْ مَشْكُورًا. فَسُبْحَانَ
 مَنْ بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ لَمْ يَزَلْ وَلَا يَزَالُ عَلَيْهِمُ قَدِيرًا.
 وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَنَشْهَدُ
 أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ بَعَثَهُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ
 لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا. وَإِنَّا لَجَوَامِعُ الْكَلِمِ وَمَنَابِعُ
 الْحِكْمِ وَوَعْدَةٌ مَقَامًا مَحْمُودًا وَجَعَلَهُ سِرًّا جَامِنًا
 إِمَّا بَعْدُ فَنِي أَوْصِيَكُمْ وَنَفْسِي أَوْ لَا يَتَّقُوا اللَّهَ وَ

۱۲ کے یعنی موت چاہیں گے اور موت ہرگز نہ آئے گی

۱۳ یعنی ایسی باتیں جو بولنے میں تھوڑی ہوں اور مستحب ان کا بہت ہو۔

۱۴ یعنی سب باتوں کی اونچ نیچ سمجھ کر کام کرنا تاکہ مقدم محمود وہ ہے کہ قیامت کے دن سب لوگ
 کیا نام کیا خاص کیا نبی کیا ولی ڈرسے کچھ بول نہ سکیں گے تب ہمارے حضرت اللہ تعالیٰ کو نہایت عاجزی
 سے راضی کر کے سفارش فرمائیں گے تو اللہ تعالیٰ ہمارے رسول کو مقام محمود عطا فرمائے گا اور آپ وہاں کھڑے
 ہو کر سفارش کریں گے اور قبول ہوگی ۱۳۔

أَحَدًا رُكْمًا يَوْمًا عَبُوسًا قَبَطِرِيًّا. يَوْمَ تُبْلَى كُلُّ نَفْسٍ
 وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا تَجِدُ
 نَصِيرًا. يَوْمَئِذٍ يَنْدُرُ الْإِنْسَانُ وَلَا يَنْفَعُهُ الشَّدَمُ
 وَيَطْلُبُ الْعُودَ إِلَى الدُّنْيَا وَهِيَ مَاتَ أَنْ يَعُودَ وَيُخْرِجُ
 لَهُ كِتَابٌ يَلْقَاهُ مَنْشُورًا. يَا ابْنَ آدَمَ مَنْ أَصْبَحَ عَلَى
 الدُّنْيَا حَزِينًا لَمْ يَزِدْ مِنْ اللَّهِ إِلَّا بُعْدًا أَوْ فِي الدُّنْيَا
 إِلَّا كَدًّا أَوْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا جَهْدًا أَوْ لَمْ يَزَلْ مَمْقُوتًا
 مَهْجُورًا. يَا ابْنَ آدَمَ تَرْتَرِقُ بِالرِّشْقِ فَإِنَّ الرِّشْقَ
 مَقْسُومٌ وَالْحَرِيصُ مَحْرُومٌ وَالْإِسْتِقْصَاءُ شُومٌ
 وَالْأَجَلُ مَحْتُومٌ وَقَدْ فَازَ مَنْ لَمْ يَحْمِلْ مِنَ الظُّلْمِ
 نَقِيرًا. يَا ابْنَ آدَمَ خَيْرُ الْحِكْمَةِ خَشْيَةُ اللَّهِ. وَخَيْرُ
 الْغِنَى غِنَى الْقَلْبِ. وَخَيْرُ الزَّادِ التَّقْوَى. وَخَيْرُ مَا أُعْطِيْتُمْ
 الْعَافِيَةُ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا. وَخَيْرُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللَّهِ. وَ
 أَحْسَنُ الْهُدَى هُدَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحَدَّثَاتُهَا. لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ
 وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ وَكَفَى بِرَبِّكَ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ

خَيْرًا أَبْصِيرًا أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مَنْ كَانَ
يُرِيدُ الْعَاجِلَةَ عَجَلْنَا لَهُ فِيهَا مَا نَشَاءُ لِمَنْ نُرِيدُ ثُمَّ جَعَلْنَا
لَهُ جَهَنَّمَ يَصْلُهَا مَذْمُومًا مَدْحُورًا وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ
وَسَعَى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ
مَشْكُورًا اللَّهُمَّ اغْفِرْ ذُنُوبَنَا وَامْحُ عُيُوبَنَا وَادِدْ يُونَنَا
وَكُنْ لَنَا مَعِينًا وَظَهِيرًا وَاقْضِ حَاجَاتِنَا وَاشْفِ عَاهَاتِنَا
وَاسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَكْفَى بِكَ مُجِيبًا قَرِيبًا عَلِيمًا خَيْرًا

خُطْبَةٌ ثَانِيَةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَ
نَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ
أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يَضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ
لَهُ وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَنَشْهَدُ
أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا
أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالْمَوَاطَبَةِ عَلَى ذِكْرِ اللَّهِ

الْإِمَامَيْنِ الْهُمَامَيْنِ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا. وَعَلَى أُمَّهِمَا سَيِّدَةِ النِّسَاءِ فَاطِمَةَ
 الزَّهْرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا. وَعَلَى عَمَّتَيْهِ الْمَكْرَمَيْنِ بَيْنَ النَّاسِ
 أَبِي عُمَارَةَ الْحَمَزَةَ وَأَبِي الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ. أُولَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ
 الْآلِ إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ. اللَّهُمَّ أَيِّدِ الْإِسْلَامَ
 وَأَنْصِرْهُ وَأَذِلِّ الشِّرْكَ وَأَشْرَارَهُ اللَّهُمَّ وَفِّقْنَا
 لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى وَاجْعَلْ آخِرَتَنَا خَيْرًا مِنْ أَوَّلِيهَا
 اللَّهُمَّ أَنْصِرْ مَنْ نَصَرَ دِينَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ وَأَخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِينَ مُحَمَّدٍ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ عِبَادًا لِلَّهِ رَجِمَكُمُ
 اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى
 وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ
 لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ. أذْكُرُوا اللَّهَ الْعَلِيمَ الْعَظِيمَ
 يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوهُ يُسْتَجِيبُ لَكُمْ وَلِيَذْكُرْ
 اللَّهُ تَعَالَى أَعْلَى وَأَوْلَى وَأَعَزُّ وَأَجَلُّ
 وَأَتَمُّ وَأَهَمُّ وَأَعْظَمُ
 وَأَكْبَرُ

خطبہ جمعہ تالیف لانا محمد علی معین

شہیدِ ہولوکار محمد اللہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى الدَّاتِ عَظِيمِ الصِّفَاتِ سَمِي السِّمَاتِ
 كَبِيرِ الشَّانِ. جَلِيلِ الْقَدْرِ رَفِيعِ الذِّكْرِ مُطَاعِ
 الْأَمْرِ جَلِيَّ الْبُرْهَانِ. وَخِيمِ الْأَسْمِ عَزِيزِ الْعِلْمِ وَسِعِ
 الْجِلْمِ كَثِيرِ الْغُفْرَانِ. جَمِيلِ الثَّنَاءِ جَزِيلِ الْعَطَاءِ
 مُجِيبِ الدُّعَاءِ عَمِيمِ الْإِحْسَانِ. سَرِيعِ الْحِسَابِ
 شَدِيدِ الْعِقَابِ إِلِيمِ الْعَذَابِ عَزِيزِ السُّلْطَانِ.
 وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ فِي
 الْخَلْقِ وَالْأَمْرِ. وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا
 عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ الْمَبْعُوثُ إِلَى الْأَسْوَدِ وَالْأَحْمَرِ
 الْمَنْعُوتُ بِشَرْحِ الصَّدْرِ وَرَافِعِ الذِّكْرِ. وَصَلَّى اللَّهُ

لہ یعنی سب کی طرف بھیجے گئے ہیں خواہ سیاہ ہوں یا سرخ ۱۲ مولانا محمد رشید مرحوم ۲۵ سینہ کے کھولنے میں اس آیت کی

طرف اشارہ ہے اللہ نے شرح لک صد رک یعنی کیا ہم نے تبار سینہ نہیں کھولا اور بلند ذکر سے مراد یہ ہے کہ اذان

میں آن حضرت کا نام خدائے تعالیٰ نے اپنے نام کے ساتھ متصل کیا ۱۲ مولانا محمد رشید مرحوم و مغفور۔

عَلَيْهِ وَعَلَىٰ إِلَيْهِ وَأَصْحَابِ الَّذِينَ هُمْ خُلَاصَةُ الْعَرَبِ
 الْعَرَبِيَّةِ. وَخَيْرُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الْأَنْبِيَاءِ أَمَّا بَعْدُ
 فَيَا أَيُّهَا النَّاسُ وَحِدُ وَاللَّهُ فَإِنَّ التَّوْحِيدَ رَأْسُ الطَّاعَاتِ
 وَاتَّقُوا اللَّهَ فَإِنَّ التَّقْوَىٰ مِلَاكُ الْحَسَنَاتِ وَعَلَيْكُمْ
 بِالسُّنَّةِ فَإِنَّ السُّنَّةَ تَهْدِي إِلَى الْإِطَاعَةِ. وَمَنْ أَطَاعَ
 اللَّهَ بِرِسْوَلِهِ فَقَدْ رَشِدَ وَاهْتَدَى. وَإِيَّاكُمْ وَالْبِدْعَةَ
 فَإِنَّ الْبِدْعَةَ تَهْدِي إِلَى الْمَعْصِيَةِ. وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَ
 رِسْوَلَهُ فَقَدْ ضَلَّ وَغَوَى. وَعَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ
 الصِّدْقَ يُنْجِي وَالْكَذِبَ يُهْلِكُ. وَعَلَيْكُمْ بِالْإِحْسَانِ
 فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ. وَلَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ
 فَإِنَّهُ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ. وَلَا تُحِبُّوا الدُّنْيَا فَتَكُونُوا مِنَ
 الْخَاسِرِينَ. إِنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوتَ حَتَّى تَسْتَكْمِلَ
 رِزْقَهَا

نہاکی ذات و صفات میں کسی کو شریک نہ ماننا۔ جب توحید
 عید ہوئی اس لیے کہ بدون توحید کے کوئی عمل صالح قبول
 میں شریف میں بڑی فضیلت ہے اور احسان کے
 میں اللہ تعالیٰ کو دیکھتا ہوں۔ ورنہ اتنا خیال تو

بجانب سے لکھا گیا ہے
 کہ یہ حدیث صحیحہ ہے
 اور اس کا ترجمہ
 صحیح ہے

فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ - وَادْعُوهُ فَإِنَّ رَبَّكُمْ مُجِيبُ
 الدَّاعِينَ - وَاسْتَغْفِرُوا لَهُ يُسَدِّدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ
 أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - وَقَالَ رَبِّكُمْ
 اذْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ
 عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ - بَارَكَ
 اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ - وَنَفَعْنَا وَإِنَّا كُنتُمْ
 بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ - اسْتَغْفِرُ اللَّهُ لِي وَلَكُمْ
 وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِينَ فَاسْتَغْفِرُوا لَهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

خُطْبَهُ ثَانِيَهُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ زُحْدًا وَتُسْتَعِينُهُ وَتُسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ
 بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا
 وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ
 وَمَنْ يَضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ - وَنَشْهَدُ أَنَّ لَإِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

عہ خطیب جب خطبہ اول ختم کرے تو اس قدر بیٹھے کہ جس میں اس کے تمام اعضاء

میں بغیر ہاتھ اٹھانے و نماز کرے اور اس کے بعد دوسرا خطبہ

وَحَدَاةُ الشِّرْكِ لَهُ وَنَشْهُدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ أَمَّا بَعْدُ
 فَإِنَّ أَصْدَقَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَأَوْثَقَ الْعُرَى كَلِمَةُ
 التَّقْوَىٰ وَخَيْرُ الْمَلِكِ مَلَّةُ إِبْرَاهِيمَ وَخَيْرُ السُّنَنِ سُنَّةُ
 مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَسَلَّمَ وَأَشْرَفُ الْحَدِيثِ
 ذِكْرُ اللَّهِ وَأَحْسَنُ الْقَصَصِ هَذَا الْقُرْآنُ وَخَيْرُ الْأُمُورِ
 عَوَازِ مُهَاهَا وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحَدَّثَاتُهَا. وَأَشْرَفُ الْمَوْتِ
 قَتْلُ الشُّهَدَاءِ وَأَعْمَى الْعَمَى الضَّلَالَةُ بَعْدَ الْهُدَى
 وَخَيْرُ الْعِلْمِ مَا نَفَعَهُ. وَخَيْرُ الْهُدَى مَا تَبِعَهُ. وَمَنْ
 النَّاسِ مَنْ لَا يَأْتِي بِالصَّلَاةِ إِلَّا دُبْرًا. وَمِنْهُمْ مَنْ لَا يَذْكُرُ
 اللَّهَ إِلَّا هُجْرًا. وَأَعْظَمُ الْخَطَايَا اللِّسَانُ الْكَذُّ وَبُ. وَخَيْرُ
 الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ. وَخَيْرُ الزَّادِ التَّقْوَى. وَخَيْرُ مَا أَلْقَى فِي الْقُلُوبِ
 الْيَقِينُ. وَالْإِرْتِيَابُ مِنَ الْكُفْرِ. وَالنِّيَاحَةُ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ
 وَالغُلُولُ مِنْ جُنَاءِ جَهَنَّمَ. وَالْكَزْبُ كَيْ مِنْ النَّارِ وَالشِّعْرُ
 مِنْ مَرَامِيرِ ابْلِيسَ. وَالْخَمْرُ جَمَاعُ الْإِشْمِ. وَالنِّسَاءُ

۱۲ یعنی نئی رسمیں دین کی جن کی اصل کتاب اور سنت سے ثابت نہ ہو، ان کا نکالنا اور اس کا نام محدثات ہے ۱۲

۱۲ دنیا اور آخرت میں ۱۲

حِبَالَةَ الشَّيْطَانِ. وَالشَّبَابُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْجُنُونِ. وَشَرُّ
 الْمَكَايِدِ كَسْبُ الرِّبْوَا. وَشَرُّ الْمَاكِلِ مَالُ الْيَتِيمِ
 وَالسَّعِيدُ مَنُ وَعِظٌ بِغَيْرِهِ. وَالشَّقِيُّ مَنُ شَقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ
 وَإِنَّمَا يَصِيرُ أَحَدُكُمْ إِلَى مَوَاضِعِ أَرْبَعَةٍ أَذْرَعٍ. وَوَيْلٌ لِّكَ
 الْعَمَلِ خَوَاتِمُهُ. وَسَبَابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوقٌ. وَقِتَالُهُ
 كُفْرٌ وَأَكْلُ لَحْمِهِ مَعْصِيَةٌ لِلَّهِ. وَحُرْمَةُ مَالِهِ
 كَحُرْمَتِ دَمِهِ. وَمَنْ يَتَّأَلَّ عَلَى اللَّهِ يُكَذِّبُهُ وَشَرُّ
 الرِّوَايَا وَالْأَيَا الْكُذِبِ. وَمَنْ يَكْظِمُ الْغَيْظَ يَأْجُرُهُ
 اللَّهُ. وَمَنْ يَصْبِرْ عَلَى الرَّزِيئَةِ يُعَوِّضْهُ اللَّهُ. وَمَنْ
 يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ يُغْفِرْ لَهُ. وَمَنْ يَسْتَعِيفْ يُعْفُ اللَّهُ. قَالَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ أَرْحَمُ أُمَّتِي
 بِأُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ وَأَشَدُّهُمْ فِي أَمْرِ اللَّهِ عُمَرُ وَأَحْيَاهُمْ

۱۷ یعنی نصیحت قبول کرے دوسرے کا مال دیکھ کر ۱۲ ۱۷ مسلمان کے گوشت کھانے سے مراد ہے کہ اس
 کی بُرائی اس کے پیچھے بیان کرے ۱۲ ۱۷ کسی کام کو اللہ تعالیٰ کی مرضی پر چھوڑ دینے پر قسم کھا بیٹھنا کہ
 جو کچھ وہ کرے مجھ کو منظور ہے اور اپنی تدبیر کچھ نہ کرے، سو یہ بہت بیماری بات ہے۔ اس کا
 نباہ بہت مشکل ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی حکمت نے اس کام کو پورا نہ کیا تو اس وقت گھبرا کر
 اللہ رب العزت سے منکر ہو جائے گا خوف ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ گمان نیک باقی
 رہنا ایسے وقت میں دشوار ہے ۱۲۔

عُثْمَانُ - وَأَقْضِيَهُمْ عَلِيٌّ - وَسَيِّدُ أَشْبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ
 الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ - وَسَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ
 فَاطِمَةُ وَسَيِّدُ الشُّهَدَاءِ حَمْرَةُ اللَّيْمَةِ اغْفِرْ
 لِلْعَبَّاسِ وَوَالِدِهِ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَبِأُتَيْتُ
 لَا تَغَادِرْ دُنْبًا - اللَّهُ اللَّهُ فِي أَصْحَابِي لَا تَتَّخِذْهُمْ مِنْ
 بَعْدِي غَرَضًا - مَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحَبِّي أَحَبَّهُمْ وَ
 مَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ - وَخَيْرُ الْقُرُونِ
 قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ
 وَالسُّلْطَانُ ظَلُّوا اللَّهُ مِنْ أَكْرَمِنَا اللَّهُ - وَمَنْ أَهَانَهُ
 أَهَانَهُ اللَّهُ - اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا
 بِالْإِيمَانِ - وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا
 رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ - اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ
 وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْأَحْيَاءِ
 مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ اللَّهُمَّ انصُرْ مَنْ نَصَرِدِ بَيْنَ

اسے یعنی بعد میرے تم ان پر طعن نہ کرو اور بُرائی اور عیب بینی نہ کرو ۱۲ھ یعنی جو درجہ سب سے پہلے
 وہ میرا ہے اور جو دشمن ان کا ہے وہ دشمن میرا ہے ۱۲ھ یعنی زمانہ بہتر میرا پھر میرے کتاب کا
 پھر تابعین کا پھر تبع تابعین کا ۱۲ھ بادشاہ دیندار کو فردرمانا چاہیے ۱۲

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْذُلُ مَنْ خَذَلَ
 دِينَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. عِبَادَ اللَّهِ
 رَحِمَكُمُ اللَّهُ. إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ
 وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ
 وَالْبَغْيِ. يَعِظُكُم لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ. أَذْكُرُ وَاللَّهُ يَذْكُرُكُمْ
 وَأَذْعُوذُ يَسْتَجِيبُ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللَّهِ تَعَالَىٰ أَعْلَىٰ وَأَوْلَىٰ وَ
 أَعَزُّ وَأَجَلُّ وَأَهَمُّ وَأَتَمُّ وَأَعْظَمُ وَأَكْبَرُ.

خُطْبَةٌ جُمُعَةٍ تَأَلِيفُ حَضْرَتِ مَوْلَانَا وَشَيْخِنَا
 سَيِّدِ حُسَيْنِ أَحْمَدِ صَاحِبِ مَدِينَةِ عَلِيِّهِ السَّلَامِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِحَيْرِ الْأَدْيَانِ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ
 لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ وَأَكْمَلَنَا دِينَنَا وَأَتَمَّ عَلَيْنَا
 نِعْمَتَهُ وَرَضِيَ لَنَا الْإِسْلَامَ دِينًا فَلَا نَعْبُدُ وَلَا نَسْتَعِينُ
 إِلَّا بِآيَاتِهِ الْقَبِيحَةِ بَيْنَ قُلُوبِ أَهْلِ الْإِيمَانِ فَأَصْبَحُوا بِنِعْمَتِهِ
 إِخْوَانًا وَحَثَّهْمُ عَلَىٰ أَنْ يَكُونُوا كَأَعْضَاءِ جَسَدٍ وَاحِدٍ
 أَنْصَارًا وَأَخْدَانًا. نَهَاهُمْ عَنْ مُوَالَاةِ أَعْدَائِهِ أَعْدَاءِ

الْإِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِينَ. وَأَوْعَدَهُمْ بِمَسِّ النَّارِ وَ
 الْخُدْلَانِ عَلَى الرُّكُونِ إِلَى الظُّلَمِيِّينَ وَالصَّالِحِينَ
 وَالسَّلَامَةَ عَلَى شَمْسِ الْإِهْدَايَةِ وَالْيَقِينِ. الْمَمِيزِ
 بَيْنَ الطَّيِّبِ وَالْخَبِيثِ الْمُهَيِّنِ. الْمَأْمُورِ بِالْغِلَظَةِ
 وَالْجِهَادِ عَلَى الْكُفَّارِ وَالْمُنَافِقِينَ وَإِعْدَادِ
 الْمُسْتَطَاعِ مِنَ الْقُوَّةِ الْمُرْهَبِينَ قُلُوبَ أَعْدَاءِ اللَّهِ
 الْمَخْدُومِينَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ لِمَبْعُوثِ
 رَحْمَةٍ لِلْعَالَمِينَ مُنْقِذًا لِلْخَلَائِقِ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ
 ذِي الْقُوَّةِ الْعَمِيمِ. وَعَلَى إِلِهِ وَصَحْبِهِ الْأَشِدَّاءِ
 عَلَى الْكُفَّارِ الرَّحْمَاءِ بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ أَتْبَاعِهِمَا وَتَابِعِيهِمْ
 إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْحَمَاءِ بَيْضَةِ الْإِسْلَامِ وَالِدَيْنِ الْمُبِينِ
 أَمَا بَعْدُ فَيَا أَيُّهَا النَّاسُ الْإِمْرُؤُ الْتَنَاسُ لَفِظِيْعُ
 وَلَمْ يَزَلِ الْقُرْآنُ الْعَظِيمُ يُنَبِّهْكُمْ وَإِلَامَ هَذَا التَّنَاوُمِ
 الشَّنِيْعُ وَلَمْ يَبْرَحِ الدَّهْرُ الْيَقْظَانُ يُوقِظْكُمْ. أَمَا
 بَانَ لَكُمْ أَنَّ الْأُمَّةَ قَدْ تَدَاعَتْ عَلَيْكُمْ تَدَاعَى
 الْأَكْلَةِ عَلَى الْقَصْعَةِ وَاجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ تَبْلَعَهُ
 الْمُسْلِمِينَ وَبِلَادَهُمْ فَتَمْضُغَهَا مَضْغَةً حَتَامًا

تَخْشَوْنَ النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَوْهُ وَحَتَّىٰ آمَنَ
تَتَوَلَّوْنَ الْأَعْدَاءَ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَقُّ أَنْ تَوَلَّوْهُ
أَفْطَالَ عَلَيْكُمْ الْأَمَدُ كَالَّذِينَ مِنْ قَبْلُ فَكَيْفَ تُؤْمِنُونَ
أَمْ زَالَ عَنْكُمْ الْخُشُوعَ لِذِكْرِ اللَّهِ فَتَحَجَّرَتِ
أَفْكَارُكُمْ وَعُقُولُكُمْ أَلا تَرَوْنَ أَنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لِمَا
يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْأَنْهَارُ عَن مَّخَافَةِ اللَّهِ. وَأَنَّ مِنْهَا لَمَّا يَشَقُّ
فَيُخْرِجُ مِنْهُ الْمَاءُ أَوْ يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ. أَفَحَسِبْتُمْ
أَنْ تُشْرِكُوا أَنْ تَقُولُوا آمَنَّا وَأَنْتُمْ لَا تُفْتَنُونَ. أَمْ حَسِبْتُمْ
أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ
قَبْلُ وَتُبْتَلُوا بِمِثْلِ مَا كَانُوا يُبْتَلُونَ فَوَاللَّهِ لَيَعْلَمَنَّ
اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ وَلَيَعْلَمَنَّ
اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ وَلَيَعْلَمَنَّ الصَّابِرِينَ فَقَدْ
وَرَدَ فِي الْخَبَرِ عَنِ النَّبِيِّ الصَّادِقِ الْأَبْرِ. صَاحِبِ الْقَبْرِ الْأَعْظَمِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ سَيَكُونُ بَعْدِي أُمَّرَاءُ
فَمَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكَيْدِ بِيهِمْ وَأَعَانَهُمْ
عَلَى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَكُنْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ بِوَارِدٍ عَلَى
الْحَوْضِ وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَيْدِ بِيهِمْ

وَلَمْ يُعِينَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَارِدٌ
 عَلَى الْحَوْضِ. وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ لَا تَحَاسَدُوا
 وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا. وَقَالَ
 اللَّهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ الْعَظِيمِ بِشَرِّ الْمُنْفِقِينَ إِنَّ لَهُمْ
 عَذَابًا أَلِيمًا الَّذِينَ يَتَّخِذُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ
 دُونِ الْمُؤْمِنِينَ أَيَبْتَغُونَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَإِنَّ الْعِزَّةَ
 لِلَّهِ جَمِيعًا. بَارَكَ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ
 وَنَفَعْنَا وَإِيَّاكُمْ بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ

الخطبة الثانية

الْحَمْدُ لِلَّهِ زَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ
 بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهِ وَأَنْفُسِنَا
 وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ
 وَمَنْ يَضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا
 عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ
 وَبَارَكَ وَسَلَّمَ **أَمَا بَعْدُ** فَيَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ تَعَالَى

فِي السِّرِّ وَالْعَلَنِ وَذُرُّوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ
 وَحَافِظُوا عَلَى الْجُمُعِ وَالْجَمَاعَةِ وَوَطِنُوا أَنْفُسَكُمْ عَلَى
 السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ. وَأَعْلَسُوا أَنَّ اللَّهَ أَمَرَكُمْ بِأَمْرٍ بَدَأُ
 فِيهِ بِنَفْسِهِ ثُمَّ شَيْءٌ بِمَلَائِكَتِهِ قُدْسِيهِ. ثُمَّ ثَلَاثَ
 بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ بُرِيَّةِ جَنَّتِهِ وَأَنْبِيَاءِهِ. فَقَالَ وَلَمْ
 يَزَلْ قَائِلًا كَرِيمًا. تَبْجِيلًا لِقَدْرِ حَبِيبِهِ وَتَشْرِيفًا
 وَتَعْظِيمًا. إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا
 الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا. وَقَالَ
 عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَهُوَ فِي قَبْرِهِ حَتَّى الْبَخِيلُ
 مَنْ ذَكَرْتُ عِنْدَهُ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ. وَقَالَ عَلَيْهِ
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَكَفَى بِهِ ابْتِحَاجًا وَفَخْرًا مَنْ صَلَّى
 عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا. اللَّهُمَّ فَصِّلْ وَسَلِّمْ
 وَبَارِكْ عَلَيَّ أَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ. وَأَكْرَمِهِمْ لَدَيْكَ
 سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَتَابِعِيهِ
 كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى عَدَدَ مَا تُحِبُّ وَتَرْضَى يَا كَرِيمُ
 وَأَرْضِ اللَّهُمَّ عَنْ صِدَائِقِ نَبِيِّكَ وَصَدِيقِهِ وَأَنْبِيَاءِهِ
 فِي الْغَارِ وَرَفِيقِهِ. مَنْ قَالَ فِي حَقِّهِ سَيِّدُ مَنْ جَاءَ مِنْكَ

بِالنَّهْيِ وَالْأَمْرِ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا غَيْرَ رَبِّي لَاتَّخَذْتُ
 أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ النَّاطِقِ
 بِالصِّدْقِ وَالصَّوَابِ. الْفَارِقِ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ
 الْأَوَّاهِ الْأَوَّابِ، مَنْ قَالَ فِي حَقِّهِ سَيِّدُ الْجِنِّ وَالْبَشَرِ،
 لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ كَامِلِ الْحَيَاءِ وَالْإِيمَانِ مُحِبِّ اللَّيَالِي
 قِيَامًا وَدِرَاسَةً وَجَمْعًا لِلْقُرْآنِ مَنْ قَالَ فِي حَقِّهِ
 أَكْمَلُ الْخَلَائِقِ وَسَيِّدُ وُلْدِ عَدْنَانَ. لِكُلِّ نَبِيٍّ
 رَفِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَرَفِيقِي فِيهَا عِشْبَانُ بْنُ عَفَّانَ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ مَرْكَزِ
 الْوَلَايَةِ وَالْقَضَاءِ وَبَابِ مَدْيُنَةِ الْعِلْمِ وَالْبِرَاءِ
 لَيْثُ بْنُ غَالِبٍ إِمَامِ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ. مَنْ
 قَالَ فِي حَقِّهِ النَّبِيُّ الْأَوَّاهُ. مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ
 مَوْلَاهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ
 السَّيِّدَيْنِ الشَّهِيدَيْنِ الْقَمَرَيْنِ السَّنِيرَيْنِ رِجَائِي
 سَيِّدِ الْكُونَيْنِ، مَنْ قَالَ فِي حَقِّهِمَا مِنْيرُ فَضَاءِ
 الدَّارَيْنِ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْحَسَنِ وَ

الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا، وَارْضَ اللَّهُمَّ
 عَنْ أُمَّهِمَا الْبَتُولِ الزَّهْرَاءِ بِضِعْتِ جَسَدِ النَّبِيِّ
 عَلَيْهَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ الْعَزِيزَةِ الْغُرَّاءِ
 مَنْ قَالَ فِي حَقِّهَا مُنْقِذُ الْخَلَائِقِ عَنِ النَّارِ
 الْحَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطِمَةُ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ عَمَّتِي
 نَبِيِّكَ الْمَرْخُوصَاتِ بِالْكَمَالَاتِ بَيْنَ النَّاسِ
 أَبِي عَمَّارَةَ الْحَمْرَةَ وَأَبِي الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُمَا، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ السِّتَّةِ الْبَاقِيَةِ مِنْ
 الْعَشْرَةِ الْمُبَشِّرَةِ بِالْجَنَّةِ الْكِرَامِ وَعَنْ سَائِرِ
 الْبَدْرِيِّينَ وَأَصْحَابِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ اللَّيُوثِ
 الْعِظَامِ. وَعَنْ سَائِرِ الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرِينَ مِنْ
 الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ، وَاتَّبَاعِهِمْ وَتَابِعِيهِمْ
 أَجْمَعِينَ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ. اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِأَحَدٍ
 مِنْهُمْ فِي عُنُقِنَا ظِلَامَةً وَنَجِّنَا بِحُبِّهِمْ عَنِ
 أَهْوَالِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَاجْعَلْ لَهُمْ شُفَعَاءَ لَنَا
 وَمُشَفِّعِينَ بَيْنَ يَدَيْكَ يَوْمَ الْمَحْشَرِ

اللَّهُمَّ يَا مَنْ أَمْرُهُ بَيْنَ الْكَافِ وَالنُّونِ، وَمَنْ
 إِذَا أَرَادَ شَيْئًا قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ، نَتَوَسَّلُ
 إِلَيْكَ بِجَاهِ نَبِيِّكَ الْأَمِينِ الْمَأْمُونِ أَنْ
 تَنْصُرَ الْإِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِينَ - وَتُنْجِزَ الْوَعْدَ
 وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرَ الْمُؤْمِنِينَ وَوَفَّقُ
 وِلَاةَ الْإِسْلَامِ وَسَلَا طِينِهِمْ لِسَانِ حَبِيبِهِ وَ
 تَرْضَاهُ - وَأَعِصْمَهُمْ عَنِ الضَّلَالِ وَالْغِيِّ وَ
 الْمَيْلِ إِلَى الشَّيْطَانِ وَمَا يَهْوَاهُ - اللَّهُمَّ انصُرْ
 مَنْ نَصَرَ الدِّينَ الْقَوِيمَ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ
 وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ الْمُسْلِمِينَ وَلَا تَجْعَلْنَا
 مَعَهُمْ وَاعْفِرْ اللَّهُمَّ جَمِيعَ الْمُؤْمِنِينَ وَ
 الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ
 الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ - إِنَّكَ سَمِيعٌ قَرِيبٌ
 مُجِيبُ الدَّعَوَاتِ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ رَبَّنَا
 ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا
 لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ - رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا
 بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً

إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ - وَاعْفُ عَنَّا وَاعْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا
 أَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ - عِبَادَ اللَّهِ
 رَحِمَكُمُ اللَّهُ - إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ
 وَإِيتَاءِ زِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ
 وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ، أذْكُرُوا اللَّهَ تَعَالَى
 إِذْ كُرِّمْتُمْ وَأَدْعُوهُ يُسْتَجِيبُ لَكُمْ وَلِذِكْرِ اللَّهِ
 تَعَالَى أَعْلَى وَأَوْلَى وَأَعَزُّ وَأَجَلُّ وَأَهَمُّ وَأَكْبَرُ

خُطْبَةٌ جُمُعَةٌ

الْحَمْدُ لِلَّهِ - الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَا يُرْجَى لِكَشْفِ الشَّدَائِدِ
 إِلَّا هُوَ وَلَا يُدْعَى لِرَفْعِ الْمَكَائِدِ إِلَّا هُوَ، وَمَا مَرَادُ الْعَاشِقِينَ
 فِي الدَّارَيْنِ إِلَّا هُوَ - وَمَا مَطْلُوبُ الْوَاصِلِينَ فِي الْكُونَيْنِ
 إِلَّا هُوَ - الْمَخْلُوقُ كُلُّهُمْ ضِعْفَاءٌ، لَا قُوَّةَ إِلَّا هُوَ، وَالنَّاسُ
 كُلُّهُمْ فُقَرَاءٌ لَا غِنَى إِلَّا هُوَ، لَا وَاجِدَ وَلَا مَا جِدَ إِلَّا
 هُوَ، لَا حَافِظَ وَلَا نَاصِرَ إِلَّا هُوَ، غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ
 التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي الطُّوْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ،
 هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرِ اللَّهِ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، وَمَنْ يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ إِلَّا هُوَ،
 وَمَنْ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَالسِّرَّ إِلَّا هُوَ، مُوسَى عَلَى الطُّورِ حِينَ
 نَادَاهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، يُونُسُ فِي بَطْنِ الْحُوتِ
 حِينَ نَادَاهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ. يُوسُفُ فِي قَعْرِ
 الْبَيْتِ حِينَ نَادَاهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، إِبْرَاهِيمُ فِي
 نَارِ الْحَرِيقِ حِينَ نَادَاهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، وَنَشَهُدُ
 أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَهُوَ الْحَيُّ
 لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، وَنَشَهُدُ أَنْ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا
 عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ
 وَبَارَكَ وَسَلَّمَ، اِعْلَمُوا أَنَّ الدُّنْيَا دَائِرَةٌ وَلَدَّتْهَا
 فَانِيَةٌ وَطَاعَتُهَا بَاقِيَةٌ وَحَاصِلُهَا قَوْتٌ وَآخِرُهَا
 مَوْتٌ - إِخْوَانِي بَدَنٌ ضَعِيفٌ ضَعِيفٌ، وَسَفَرٌ طَوِيلٌ
 طَوِيلٌ وَزَادُ قَلِيلٌ قَلِيلٌ، وَبَحْرٌ عَمِيقٌ عَمِيقٌ،
 وَالنَّارُ حَرِيقٌ حَرِيقٌ، وَالصِّرَاطُ دَقِيقٌ دَقِيقٌ،
 وَالْمِيزَانُ عَدِيلٌ عَدِيلٌ وَالْقِيَامَةُ قَرِيبٌ
 قَرِيبٌ وَالْحَاجِمُ رَبُّ جَلِيلٌ جَلِيلٌ، وَالْمُنَادِي
 جَبْرِيْلٌ وَيَقُولُ الْجَنَّةُ وَعَدِي وَعَدِي وَيَقُولُ

النَّارُ عَهْدِيْ عَهْدِيْ وَيَقُوْلُ الْكَعْبَةُ زُوَّارِيْ زُوَّارِيْ
 وَيَقُوْلُ اَدَمُ صَفِيٌّ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا رَبِّ نَفْسِيْ يَا رَبِّ
 نَفْسِيْ وَيَقُوْلُ نُوحٌ نَجِيٌّ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا رَبِّ
 نَفْسِيْ يَا رَبِّ نَفْسِيْ وَيَقُوْلُ اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللهُ
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا رَبِّ نَفْسِيْ يَا رَبِّ نَفْسِيْ وَيَقُوْلُ
 اِسْمَاعِيْلُ ذَبِيْحُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا رَبِّ نَفْسِيْ
 يَا رَبِّ نَفْسِيْ وَيَقُوْلُ دَاوُدُ خَلِيْفَتَا اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 يَا رَبِّ نَفْسِيْ يَا رَبِّ نَفْسِيْ وَيَقُوْلُ سُلَيْمَانُ صَاحِبُ
 الْمَمْلَكَتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا رَبِّ نَفْسِيْ يَا رَبِّ نَفْسِيْ وَ
 يَقُوْلُ يُوْسُفُ صِدِّيْقُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا رَبِّ نَفْسِيْ
 يَا رَبِّ نَفْسِيْ وَيَقُوْلُ مُوسَى كَلِيْمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 يَا رَبِّ نَفْسِيْ يَا رَبِّ نَفْسِيْ وَيَقُوْلُ عِيْسَى رُوْحُ اللهِ
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا رَبِّ نَفْسِيْ يَا رَبِّ نَفْسِيْ وَيَقُوْلُ
 رَسُوْلُنَا وَنَبِيْنَا وَهَادِيْنَا وَشَفِيْعُنَا وَسَيِّدُنَا
 مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 يَا رَبِّ اُمَّتِيْ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ وَيَقُوْلُ الْجَلِيْلُ الْجَبَّارُ
 جَلَّ جَلَالُهُ عَمَّ نَوَالُهُ حَبِيْبِيْ حَبِيْبِيْ يَا عِبَادِ

لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ
 بَارَكَ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَنَفَعْنَا
 وَإِيَّاكُمْ بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ إِنَّهُ
 تَعَالَى جَوَادٌ كَرِيمٌ مَلِكٌ بَرُّءٌ وَفُؤٌّ رَحِيمٌ

خُطْبَةُ عِيدِ الْفِطْرِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ اسْتَعِينَهُ وَأَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ
 مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ
 يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يَضِلَّ فَلَا هَادِيَ لَهُ
 وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
 وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ
 بَشِيرًا وَنَذِيرًا بَيْنَ يَدَيْ السَّاعَةِ مَنْ يُطِيعِ اللَّهَ
 وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشِدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فِتْنًا لَا يَضُرُّ
 إِلَّا نَفْسَهُ وَلَا يَضُرُّ اللَّهَ شَيْئًا اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ

۱۲ خطبہ عیدین اثورہ نہیں پایا گیا، اس لیے احادیث جمع کر دیں تاکہ مجموعہ ناقص نہ رہے۔ ۱۲۔

۱۲ ابور اورد ۱۲ کلمہ کان السنی صلی اللہ علیہ وسلم یکبر بین اصناف المخطبت کثیر التکبیر فی خطبہ العیدین

إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَبِاللَّهِ الْحَمْدُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ الْفِطْرِ كَعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ
 قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ
 أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَبِاللَّهِ الْحَمْدُ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعْدُو يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَأْكُلَ
 تَمْرَاتٍ وَيَأْكُلَهُنَّ وَتَرَى اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا
 اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَبِاللَّهِ الْحَمْدُ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
 قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ
 الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى إِلَى الْمُصَلَّى فَأَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَأُ بِهِ الصَّلَاةُ
 ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُومُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوسٌ
 عَلَى صُفُوفِهِمْ فَيُعِظُهُمْ وَيُوصِيهِمْ وَيَأْمُرُهُمْ
 وَإِنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا قَطْعَةً أَوْ يَأْمُرَ بِشَيْءٍ
 أَمْرِيهِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَبِاللَّهِ الْحَمْدُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ
 كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ
 وَعُمَرُ يُصَلُّونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ اللَّهُ أَكْبَرُ
 اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَبِاللَّهِ الْحَمْدُ

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ شَهِدْتُ الدَّبْلَوَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ مِنْ يَوْمَيْهِ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ
 الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ فَلَمَّا أَقْبَضَ الصَّلَاةَ
 وَآمَّ مُتَكِنًا عَلَى بِلَالٍ وَحَمِيدَ اللَّهِ وَأَثْنَى عَلَيْهِ
 وَعَظَ النَّاسَ وَذَكَرَهُمْ وَحَثَّهُمْ عَلَى طَاعَتِهِ
 وَمَضَى إِلَى النِّسَاءِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ بِتَقْوَى
 اللَّهِ وَعَدَّهُنَّ مِنْ وَذَكَرَهُنَّ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ
 إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ الْحَمْدُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
 الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فِي أَضْحَى أَوْ فِطْرٍ إِلَى الْمُصَلَّى فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ
 يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّي أُرِيكُمْ أَكْثَرَ
 أَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تُكْفِرْنَ
 اللَّعْنَ وَتُكْفِرْنَ الْعَشِيرَ مَا رَأَيْتُ مِنْ نَأِ قِصَاتِ
 عَقْلِ وَدِينٍ أَذْهَبَ لِلْبَّيِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ أَحَدِكُمْ
 قُلْنَ وَمَا نَقُصَانُ دِينِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
 أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ نِصْفُ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ
 بَلَى قَالَ فَذَلِكَ مِنْ نَقُصَانِ عَقْلِهَا قَالَ أَلَيْسَ

إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلَى قَالَ فَذَلِكَ
 مِنْ نُقْصَانِ دِينِهَا اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ
 أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَبِاللَّهِ الْحَمْدُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَلَهُمْ يَوْمَئِذٍ
 يَلْعَبُونَ فِيهِمَا فَقَالَ مَا هَذَانِ الْيَوْمَانِ قَالُوا كُنَّا
 نَلْعَبُ فِيهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَبَدَ لَكُمْ اللَّهُ بِهِمَا خَيْرًا
 مِنْهُمَا يَوْمَ الْأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا
 إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَبِاللَّهِ الْحَمْدُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ
 قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ
 إِلَى الْعِيدِ مَا شِئَا وَيَرْجِعُ مَا شِئَا اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَبِاللَّهِ الْحَمْدُ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ
 قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ
 إِلَى الْعِيدِ رَجَعَ فِي غَيْرِهِ وَعِنْتُهُ أَنَّهُ أَصَابَهُمْ
 مَطَرٌ فَصَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ
 الْعِيدِ فِي الْمَسْجِدِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ
 أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَبِاللَّهِ الْحَمْدُ عَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلًا أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَطَبَ يَعْتَمِدُ عَلَى عَنَّتِهِ
 اعْتِمَادًا اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ لِآلِهِ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ
 وَاللهِ الْحَمْدُ عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 نُؤُولَ يَوْمِ الْعِيدِ قَوْسًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ اللهُ أَكْبَرُ
 اللهُ أَكْبَرُ لِآلِهِ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ الْحَمْدُ عَنِ
 أَبِي الْحُوَيْرِثِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَتَبَ إِلَى عُمَرَ وَابْنِ حَزْمٍ وَهُوَ بِنَجْرَانَ عَجَّلِ
 الْأَضْحَى وَأَخْرِ الْفِطْرَ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ لِآلِهِ إِلَّا اللهُ
 وَاللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ الْحَمْدُ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ
 أَشْهَدُتَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 الْعِيدَ قَالَ نَعَمْ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَذَانَ وَ
 لِأَقَامَةً ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعظَهُنَّ وَذَكَرَهُنَّ
 وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَاتِ فَأَيُّتَهُنَّ يَهْوِينَ إِلَى
 أَذَانِهِنَّ وَحُلُوقِهِنَّ يَدْفَعْنَ إِلَى بِلَالٍ ثُمَّ
 ارْتَفَعَ هُوَ وَبِلَالٌ إِلَى بَيْتِهِ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ لِآلِهِ
 إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ الْحَمْدُ قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ

ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنْ لَا أَذَانَ لِلصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ حِينَ يُخْرَجُ
 الْإِمَامُ وَلَا بَعْدَ مَا يُخْرَجُ وَلَا إِقَامَةً وَلَا نِدَاءً وَلَا شَيْءٌ
 وَلَا نِدَاءً يَوْمَئِذٍ وَلَا إِقَامَةً اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا
 اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَبِاللَّهِ الْحَمْدُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ
 فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ
 صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكْرِ وَالْأُنْثَى
 وَالصَّبْغِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَ بِهَا
 أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ اللَّهُ أَكْبَرُ
 اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَبِاللَّهِ الْحَمْدُ
 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 زَكَاةَ الْفِطْرِ طَهْرًا لِلصِّيَامِ مِنَ اللُّغْوِ
 وَالرَّفَثِ وَطَعْمًا لِلْمَسَاكِينِ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ
 شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُنَادِيًا فِي فَجَاحِ مَكَّةَ أَلَّا
 إِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرَ
 أَوْ أُنْثَى حُرًّا أَوْ عَبْدًا صَبْغِيًّا أَوْ كَبِيرًا أَوْ مُدَّانًا مِّنْ
 قَمْحٍ أَوْ سِوَاهُ أَوْ صَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَبِاللَّهِ الْحَمْدُ -

خُطْبَةُ عِيدِ الْأَضْحَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ اسْتَعِينُهُ وَأَسْتَغْفِرُهُ وَتَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ
شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ
فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يَضِلَّ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ
أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ
أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا
وَنَذِيرًا بَيْنَ يَدَيْ السَّاعَةِ مَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
فَقَدْ رَشِدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فِتْنَةٌ لَا يَضُرُّهُ إِلَّا نَفْسُهُ
وَلَا يَضُرُّ اللَّهَ شَيْئًا اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ
أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَبِاللَّهِ الْحَمْدُ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ

له كله عن المشكوة الا ماروى عن ابن عمر انه كان رسول الله صلى
الله عليه وسلم يخرج الى العيدين ماشيا الخ فهو عن ابن ماجه ١٢
عنه أبو داود ١٢ -

عنه كان النبي صلى الله عليه وسلم يكبر بين اضعاف الخطبة
يكثر التكبير في خطبة العيدين ١٢ ابن ماجه -

حَتَّى يُطْعَمَ وَلَا يُطْعَمُ يَوْمَ الْأَضْحَى حَتَّى يُصَلِّيَ اللَّهُ
 أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَبِاللَّهِ الْحَمْدُ
 وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَ
 عِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي أَيَّامٍ مِنِّي تَدْفِقَانِ
 وَفِي رِوَايَةٍ تَغْنِيَانِ بِمَا تَفَاوَلَتِ الْإِنصَارُ
 يَوْمَ بُعَاثٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَغَشٍّ
 فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَجْهِهَا فَقَالَ دَعُهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ
 فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ وَفِي رِوَايَةٍ يَأْتِي أَبَا بَكْرٍ إِنَّ لِكُلِّ
 قَوْمٍ عِيدًا وَهَذَا عِيدُنَا اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا
 إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَبِاللَّهِ الْحَمْدُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
 الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ
 يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى إِلَى الْمُصَلَّى فَأَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَأُ بِهِ الصَّلَاةُ
 ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُومُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوسٌ
 عَلَى صُفُوفِهِمْ فَيُعِظُهُمْ وَيُوصِيهِمْ وَيَأْمُرُهُمْ
 وَإِنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهُ أَوْ يَأْمُرَ بِشَيْءٍ
 أَمَرَهُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ

اللَّهُ الْحَمْدُ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَيْنِ غَيْرَ
 مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بِخَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ اللَّهُ أَكْبَرُ
 اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَاللَّهُ الْحَمْدُ
 عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
 وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يُصَلُّونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ
 الْخُطْبَةِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ
 أَكْبَرُ وَاللَّهُ الْحَمْدُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَضْحَى أَوْ
 فِطْرٍ إِلَى الْمُصَلَّى فَسَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ يَا
 مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنَّ أُمَّيْتُكُمْ أَكْثَرُ
 أَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
 تَكْثِرُنَّ اللَّعْنَ وَتَكْفُرُنَّ الْعَشِيرَ مَا رَأَيْتُ مِنْ
 نَاقِصَاتِ عَقْلِ وَدِينٍ أَذْهَبَ لِلْبَّ الرَّجُلِ
 الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ قُلْنَ وَمَا نَقِصَانُ دِينِنَا
 وَعَقْلِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَلَيْسَ شَهَادَةُ النِّسَاءِ
 نِصْفَ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلَى قَالَ فَذَلِكَ

مِنْ نُقُصَانِ عَقْلِهَا قَالَ أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَكُمْ تُصَلُّونَ
 وَلَمْ تَصُومُوا قُلْنَ بَلَى قَالَ فَذَلِكَ مِنْ نُقُصَانِ دِينِهَا
 اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَاللَّهُ
 الْحَمْدُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُونَ فِيهِمَا فَقَالَ
 مَا هَذَا انِ الْيَوْمَانِ قَالُوا كُنَّا نَلْعَبُ فِيهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ
 وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَبَدَ لَكُمْ
 اللَّهُ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا يَوْمَ الْأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ
 اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَاللَّهُ الْحَمْدُ
 عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوِيَ
 يَوْمَ الْعِيدِ قَوْسًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ وَعَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلًا
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَطَبَ يَعْتَمِدُ
 عَلَى عِزَّتَيْهِ اعْتِمَادًا اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَاللَّهُ الْحَمْدُ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمَ عِيدٍ
 خَالَفَ الطَّرِيقَ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الذَّحْرِ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا تَبَدَّأَ بِهِ

فِي يَوْمِنَا هَذَا أَنْ تُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَنْحَرُ فَمَنْ
 فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ
 أَنْ تُصَلِّيَ فَإِنَّمَا هُوَ شَاةٌ لَحْمٍ عَجَلَةٌ لِأَهْلِهِ
 لَيْسَ مِنَ النَّسْلِ فِي شَيْءٍ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ
 إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَبِاللَّهِ الْحَمْدُ وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ
 عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا
 أُخْرَى وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ حَتَّى صَلَّيْنَا فَلْيَذْبَحْ
 عَلَى اسْمِ اللَّهِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ
 اللَّهُ أَكْبَرُ وَبِاللَّهِ الْحَمْدُ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالصَّلِيِّ
 وَعَنْ أَبِي الْحُوَيْرِثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَتَبَ إِلَى عَمْرِو بْنِ حَزْرَمٍ وَهُوَ بِبَنِي جُرَّانَ عَجَلِ الْأَضْحَى
 وَأَخْرِ الْفِطْرِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ
 وَبِاللَّهِ الْحَمْدُ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مِسْنَةً إِلَّا أَنْ يَعْسُرَ
 عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّأْنِ وَعَنْهُ أَنَّ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَقْرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ
 وَالْجُرُورِ عَنْ سَبْعَةٍ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ
 أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَبِهِ الْحَمْدُ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ
 وَأَرَادَ بَعْضُكُمْ أَنْ يَضْحَى فَلَا يَمَسُّ مِنْ شَعْرَةٍ
 وَبَشْرَةٍ شَيْئًا وَفِي رِوَايَةٍ إِذَا رَأَى هِلَالَ ذِي
 الْحِجَّةِ وَأَرَادَ أَنْ يَضْحَى فَلَا يَأْخُذُ مِنْ شَعْرَةٍ
 وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ
 اللَّهُ أَكْبَرُ وَبِهِ الْحَمْدُ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الذَّبْحِ كَبْشَيْنِ أَقْرَبَيْنِ
 أَمْلَحَيْنِ مَوْجُوعَيْنِ فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا قَالَ إِنِّي
 وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ
 عَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ
 إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
 لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ
 اللَّهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَأُمَّتِهِ بِسْمِ اللَّهِ
 وَاللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ ذَبَحَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَبِاللَّهِ الْحَمْدُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَمَّنِي رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ
 أَقْرَبَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَسَمَّنِي وَكَتَبَ قَالَ
 رَأَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلَى صَفَاحِهِمَا وَيَقُولُ
 بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُضَجِّي بِأَغْضَبِ الْقَرْنِ
 وَالْأُذُنِ وَعَنْهُ قَالَ أَمَرْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ وَأَنْ لَا نُضَجِّي
 بِمُقَابِلَةٍ وَلَا مُدَايِرَةٍ وَلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ
 وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ مَاذَا يُتَّقَى مِنَ الضَّحَايَا فَأَشَارَ
 بِيَدِهِ فَقَالَ أَرْبَعًا الْعَرْجَاءُ الْبَيْتِ ظِلْعُهَا وَالْعَوْرَاءُ
 الْبَيْتِ عَوْرُهَا وَالْمَرِيضَةُ الْبَيْتِ مَرَضُهَا وَالْعَجْفَاءُ
 الْبَيْتِ لَا تُنْقَى اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ
 اللَّهُ أَكْبَرُ وَبِاللَّهِ الْحَمْدُ

(خُطْبَةٌ ثَانِيَةٌ - پرملاحظہ ہو)

خُطْبَةُ النِّكَاحِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَ
 نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا
 مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ
 لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
 وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ
 اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ
 وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا
 وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ
 إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
 اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا
 سَدِيدًا ۙ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ
 لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا

اسے علامہ طحاوی نے حصر حصص سے نقل کیا ہے کہ یہ وہی خطبہ ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکایت کرتے تھے بشکوۃ
 میں یہ خطبہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی روایت سے منقول ہے۔ (محمد رفعت تاحی عثمانی)

یہ خطبہ نکاح بھی آل حضرت سے منقول ہے

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَحْمُودِ بِبِعْثَتِهِ، الْمَعْبُودِ بِقُدْرَتِهِ،
 الْمَطَّاعِ بِسُلْطَانِهِ، الْمَرْهُوبِ مِنْ عَذَابِهِ، وَ
 سَوْطِهِ، النَّافِذُ أَمْرُهُ فِي سَمَائِهِ، وَأَرْضِهِ
 الَّذِي خَلَقَ الْخَلْقَ بِقُدْرَتِهِ، وَأَمْرَهُمْ بِأَحْكَامِهِ
 وَأَعَزَّهُمْ بِدِينِهِ، وَأَكْرَمَهُمْ بِنَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى وَتَبَارَكَ
 اسْمُهُ وَتَعَالَتْ عَظَمَتُهُ جَعَلَ الْمِصَا هِرَةَ
 سَبَبًا لِأَحْقَا وَأَمْرًا مَفْتَرِيضًا أَوْ شَجَرِيهِ الْأَرْحَامِ
 وَالزَّمِ الْأَنَامِ فَقَالَ عَزَّمِنْ قَائِلٍ وَهُوَ الَّذِي
 خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا
 وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا فَأَمْرًا اللَّهُ يَجْرِي إِلَى
 قَضَائِهِ وَقَضَاءُهُ يَجْرِي إِلَى قُدْرَتِهِ وَلِكُلِّ
 قَضَاءٍ قَدَرٌ وَلِكُلِّ قَدَرٍ أَجَلٌ وَلِكُلِّ أَجَلٍ
 كِتَابٌ يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثَبِّتُ عِنْدَهُ أَمْرَ الْكِتَابِ

یہ خطبہ پڑھا جائے جو حسب نقل مواہب لدنیہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے نکاح کے

وقت پڑھا تھا ۱۲ رفعت فاطمہ زہرا (ماخوذ از علم الفقہ جلد ۱)

خُطْبَةُ الْإِسْتِسْقَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الْحَمْدُ لِلَّهِ اسْتَعِينَهُ وَاسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ
مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ
اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضِلِّهِ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ
أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا
بَيْنَ يَدَيْ السَّاعَةِ مَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ
رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فِتْنَةٌ لَا يَضُرُّ إِلَّا نَفْسَهُ وَلَا
يَضُرُّ اللَّهَ شَيْئًا إِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ جَدَابَ دِيَارِكُمْ
وَاسْتَبِيحَارَ الْمَطَرِ عَنْ إِبْرَانَ زَمَانِيهَا عَنْكُمْ وَقَدْ
أَمَرَ اللَّهُ أَنْ تَدْعُوهُ وَوَعَدَكُمْ أَنْ يَسْتَجِيبَ لَكُمْ
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَلَئِكَ

لے ابوداؤد ۱۲۷۵ پہلے دو رکعت نماز جماعت سے پڑھے اور قرارت جہر سے پڑھے پھر خطبہ
پڑھے اور دونوں کے درمیان جلسہ بھی کرے پھر قبلہ کی طرف منہ کر کے دعا مانگے اور امام قلب
ردا کرے مقتدی قلب روانہ کریں اور وہاں کفار نہ جانے پائیں ۱۲۔

يَوْمِ الدِّينِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ اللَّهُمَّ
أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ تَفْعَلُ مَا تُرِيدُ اللَّهُمَّ
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ أَنْزِلْ
عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَهُ عَلَيْنَا
قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلَى حِينٍ، اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا
مُرْبِيًا طَبَقًا عَاجِلًا غَيْرَ رَائِيثٍ نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍ
اللَّهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبِهَاتِمَكَ وَالشُّرَحْمَتَكَ
وَإِخِي بَلَدَكَ الْمَيِّتَ اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا
مُرْبِيًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍ عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ، اللَّهُمَّ
صَيِّبًا نَافِعًا اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا
مُرْبِيًا عَدَقًا مُجَلِّدًا عَامًا طَبَقًا سَحَاءً دَائِمًا،
اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ
اللَّهُمَّ إِنَّ بِالْبِلَادِ وَالْعِبَادِ وَالْبِهَائِمِ وَالخَلْقِ
مِنَ اللَّوَاءِ وَالْجُهْدِ وَالضَّنْكِ مَا لَا تَشْكُوهُ إِلَّا
إِلَيْكَ، اللَّهُمَّ أَثْبِتْ لَنَا الزَّرْعَ وَأَدِرِّ لَنَا الصَّبْرَ
وَاسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ وَأَثْبِتْ لَنَا مِنْ
بَرَكَاتِ الْأَرْضِ، اللَّهُمَّ ارْفَعْ عَنَّا الْجُهْدَ وَالْجُوعَ

وَالْعُرَى وَالْكَشَفُ عَنَّا مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَا يَكْشِفُهُ غَيْرُكَ
 اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَغْفِرُكَ إِنَّكَ كُنْتَ غَفَّارًا فَأَرْسِلِ السَّمَاءَ
 عَلَيْنَا مِدْرَارًا اللَّهُمَّ أَنْزِلْ عَلَيَّ أَرْضِينَ زِينَتَهَا وَ
 سَكَنًا مَا، اللَّهُمَّ ضَاحِتْ جِبَالِنَا وَاعْبِرْتِ أَرْضِنَا
 وَهَامِتْ دَوَابِّنَا مُعْطِي الْخَيْرَاتِ مِنْ أَمَاكِينِهَا وَ
 مُنْزِلِ الرَّحْمَةِ مِنْ مَعَادِ نِيهَا وَمُجْرِي الْبَرَكَاتِ
 عَلَيَّ أَهْلِهَا بِالْغَيْثِ الْمَغِيثِ أَنْتَ الْمُسْتَغْفَرُ
 الْغَفَّارُ فَسْتَغْفِرُكَ لِلْخَاصَّاتِ مِنْ
 ذُنُوبِنَا وَتُؤَبِّبُ إِلَيْكَ مِنْ عَوَامِ
 خَطَايَانَا اللَّهُمَّ فَأَرْسِلِ السَّمَاءَ
 عَلَيْنَا مِدْرَارًا وَأَوْصِلْ
 بِالْغَيْثِ وَالْفِ مِنْ تَحْتِ
 عَرْشِكَ حَيْثُ يَنْفَعُنَا وَ
 يَعُودُ عَلَيْنَا غَيْثًا عَامًّا
 طَبَقًا غَبَقًا مُجِلًّا غَدَقًا
 حِصْبًا رَاتِعًا مَرَعًا النَّبَاتِ

خطبة نازية ٢٥

پر ملا حفظ موی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خطبہ کیا ہے؟

لفظ "خطبہ" کفار کے پیش سے مصدر ہے، اس کا اطلاق اس کلام پر ہوتا ہے جس سے کسی کے ساتھ ہم کلام ہو، اور عرف شرع میں اس کلام سے عبارت ہے جو ذکر، تشہیر، درود اور وعظ و نصیحت پر مشتمل ہو۔

خطبہ نماز جمعہ میں شرط اور فرض ہے۔ امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے نزدیک اس کی ادنیٰ مقدار فرض اتنے الفاظ ہیں جو تسبیح و تحمید پر مشتمل ہوں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "فَاَسْعَوْا اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ" کہ اس آیت میں مطلق ذکر فرمایا۔ لمبی مقدار کلام میں جیسے خطبہ کہا جائے اور مختصر کلام میں جیسے خطبہ نہ کہا جائے، کوئی فرق نہ کیا تو ثابت ہوا کہ مطلق ذکر شرط ہے۔ لیکن آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خطبہ کے نام سے جو منقول و ماثور ہے، اور جسے آیت نے ہمیشہ پڑھا، اس کا پڑھنا واجب ہے یا سنت ہے۔ صحت جمعہ کے لیے اس کا پڑھنا شرط نہیں کہ اس کے بغیر کوئی ذکر کفایت نہ کرے۔ البتہ صاحبین یہ کہتے ہیں کہ خطبہ کے لیے ذکر طویل ہونا شرط ہے جیسے خطبہ کہا جائے اور عرف میں صرف سبحان اللہ اور الحمد للہ کو خطبہ نہیں کہتے ہیں (مظاہر حق جدید ص ۲۱) جمعہ کی نماز بھی بے شک فرض ہے مگر عام فرائض سے کچھ زیادہ اس میں خصوصیت ہے اور یہ خطبہ عام خطبوں سے بڑھ کر ایک نئی شان رکھتا ہے جو امتیازی شان ہے۔

منسار لکھتے ہیں کہ ظہر کے چار فرض ہیں، جمعہ کے دو ہو جاتے ہیں، دو فرضوں کے قائم مقام یہ دو خطبے ہوتے ہیں جو امام و ستا ہے، اسی لیے ان خطبوں کے آداب عام خطبات سے زائد ہیں کہ امام کو درگچھو تو تلاوت قرآن مت کرو، عبادت بھی مت کرو، بڑی عبادت یہ ہے کہ خطبہ سنو اور امام کو درگچھو، گویا تشریح نماز کے ہیں۔ یہ دو

خطبے تو چار رکعتیں ہو جاتی ہیں اس شان سے کہ دو رکعتیں جمعہ کی اور دو رکعتیں قائم مقام ان دو خطبوں کے، اس لیے ان خطبوں کے آداب زیادہ رکھے گئے ہیں۔ (افصائل جمعۃ المبارک ص ۱۶)

شُرَاطِ خُطْبِیۃ

- ۱) واضح ہو کہ جمعہ کے دونوں خطبوں کے لیے چند شرائط ہیں:-
- (۱) ایک تو یہ کہ خطبات نماز سے پہلے ہوں، لہذا اگر نماز کے بعد ہوتے تو ان کو خطبہ نہ قرار دیا جائے گا۔
- (۲) دوسرے خطبہ کی نیت چنانچہ حنفیہ اور حنابلہ کے نزدیک اگر خطبہ کی نیت کے بغیر خطبہ پڑھا گیا تو اس کو اس نماز کا خطبہ شمار نہ کیا جائے گا۔
- (۳) تیسرے یہ کہ خطبے عربی زبان میں ہوں۔
- (۴) چوتھے یہ کہ دونوں خطبے وقت کے اندر ہوں۔ اگر خطبے پہلے پڑھ لیے گئے اور نماز وقت آنے پر ہوئی تو بالاتفاق نماز درست نہ ہوگی۔
- (۵) پانچویں یہ کہ خطبہ کو خطیب اونچی آواز سے پڑھے تاکہ حاضرین سن سکیں حنفیہ کے نزدیک خطبہ کا اونچی آواز سے ہونا شرط ہے تاکہ حاضرین اس کو سن سکیں بشرطیکہ سننے سے مانع کوئی امر نہ ہو پس اگر کوئی امر مانع موجود ہو، مثلاً بہرہ دین یا خطیب سے بہت فاصلہ پر ہونا وغیرہ تو یہ شرط نہیں ہے کہ وہ لوگ خطبہ کو سنیں، کیونکہ حنفیہ کے نزدیک صحت خطبہ کے لیے صرف لا الہ الا اللہ یا الحمد للہ یا سُبْحَانَ اللہ کہہ دینا کافی ہے اگر یہ الفاظ اونچی آواز سے کہہ دیے گئے تو خطبہ ہو گیا، گو اس کو کسی نے نہ سنا ہو، لیکن ان ہی الفاظ پر اکتفا کرنا مکروہ ہے اور بہر حال خطبہ سننے کے لیے کم سے کم ایسے شخص کا موجود ہونا ضروری ہے جس سے جمعہ ہو سکتا ہے یعنی وہ شخص مرد اور بالغ و عاقل ہو، گو سفر یا مرض کے باعث معذور ہو۔ (کتاب الفقہ ص ۶۲۴ ج ۱ و ص ۶۲۶ ج ۱)۔

خطبہ کا رکن

حنفیہ رح کے نزدیک خطبہ میں صرف ایک چیز رکن ہے، یعنی ذکر الہی مطلقاً کم ہو یا زیادہ، لہذا خطبہ کا فرض ادا ہونے کے لیے صرف ایک بار تحمید والحمد للہ کہنا، یا تسبیح سبحان اللہ کہنا، یا تہلیل یعنی لا الہ الا اللہ کہنا کافی ہے۔ البتہ محض اسی پر اتقار کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔ حنفیہ رح کے نزدیک صرف ایک خطبہ شرط ہے اور دوسرا خطبہ سنت ہے کتاب الفقہ ص ۶۲۳ جلد اول۔

خطبہ جمعہ میں فرض دو ہیں۔ ایک وقت جمعہ۔ دوسرا مطلق ذکر اللہ (جو ہر الفقہ ص ۲۵)

خطبہ کے صحیح ہونے کی شرط

حنفیہ رح کے نزدیک خطبہ کے صحیح ہونے کی چھ شرائط ہیں، ۱۔ خطبہ نماز سے پہلے ہو۔ ۲۔ خطبہ ہی کی نیت سے خطبہ پڑھا جائے۔ ۳۔ وقت کے اندر ہو۔ ۴۔ کم سے کم ایک شخص اس کو سنے والا موجود ہو۔ ۵۔ یہ شخص ان میں سے ہو جن کے ساتھ نماز جمعہ ہو سکتی ہو۔ ۶۔ خطبہ اور نماز کے درمیان کوئی فاصلہ نہ ہو۔ کتاب الفقہ ص ۶۲۵ جلد اول

خطبہ کی سنتیں

خطبہ میں پندرہ سنتیں ہیں (۱) طہارت، اس لیے کہ بے وضو اور ناپاک کا خطبہ پڑھنا مکروہ ہے، (۲) کھڑے ہونا، اگر بیٹھ کر یا لیٹ کر خطبہ پڑھا تب بھی جائز ہے۔ (۳) قوم کی طرف متوجہ ہونا۔ (۴) خطبہ سے پہلے اپنے دل میں اعوذ باللہ پڑھنا۔ (۵) لوگوں کو خطبہ سنانا۔ اگر لوگوں کو خطبہ نہ سنایا تو بھی جائز ہے (یعنی آہستہ پڑھا)۔ (۶) الحمد سے شروع کرنا۔ (۷) اللہ کی ایسی تعریف کرنا جو اس کے لائق ہو (۸) اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ پڑھنا۔ (۹) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا۔ (۱۰) وعظ و نصیحت کا ذکر کرنا (۱۱) قرآن شریف پڑھنا، اس کا چھوڑنا برائے ہے، خطبہ میں پڑھتے

کی مقدار چھوٹی تین آیتیں یا بڑی ایک آیت ہے۔ (۱۲) اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود دوسرے خطبہ میں پڑھنا۔ (۱۳) مسلمان مردوں اور عورتوں کے لیے دعا کی زیادتی کرنا۔ (۱۴) خطبہ میں تخفیف کرنا یعنی طویل مفصل میں سے کسی سورۃ کے برابر ہے، اس سے زیادہ خطبہ پڑھنا مکروہ ہے۔ (۱۵) دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنا، دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنے کی مقدار تین آیتوں کی مقدار ہے شمس الزمہ سرخی نے دونوں خطبوں میں بیٹھنے کی مقدار یہ بیان کی ہے کہ خطیب اپنے بیٹھنے کی جگہ پر اطمینان سے بیٹھ جائے، اور اس کے سب اعضا اپنی اپنی جگہ ٹھہرائیں اس سے زیادہ نہ بیٹھے اور کھڑا ہو جائے۔ (عالمگیری کتاب الصلوٰۃ ص ۶۸ جلد ۳)۔

خطبہ کے مستحبات

بلند آواز، دوسرے خطبہ میں پہلے خطبہ سے کم جہر کرنا، خطبہ ثانیہ الحمد للہ نَحْمَدُكَ وَنَسْتَعِينُ سے شروع کرنا، منبر پر خطبہ دینا، دوسرے خطبہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آل و اصحاب، ازواج مطہرات، خصوصاً خلفاء راشدین اور حضرت حمزہ و عباس رضی اللہ عنہم کے لیے دعا کرنا، خطبہ میں بادشاہ اسلام کے لیے دعا کرنا جائز ہے لیکن اس کی غلط تعریف یا اس میں مبالغہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ (شامی معارف السنن، معارف مدنیہ ص ۸۷ جلد ۸)۔

خطبہ میں ہاتھ چلانا

خطبہ میں ہاتھ اٹھانا یا چلانا جیسا کہ آج کل مقررین کا طریقہ ہے، مکروہ ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت نہیں ہے، اگر آپ کبھی اشارہ فرماتے تو شہادت کی انگلی سے فرماتے دعا

مدنیہ ج ۲، ص ۵۳

خطبہ کے وقت بیٹھنے کا طریقہ

سوال: خطبہ کے وقت یا دوسری نماز کے وقت گھٹنے پر پاؤں رکھ کر بیٹھنا جیسے کہ اُمراء

بیٹھتے ہیں، شرعاً کیسا ہے؟

جواب :- اس طرح کی نشست میں تکبر اور گھمنڈ نہ ہو، محض ضرورت ہو تو جائز ہے مگر اس کی عادت بنانا بالخصوص مسجد میں اور وہ بھی خطبہ کے وقت، اس کی عادت مناسب نہیں۔ مسجد میں عاجزی اور خشوع کے ساتھ بیٹھنا چاہیے (فتاویٰ رحیمیہ ۲۵۴/۱۷)

خطبے کے وقت چہرے کا رخ

خطبہ کے وقت نمازیوں کو امام کی طرف چہرہ کا رخ کرنا مستحب ہے بشرطیکہ استقبالِ قبلہ باقی رہے، ورنہ قبلہ کی طرف رخ کرنا چاہیے، کیونکہ قبلہ کی طرف پشت کرنے کی صورت میں صفیں سیدھی کرنا دشوار ہو جائیں گی۔ نیز حلقہ پیدا کرنے کا اندیشہ ہے جس کی ممانعت ہے۔ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ خطبہ کے وقت اپنے چہرہ کا رخ امام کی طرف کرنا کرتے تھے۔ (معارف مدنیہ ص ۸۸ جلد ۸)

خطبے کے مسائل

خطبہ میں چند امور سنت ہیں۔ بعض کا تعلق خطیب سے ہے اور بعض امور کا تعلق خطیب سے ہے۔ خطیب کے لیے سنت یہ ہے کہ وہ حدیث اصغر (با وضو) و حدیث کبریٰ (جنابت سے پاک ہو) دونوں سے پاک ہو۔ ایسا نہ ہو تو گو خطبہ ہو جائے گا لیکن مکروہ ہوگا۔ اگر حالت جنابت (عسل ضروری ہونے) میں خطبہ دیا تو مستحب یہ ہے کہ دوبارہ خطبہ پڑھا جائے۔ اور یہ کہ خطیب خطبہ شروع کرنے سے پہلے منبر پر بیٹھ جائے اور خطبہ کھڑے ہو کر دیا جائے، بیٹھ کر یا لیٹ کر خطبہ دینا مکروہ ہے۔

اور سنت یہ ہے کہ خطبوں کے دوران امام کا رخ سامنے حاضرین کی جانب رہے، دائیں بائیں متوجہ نہ ہو۔ دو خطبے پڑھے جائیں۔ دونوں میں سے ایک سنت ہے اور دوسرا جمعہ کے صحیح ہونے کی شرط ہے۔ اور یہ کہ دونوں خطبوں کے درمیان اتنی دیر کے لیے بیٹھ جائے کہ جس میں تین آیتیں پڑھی جاسکیں (یعنی اپنے بیٹھنے کی جگہ پر اطمینان

سے بیٹھ جائے اور اس کے سب اعضاء اپنی اپنی جگہ ٹھہر جائیں، نہ بیٹھنا پسندیدہ عمل ہے۔

پہلا خطبہ شروع کرنے سے پہلے دل میں اعوذ باللہ اخیر تک کہہ کر اونچی آواز سے پڑھنا شروع کیا جائے اور خطبہ میں اللہ کی حمد و ثنا جو اس کی شان کے شایاں ہے کلمات شہادت، آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام، اور گناہوں کی مذمت پر مشتمل وعظ، اللہ تعالیٰ کے غضب اور اس کے عذاب سے بچنے اور اس سے ڈرنے کی تلقین ہو اور اپنے اعمال کا بیان ہو جو نجات دنیوی و اخروی کے باعث ہیں، نیز قرآن کریم کی کوئی آیت بھی پڑھی جائے۔

دوسرا خطبہ حمد و ثنائے الہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام سے شروع کیا جائے، اس میں ایمان دار مردوں اور عورتوں رآل و اصحاب و ازواج مطہرات خصوصاً خلفائے راشدین اور حضرت حمزہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہم اجمعین کے لیے دعائے مغفرت مانگی جائے۔ نیز بادشاہ (مومن) کے حق میں فتح مندی، تائید الہی اور توفیق عمل وغیرہ کی دعا مانگنا مستحب ہے جس میں اس کی رعایا کی بھلائی ہو کیونکہ حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اپنے خطبہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے دعا کیا کرتے تھے اور اس پر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کسی نے اعتراض نہیں کیا۔ کتاب الفقه ص ۶۳۲ جلد اول)

دوسرے خطبے میں پھر ان سب چیزوں کا اعادہ کرنا، خطبہ کو زیادہ طول نہ دینا بلکہ نماز سے کم رکھنا خطبہ منبر پر پڑھنا، اگر منبر نہ ہو تو کسی لاٹھی وغیرہ پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہونا، ہاتھ کا ہاتھ پر رکھ لینا جیسا کہ بعض لوگوں کی ہمارے زمانے میں عادت ہے منقول نہیں، دونوں خطبوں کا عربی زبان میں ہونا، کسی اور زبان میں خطبہ پڑھنا یا اس کے ساتھ کسی اور زبان کے اشعار وغیرہ ملا دینا جیسا کہ ہمارے زمانے میں بعض عوام کا دستور ہے سنت ہو کہہ کے خلاف ہے، خطبہ سننے والوں کو قبلہ رو ہو کر بیٹھنا۔ (علم الفقه ص ۱۳۸ جلد ۲)۔

مسئلہ :- سنت یہ ہے کہ خطبہ بلند آواز سے پڑھا جائے تاکہ سب لوگ سنیں، آہستہ

پڑھنا مکروہ ہے (بجرا، عالمگیری)۔

مسئلہ: سنت ہے کہ خطبہ مختصر پڑھا جائے، زیادہ طول نہ ہو اور اس کی حد یہ ہے کہ طوالمفصل کی سورتوں میں سے کسی سورت کے برابر ہو۔ اس سے زیادہ طویل پڑھنا مکروہ ہے۔ (شامی، بجا، عالمگیری ص ۶۵ جلد ۲۔ کتاب الصلوٰۃ)۔

مسئلہ: خطبہ مختصر پڑھنا جو دس چیزوں پر شامل ہو۔ ۱۔ حمد سے شروع کرنا۔ ۲۔ اللہ تعالیٰ کی ثنا کرنا۔ ۳۔ کلمہ شہادتین پڑھنا۔ ۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا۔ ۵۔ وعظ و نصیحت کے کلمات کہنا۔ ۶۔ کوئی آیت قرآن مجید کی پڑھنا۔ ۷۔ دونوں خطبوں کے درمیان تنویر سا بیٹھنا۔ ۸۔ تمام مسلمان مرد و عورت کے لیے دعا مانگنا۔ ۹۔ دوسرے خطبہ میں دوبارہ الحمد للہ اور ثنا اور درود پڑھنا۔ ۱۰۔ دونوں خطبوں کو مختصر کرنا، کہ اس طرح کہ طوالمفصل کی سورتوں سے نہ بڑھے۔ (جواہر الفقہ ص ۷۷ جلد اول)۔

مسئلہ: خطبہ کی سنتوں میں سے کسی سنت کا چھوڑنا مکروہ ہے۔ خطبہ کی ان سنتوں میں سے جس نے کوئی سنت چھوڑی اس نے فعل مکروہ کیا۔ (کتاب الفقہ ص ۲۳ ج ۱)۔
مسئلہ: جو سنتیں جمعہ کے خطبہ کے لیے ہیں، ان کے خلاف کرنا مکروہ ہے مگر خطبہ ادا ہو جاتا ہے اور نماز جمعہ صحیح ہو جاتی ہے۔ (بجرا، جواہر الفقہ ص ۲۵ ج ۱)۔
مسئلہ: جب سب لوگ جماعت میں آجائیں یعنی وقت ہو جائے تو امام کو چاہیے کہ منبر پر بیٹھ جائے اور مؤذن اس کے سامنے کھڑے ہو کر اذان کہے، اذان کے فوراً بعد امام کھڑے ہو کر خطبہ شروع کر دے۔

مسئلہ: خطبہ پڑھنے والے کا بالغ ہونا شرط نہیں، اگر کوئی نابالغ خطبہ پڑھ دے تب بھی جائز ہے۔ (در مختار)

مسئلہ: خطبے میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا فرض ہے، اگر نہ کیا جائے تو وہ خطبہ مقبہر نہ ہوگا اور نماز جمعہ کی شرط ادا نہ ہوگی۔ یا اگر صرف الحمد للہ یا سبحان اللہ کہہ لیا جائے مگر خطبہ کی نیت نہیں کی، خطبہ ادا نہ ہوگا۔ (علم الفقہ ص ۴۷ جلد ۲)۔
مسئلہ: خطبے کا کسی کتاب وغیرہ سے دیکھ کر پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ:- رمضان کے اخیر جمعے کے خطبے میں ودارع فراق رمضان کے مضامین پڑھنا اگرچہ جائز ہے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب سے منقول نہیں ہے، نہ کتب فقہ میں کہیں اس کا پتہ ہے، لہذا اس پر ہمیشہ پابندی کرنا جس سے عوام کو اس کے سنت ہونے کا خیال پیدا ہونے لگے، نہ کرے۔ (علم الفقہ ص ۱۴۱ جلد دوم)

مسئلہ:- خطبہ ختم ہوتے ہی فوراً اقامت (تکبیر) کہہ کر نماز شروع کر دینا مسنون ہے خطبے اور نماز کے درمیان میں کوئی دنیاوی کام کرنا مکروہ تحریمی ہے اور اگر درمیان میں فصل زیادہ ہو جائے تو اس کے بعد خطبے کے اعادہ کی ضرورت ہے۔ ہاں کوئی دینی کام مثلاً کسی کو کوئی شرعی مسئلہ بتائے یا وضو نہ رہے اور وضو کرنے جائے یا خطبہ کے بعد معلوم ہو کہ اس کو غسل کی ضرورت تھی اور غسل کرنے جائے تو کچھ کراہت نہیں ہے۔ (بہشتی زیور ص ۸۴ ج ۱۱ بحوالہ شامی ص ۷۷ جلد اول)

مسئلہ:- جمعہ کا خطبہ شرط نماز ہے بغیر خطبہ کے نماز جمعہ ادا نہیں ہوتی اور یہ شرط صرف ذکر اللہ سے ادا ہو جاتی ہے۔ (جواہر الفقہ ص ۳۶۶ ج ۱)

مسئلہ:- چند امور میں خطبہ جمعہ اور عیدین میں فرق ہے (۱) خطبہ عیدین جمعہ کی طرح نماز کے لیے شرط نہیں۔ بلکہ بغیر خطبہ بھی نماز عیدین صحیح ہو جاتی ہے۔ (۲) عیدین کا خطبہ فرض و واجب نہیں ہے بلکہ سنت ہے۔ خطبہ عیدین بعد نماز عید پڑھا جائے پہلے نہیں۔ (جواہر الفقہ ص ۳۶۵ جلد اول)

مسئلہ:- خطبہ سننے والوں کو قبلہ رخ ہو کر بیٹھ جانا چاہیے۔ (فتاویٰ ہندیہ ص ۱۴۵ ج ۱)

مسئلہ:- خطبہ شروع کرنے سے پہلے اعوذ باللہ آہستہ سے پڑھے، بسم اللہ نہ پڑھے، اعوذ باللہ زور سے نہ پڑھے۔ اور کسی نے بھی خطبہ سے قبل بسم اللہ پڑھنے کو نہیں لکھا ہے جس سے معلوم ہوا کہ خود بسم اللہ پڑھنا مطلوب نہیں ہے۔ (امداد الفتاویٰ ص ۶۸ ج ۱ بحوالہ بحر الرائق ص ۱۵۹ جلد دوم)۔

مسئلہ:- سنت یہ ہے کہ (نماز جمعہ سے پہلے) خطیب اپنے گوشہ خلوت میں ہے ابام کا لوگوں کو سلام کرنا، خطبہ سے پہلے محراب میں نماز کا ادا کرنا اور امر بالمعروف و نہی

عن المنکر یعنی نیک کام کا حکم اور بری بات سے روکنے، کے علاوہ کچھ اور کہنا مکروہ ہے
(کتاب الفقہ ص ۶۳۲ جلد اول)

مسئلہ :- بہتر یہ ہے کہ جو شخص خطبہ پڑھے وہی نماز بھی پڑھائے۔ اور اگر کوئی دوسرا
پڑھائے تب بھی جائز ہے (در مختار) اگر کوئی دوسرا شخص امام بنایا جائے تو وہ ایسا
شخص ہو جس نے خطبہ سنا ہو، اگر کوئی ایسا شخص امام بنا دیا جائے جس نے خطبہ نہیں
سنا تو نماز نہیں ہوگی، اور اگر وہ کسی دوسرے کو امام بنائے تب بھی جائز نہیں۔ ہاں اگر
نماز جمعہ شروع کر دینے کے بعد امام کو حدث (وضو کا نہ ہونا) ہو جائے اور وہ اس
وقت کسی کو امام بنائے تو اس میں یہ شرط نہیں، جس نے خطبہ نہیں سنا، اس کا امام
بنانا بھی درست ہے۔ (علم الفقہ ص ۱۵۳ جلد دوم)

مسئلہ :- خطبہ پڑھنے کے بعد اگر خطیب کا وضو ٹوٹ جائے، اور کسی دوسرے
شخص کو خلیفہ بنایا، اگر وہ شخص خطبہ میں حاضر تھا تو جائز ہے، اور اگر وہ خطبہ میں حاضر
نہ تھا تو جائز نہ ہوگا، اگر نماز شروع کرنے کے بعد وضو ٹوٹا، تو کسی بھی شخص کو خلیفہ بنانا
جائز ہے۔

مسئلہ :- دونوں خطبوں کے درمیان جلسہ (یعنی بیٹھ جانا) کا چھوڑنا برا ہے، خطبہ سے
پہلے بیٹھنا سنت ہے۔

مسئلہ :- خطیب کے لیے یہ شرط ہے کہ اس میں جمعہ کی امامت کی صلاحیت ہو۔
مسئلہ :- خطیب کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدار کی نیت سے منبر پر خطبہ پڑھنا
سنت ہے۔

مسئلہ :- خطیب کا بلند آواز سے خطبہ پڑھنا مستحب ہے اور دوسرے خطبہ میں پہلے
خطبہ کے لحاظ سے کم جہر کرے یعنی آواز کو زیادہ بلند نہ کرے۔

مسئلہ :- دوسرا خطبہ اس طرح شروع کرنا چاہیے الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ كَمَا وَنُسْتَعِينُهُ
خطبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں چچا اور خلفاء راشدین کا ذکر مستحسن ہے،
اسی طرح براہ معمول چلا آ رہا ہے۔ (عالمگیری، کتاب الصلوٰۃ ص ۶۹ جلد ۳)۔

مسئلہ :- آدھی آستین کی قمیص پہن کر خطبہ پڑھنا یا نماز پڑھانا مکروہ تنزیہی ہے کیونکہ یہ وضع مسلمان کی عبادت کی وضع نہیں ہے۔ (کفایت المفتی ص ۶۶ جلد ۳)

مسئلہ :- خطبہ جمعہ و عیدین میں خالص عربی نثر میں خطبہ پڑھنا سنون و متواتر ہے اس کے سوا کسی اور زبان میں خطبہ پڑھنا یا عربی نظم میں پڑھنا سنت متواترہ کے خلاف ہے گو خطبہ تو ادا ہو جائے گا لیکن خلاف متواتر ہونے کی وجہ سے کراہت ہوگی (کفایت المفتی صفحہ ۲۲۲ جلد سوم)۔

مسئلہ :- دونوں خطبوں کے درمیان اگر دعاء مانگے تو دل سے مانگے، زبان سے اور ہاتھ اٹھا کر دعاء مانگنا اس حالت میں درست نہیں ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص ۱۵۷ جلد ۵ بحوالہ ردالمحتار ص ۹۶۷ جلد اول)۔

جمعہ پڑھنے کے بعد دوسری جگہ خطبہ دینا

سوال :- ایک شخص جو کہ خود جمعہ پڑھ چکا ہو، دوسری جگہ خطبہ پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب :- اس بارے میں صریح بجزئیہ نہیں ملا، البتہ چونکہ صحت خطبہ کے لیے یہ شرط نہیں کہ خطیب پجمعہ فرض ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایسا شخص (صرف) خطبہ پڑھ سکتا ہے۔ (احسن فتاویٰ ص ۱۲ جلد ۴ بحوالہ ردالمحتار ص ۷۷ جلد اول)۔

نماز سے پہلے خطبہ

جمعہ کی ادائیگی کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ نماز سے قبل خطبہ پڑھا جائے، اگر خطبہ کے بغیر نماز جمعہ پڑھ لیں، یا وقت سے پہلے خطبہ پڑھ لیں تو جائز نہیں ہے۔ خطبہ میں کچھ چیزیں فرض ہیں اور کچھ سنت ہیں۔ نماز جمعہ کے خطبہ میں فرض صرف دو چیزیں ہیں، ایک "وقت" ہے اور وہ زوال کے بعد نماز سے پہلے ہے پس اگر زوال سے پہلے یا نماز کے بعد خطبہ پڑھا تو جائز نہ ہوگا۔ (علینی شرح کنز)

اور دوسرا فرض ذکر اللہ ہے (بجرا لائق)۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ يَا لَإِلَهِ إِلَّا اللَّهُ يَا سُبْحَانَ اللَّهِ

پڑھنا کافی ہے، اور یہ جب ہے کہ خطبہ کی نیت سے پڑھے، لیکن اگر چھینک آئی، اور الحمد للہ یا سبحان اللہ پڑھا یا کسی چیز پر تعجب کرتے ہوئے لا الہ الا اللہ پڑھا تو بالاجماع خطبہ کے قائم مقام نہ ہوگا۔

مسئلہ :- اگر خطیب نے تنہا خطبہ پڑھا، یا (صرف) عورتوں کے سامنے پڑھا، تو صحیح یہ ہے کہ جائز نہ ہوگا۔ اگر ایک یا دو آدمیوں کے سامنے خطبہ پڑھا اور تین آدمیوں کے سامنے نماز پڑھائی تو جائز ہے، اگر خطیب کے خطبہ کے وقت سب لوگ سو رہے ہیں یا بہرے ہیں تب بھی جائز ہوگا خطبہ۔ (عالمگیری ص ۶۸ جلد ۳ کتاب الصلوٰۃ)۔

نماز فجر پڑھے بغیر خطبہ دینا

سوال :- اگر کسی نے نماز فجر پڑھے بغیر خطبہ دیا تو درست ہے یا نہیں؟
جواب :- درست ہو جائے گا لیکن نماز جمعہ نہ پڑھائے، اگر صاحب ترتیب ہو تو دوسرے سے نماز جمعہ پڑھوائے۔ (امداد الفتاویٰ ص ۶۳۳ جلد اول)۔

جمعہ کے خطبہ کے لیے امام کے علاوہ کم از کم تین مردوں کا ہونا ضروری ہے جن سے جماعت قائم ہو سکے۔ (احسن الفتاویٰ ص ۱۲۳ ج ۴)۔

خطیب کو لقمہ دینا

چونکہ خطبہ میں کوئی متعین مضمون پڑھنا ضروری نہیں، اگر ایک مضمون میں خطیب رک گیا چل نہ سکا تو اور کچھ پڑھ سکتا ہے، لہذا لقمہ دینے کی ضرورت نہیں اور خطبہ کی حالت میں ہر قسم کا تحکم (بغیر ناسخ و تنسیخ) ناجائز ہے۔ (احسن الفتاویٰ ص ۱۴۱ ج ۴)۔

خطبہ کی غلطی کا حکم

جمعہ میں خطبہ فرض ہے اور خطبہ کی غلطی ہو جانے سے نماز میں کچھ خلل نہیں آتا ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص ۱۰۴ ج ۵ بحوالہ رد المحتار باب الجمعة ص ۷۷ ج اول)۔

کیا عورت خطبہ دے سکتی ہے؟

سوال :- یہاں پر جمعہ کے دن کوئی شخص خطبہ پڑھانے والا نہ تھا مجبوری کی وجہ سے عورت نے خطبہ پڑھایا اور مرد نے نماز جمعہ پڑھائی، کیا حکم ہے؟

جواب :- عورت کا خطبہ صحیح نہیں ہوا، اور خطبہ شرائط صحبت جمعہ میں سے ہے تو جمعہ بھی صحیح نہیں ہوا۔ ان سب لوگوں کو ظہر کی نماز کی قضا پڑھنی چاہیے۔

اگر کوئی خطبہ پڑھنے والا نہ تھا تو جس نے نماز پڑھائی ہے وہی کچھ ذکر اللہ یا کچھ قرآن پڑھ دیتا یا صرف سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر ہی کہہ لیتا تو فرض ادا ہو جاتا جس سے فرض نماز ادا ہو جاتی۔ (امداد الفتاویٰ ص ۶۹)

کیا خطیب سنت پڑھنے والوں کا انتظار کرے؟

خطیب کو انتظار کرنا سنت پڑھنے والوں کی فراغت کا، لازم نہیں ہے جس وقت کہ مقررہ وقت ہو جائے تو خطیب خطبہ کے لیے کھڑا ہو سکتا ہے، اس پر کچھ مواخذہ اور گناہ نہیں ہے کیونکہ خطیب مقبوع ہوتا ہے تابع نہیں۔ مقتدیوں کو تو یہ حکم ہے کہ جس وقت خطیب خطبہ کے لیے منبر پر جائے نوافل و سنن نہ پڑھیں، لیکن خطیب کو یہ حکم نہیں ہے کہ وہ فراغت کا انتظار کرے، اور اگر دو چار منٹ وہ انتظار کرے تو اس میں کچھ حرج بھی نہیں ہے، لیکن انتظار نہ کرنے سے گنہگار نہ ہوگا۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص ۶۵ ج ۵ بحوالہ ردالمحتار باب الجمعہ ص ۶۵ جلد اول)

بیٹھ کر خطبہ دینا

قیام خطبہ کا سنت نوکدہ ہے، اور اگر واجب بھی ہو تا تب بھی عذر میں ساقط ہو جاتا ہے جیسا کہ قیام الصلوٰۃ (یعنی نماز میں کھڑے ہونا)، اور عیدین کا خطبہ مثل خطبہ جمعہ کے احکام میں ہے، پس عذر میں خطبہ جمعہ اور عیدین بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے (امداد الفتاویٰ ص ۶۳)

خطبہ میں عَصَا لینا

جب آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لائٹھی پر سہارا دے کر خطبہ پڑھا تو سنت ہو گیا کسی چیز کے سنت ہونے کے لیے موافقت شرط نہیں۔ اور جس سنت پر ہمیشگی ہو وہ سنت مؤکدہ ہو جاتی ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص ۱۷۱ جلد ۵)۔

حدیث سے سہارا لگانا عَصَا یا قوس پر ثابت ہے، اور قہستانی نے محیط سے نقل کیا ہے کہ عَصَا کا لینا سنت ہے۔ پس شاید تطبیق کی یہ صورت ہو کہ ضرورت ہو تو عَصَا (لائٹھی بید وغیرہ) ہاتھ میں رکھ لے تو کچھ حرج نہیں ہے اور اگر ضرورت نہ ہو تو نہ لیوے (فتاویٰ دارالعلوم ص ۱۶۶ جلد ۵۔ بحوالہ ردالمحتار باب الجمعہ ص ۷۷۲ جلد اول)۔

عَصَا ہاتھ میں لے کر خطبہ پڑھنا ثابت تو ہے لیکن بغیر عَصَا کے خطبہ پڑھنا اس سے زیادہ ثابت ہے، پس حکم یہ ہے کہ عَصَا ہاتھ میں لینا بھی جائز ہے اور نہ لینا بہتر ہے اور حنفیہ نے اسی کو اختیار کیا ہے، پس اس کو ضروری سمجھنا اور نہ لینے والے کو طعن و تشنیع کرنا درست نہیں، اسی طرح لینے والے کو بھی ملامت کرنا درست نہیں ہے (کفایت المفتی ص ۲۱۳ ج ۳)۔

عَصَا کس ہاتھ میں پکڑے؟

دونوں صورتیں جائز ہیں جس کو جو صورت موافق ہو، اس پر عمل کرے۔ اگر خطبہ ہاتھ میں نہ ہو تو عَصَا سیدھے ہاتھ میں پکڑنا اولیٰ ہے، اور اگر خطبہ ہو تو عَصَا کو سیدھے ہاتھ میں نہ لے، اور عَصَا کو بائیں ہاتھ میں لینا اس وقت اولیٰ ہے۔ (فتاویٰ رحمیہ ص ۳۳ بحوالہ مراقی الفلاح ص ۲۹۸ ج ۲)۔

بغیر خطبہ کے نمازِ جمعہ

سوال :- اگر کسی مسجد میں خطبہ کی کتاب موجود نہ ہو اور نہ زبانی یاد ہو تو بغیر خطبہ نمازِ جمعہ پڑھی جائے یا نمازِ ظہر؟

جواب :- خطبہ جو فرض ہے وہ ایک دفعہ سبحان اللہ یا الحمد للہ یا اللہ اکبر کہنے سے بھی خطبہ ادا ہو جاتا ہے، صاحبین رحمہما اللہ کے نزدیک بقدر تین آیت یا بقدر تشہد سے خطبہ ادا ہو جاتا ہے، پس اگر خطبہ معروفہ یا دنہ ہو تو قدر مذکور پر اکتفا کر کے جمعہ کی نماز ادا کی جائے اور جس جگہ واجب ہے (جمعہ) یعنی شہر اور قصبہ اور قریہ کبیرہ میں جمعہ چھوڑا نہ جائے۔
(فتاویٰ دارالعلوم ص ۵۲ جلد ۵ بحوالہ غنیۃ المستملی ص ۵۱۵ و ص ۵۰۸)

خطبہ کی جگہ قرآن پڑھنا

سوال :- اگر بجائے خطبہ کے کوئی قرآن شریف کا رکوع پڑھ دیا جائے تو جمعہ درست ہے یا نہیں؟

جواب :- خطبہ کے لیے کافی ہے کہ ایک دفعہ الحمد للہ پڑھنا یا لا الہ الا اللہ پڑھنا یا سبحان اللہ پڑھنا۔ درمختار باب الجمعہ ص ۵۸ جلد ۲ میں ہے کہ کافی ہے خطبہ کے لیے تحمید یا تسبیح وغیرہ پس اس سے معلوم ہوا کہ قرآن شریف کا رکوع پڑھنے سے خطبہ فرض ادا ہو جاتا ہے لیکن اس پر اکتفا کرنا خلاف سنت ہے۔ سنت یہ ہے کہ دو خطبے پڑھے جائیں (فتاویٰ دارالعلوم صفحہ ۳۵ جلد ۵)

کیا خطیب لوگوں کو بھاسکتا ہے؟

سوال :- خطیب کا خطبہ شروع کرنے سے پہلے منبر پر سے لوگوں کو یہ کہنا کہ پہلی صف میں آجائے جائز ہے یا نہیں؟

جواب :- اس میں کچھ حرج نہیں ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص ۱۱۶ ج ۵ - بحوالہ درالمختار باب الجمعہ ص ۶۰ جلد اول)

خطبہ کے شروع میں اللہم کا حکم

خطبہ سے پہلے جہرا بلند آواز سے، اعوذ باللہ اور بسم اللہ نہ پڑھے۔ یہ منقولات اور معمول ہیں

ہے۔ در مختار باب الحجۃ ص ۵۹ جلد اول میں ہے کہ ستر اربعی آہستہ پڑھ سکتا ہے۔
 فتاویٰ دارالعلوم ص ۱۲۶ ج ۵۔ کسی خطبہ سے پہلے بسم اللہ زور سے نہ پڑھے بلکہ آہستہ
 پڑھے۔ حنفیہ رح کے نزدیک یہی سنت ہے۔ اور جہر کرنا خلاف سنت ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص ۱۱۲)

شروع خطبہ میں دو مرتبہ الحمد للہ کہنا

خطبہ میں الحمد للہ دو مرتبہ پڑھا جاتا ہے، اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے جبکہ اس کو
 ضروری نہ سمجھا جائے، بزرگان دین کا یہ طریقہ رہا ہے۔ (فتاویٰ رحیمیہ ص ۵ ج ۵)۔

خطبہ میں جہر کرنا

خطبہ میں اس قدر جہر بلند آواز سے پڑھنا، شرط ہے کہ پاس بیٹھنے والا شخص سن سکے
 (احسن الفتاویٰ ص ۱۳ جلد چہارم)

ہر جمعہ کو نیا خطبہ ضروری نہیں ہے

خطبہ عربی میں پڑھا جاتا ہے، حاضرین عموماً عربی سے ناواقف ہوتے ہیں، سمجھ نہیں
 پاتے، اس لیے بھی ہر جمعہ کو نیا خطبہ پڑھنا کیا مفید ہوگا؟
 امام صاحب کو پانچ چھ خطبے اگر یاد ہوں تو کافی ہے، نماز میں کسی قسم کی کراہت
 نہیں آتی۔ اگر نیا خطبہ سننے کا شوق ہو تو عربی زبان سیکھیں اور اچھے عالم، حافظ، قاری
 کو رکھنا جائے۔

لوگ مسجد کی عمارت پر تو ہزاروں، لاکھوں روپے خرچ کرتے ہیں، مگر امام اور
 مؤذن پر خرچ کرنے میں ہاتھ تنگ کر لیتے ہیں، یہ بات مناسب نہیں کیونکہ عمدہ عمدہ عمارت
 مقصود نہیں ہے، البتہ قابل امام اور مؤذن مطلوب شرعی ہیں۔ (فتاویٰ رحیمیہ ص ۹ ج ۵)
 ہر ماہ الگ الگ خطبہ کی ضرورت نہیں ہے۔ (فتاویٰ

دارالعلوم ص ۱۳۵ ج ۵)۔

جمعہ کا خطبہ سننا واجب ہے

جمعہ کا خطبہ فرض ہے، اس کے معنی ہیں کہ جمعہ کی نماز سے پہلے خطبہ ضرور ہونا چاہیے اور خطبہ کا سننا ان لوگوں پر واجب ہے جو کہ خطبہ کے وقت حاضر ہوں، پس اگر کوئی شخص خطبہ کے ختم ہونے کے بعد آیا اور جماعت میں شامل ہو گیا، اس کی نماز ہو گئی اور خطبہ میں حاضر نہ ہونے اور نہ سننے کی وجہ سے جو قصور ہوا اور تاخیر آنے میں ہوئی، اس سے استغفار اور توبہ کرے اور آئندہ کو احتیاط رکھے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص ۱۲۸ ج ۵ بحوالہ رد المحتار باب الجمعة ص ۶۸ جلد اول)۔

دونوں خطبوں کا حکم ایک ہی ہے

را جمعہ کا خطبہ فرض ہے اور اس کے دو حصے ہونا سنت ہے۔ (۲) اول و ثانی میں دونوں کے کچھ فرق نہیں۔ (۳) سننا سب خطبوں کا واجب ہے۔ (امداد الفتاویٰ ج ۱ ص ۶۷)

خطبے کے دوران کے مسائل

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قُلْتَ لِمَا حَبِلَكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يُخْطَبُ فَكَلِمَاتٌ لَعْنَةٌ - (رواه الستة وابن خزيمة)۔

ترجمہ :- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”جمعہ کے دن امام کے خطبہ دینے کے دوران اگر تم نے اپنے ساتھی سے یہ بھی کہا کہ ”چپ رہو“ تب بھی تم نے غلطی کی۔“

تشریح :- خطبہ کے دوران ہر وہ کام ممنوع ہے جس سے خطبہ سننے میں خلل ہو، اور مجمع میں اس کی وجہ سے انتشار ہو۔ ایسے مواقع پر خدا نخواستہ اگر کوئی ناواقف مسجد میں آکر زور سے بولنے لگے اور دوسرے لوگ بھی اس کو خاموش کرنے کے لیے

ہر طرف سے بولنے لگیں تو بہت انتشار ہو جائے گا اور خطیب کی آواز ان سب آوازوں میں دب کر رہ جائے گی، اس لیے حکم دیا گیا کہ دوسروں کو خاموش کرنے کے لیے بھی نہ بولے۔

بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ خطبہ کے دوران یا عام نمازوں کے وقت مسجد میں بچے یا کچھ نا سمجھ لوگ باتیں کرنے لگتے ہیں، تو اچھے خاصے سمجھ دار لوگ ان کو اتنی تیز آواز سے روکتے ہیں کہ خود یہ آواز ان بچوں کی آواز سے بڑھ جاتی ہے اور اس طرح ان بچوں سے زیادہ یہ لوگ نماز میں خلل ڈالنے کا شائبہ بن جاتے ہیں۔ نماز سے فارغ ہونے تک خاموش رہے اس لیے کہ جمعہ کا دن عبادت اور توجہ الی اللہ کا خاص دن ہے۔ اس دن کے قیمتی لمحات کو ہرگز ضائع نہ کرنا چاہیے اور اگر کوئی غافل خود نہ کچھ کر سکے تو جو خدا کے بندے تلاموت، ذکر، درود شریف وغیرہ میں مصروف ہیں، ایسے وقت میں بولنے، آواز بلند کرنے سے انہیں تکلیف ہوگی اسی طرح خطبہ کے وقت بات کرنا حتیٰ کہ بات کرنے والوں کو منع کرنا گناہ بتایا گیا ہے اس لیے بہت ہی خاموشی سے مسجد میں جا کر یا تو نماز میں مشغول ہو جانا چاہیے یا خاموش بیٹھ کر ذکر اور دعا میں لگ جانا چاہیے۔ (الترغیب ص ۱۵۹ و ص ۲۲۱)۔

جمع جتنا زیادہ بڑا ہوتا ہے اتنے ہی اس میں قسم قسم کے لوگ ہوتے ہیں اور اسی تناسب سے باہم ایذا رسانی اور تکلیف کے امکانات بھی زیادہ ہو جاتے ہیں۔ اسی لیے اس دن صفائی ستھرائی، لباس کی پاکیزگی و نظافت اور حسبِ حیثیت خوشبو کے اہتمام کی بھی تعلیم دی گئی ہے۔ مسجد میں آتے جاتے لوگوں کے اوپر سے پھلانگنے اور تکلیف پہنچانے سے خاص طور پر منع کیا گیا ہے۔ (الترغیب ص ۱۲۵ جلد ۲)

مسجد میں ہر اس چیز سے احتیاط اور بچنا ضروری ہے جس سے لوگوں کو ایذا پہنچنے اور باہمی تعلقات خراب ہونے کا اندیشہ ہو، جیسے پہلے سے ساتھ بیٹھے ہوئے دو آدمیوں کے بیچ میں گھس کر بیٹھنا یا لوگوں کے اوپر سے پھلانگ کر جانا وغیرہ۔ مسئلہ :- خطبہ شروع ہو جائے تو تمام حاضرین کو خطبہ کا سننا واجب ہے،

خواہ امام کے نزدیک بیٹھے ہوں یا دور، اور کوئی ایسا فعل کرنا جو خطبہ سننے میں مُجمل ہو
مکروہ تحریمی ہے، اور کھانا پینا، بات چیت کرنا، چلنا پھرنا۔ سلام کرنا یا سلام کا جواب
دینا، یا تسبیح پڑھنا یا کسی کو شرعی مسئلہ بتانا جیسا کہ نماز کی حالت میں ممنوع ہے ویسا
ہی خطبہ کے وقت بھی ممنوع ہے۔ ہاں خطیب کو جائز ہے کہ خطبہ پڑھنے کی حالت میں
کسی کو شرعی مسئلہ بتا دے۔

مسئلہ: خطبہ اگر سنت یا نفل پڑھتے ہیں شروع ہو جائے تو راجح یہ ہے کہ سنت
مؤکدہ تو پوری کر لے اور نفل میں دو رکعت پر سلام پھیر دے۔ (دہشتی زیور ص ۱۱۲)۔
مسئلہ: دونوں خطبوں کے درمیان میں بیٹھنے کی حالت میں امام کو یا مقتدیوں کو
ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا مکروہ تحریمی ہے ہاں بغیر ہاتھ اٹھائے ہوئے اگر دل میں دعا مانگی
جائے تو جائز ہے لیکن آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یا اصحابؓ سے منقول نہیں ہے
(علم الفقہ ص ۱۴۹ جلد ۲۔ بحوالہ شامی ص ۶۲۲ جلد اول)۔

مسئلہ: خطبے میں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک آئے تو مقتدیوں کو
اپنے دل میں درود شریف پڑھ لینا جائز ہے۔

مسئلہ: جمعہ کے دن خطبہ کے درمیان کوئی شخص پہنچے تو امام ابوحنیفہ رحمہ کے نزدیک
اس کے لیے کوئی نفل (وغیرہ) درست نہیں۔ (معارف مدنیہ ص ۸۹ جلد ۳)

مسئلہ: امام ابوحنیفہ رحمہ کے نزدیک خطبہ کے دوران کلام کرنا مکروہ تحریمی ہے
اور بقول صحیح ذکر اہت سب کے لیے ہے، کوئی فاصلہ پر ہو یا قریب ہو، بات چیت
امور دنیا کی یا ذکر الہی وغیرہ ہو، بقول مشہور (سب مکروہ تحریمی ہے)۔ اور خواہ خطیب
سے بیان میں کوئی نا سنا سب بات سرزد ہوئی ہو اور یا نہ ہوئی ہو۔

جب حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک (خطبہ میں) کوئی سُنے تو اپنے دل
میں درود پڑھے۔ اور اگر خطبہ کے دوران، کوئی ناپسندیدہ بات پیش آجائے تو
ہاتھ یا سر کے اشارہ سے منع کیا جاسکتا ہے، واضح ہو کہ خطبہ کے دوران جس طرح کلام
کرنا مکروہ ہے، اسی طرح نماز پڑھنا بھی مکروہ ہے۔ اس میں تمام مسالک کا اتفاق ہے۔

اور سلام کا جواب دینا بھی زبان سے ہو یا دل میں کلام مکروہ کے زمرہ میں ہے۔ اور خطبہ کے وقت یا بعد میں (جماعت کے وقت) سلام کرنا کسی پر لازم نہیں ہے، کیونکہ وہاں سلام میں پہل کرنے کا کوئی شرعی حکم نہیں ہے، بلکہ ایسا کرنا گناہ ہے۔ لہذا سلام کا جواب دینا بھی لازم نہیں ہے۔ یہی حکم چھینک کے جواب کا ہے۔ امام کا بھی لوگوں کو سلام کرنا مکروہ ہے۔ البتہ سانپ، بچھو سے بچانے یا نابینا شخص کو نقصان سے محفوظ رکھنے کے لیے آواز دینا کلام مکروہ میں نہیں ہے۔ (کتاب الفقہ ۶۳۵ جلد اول)۔

مسئلہ :- اگر زبان سے نہ بولے، اور ہاتھ، سر یا آنکھوں سے اشارہ کر دے مثلاً ایک شخص کو برا کام کرتے دیکھا اور ہاتھ سے منع کر دیا، یا کوئی خبر سنی اور سر سے اشارہ کر دیا تو صحیح یہ ہے کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ اور جو شخص امام سے دُور ہے وہ قریب شخص کے حکم میں ہے اس شخص کے لیے بھی خاموش رہنے کا حکم ہے۔

مسئلہ :- امام کے قریب ہونے کے لیے لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر نہ جائے، ابو جعفر نے کہا ہے کہ جب تک امام خطبہ شروع نہ کرے اس وقت تک پھلانگنا جائز ہے، اور جب امام خطبہ شروع کر دے تو مکروہ ہے، اس لیے کہ جب تک امام نے خطبہ شروع نہیں کیا ہر مسلمان کو آگے بڑھنا چاہیے اور محراب سے قریب ہو جائے تاکہ پیچھے آنے والے لوگوں کے لیے گنجائش باقی رہے، اور امام سے قریب ہونے کی فضیلت بھی حاصل ہو جائے اور اگر پہلے شخص نے ایسا نہ کیا یعنی آگے نہ بڑھا تو گویا اس نے بلا عذر اپنی جگہ ضائع کی، اور جو شخص بعد میں آیا اس کو اس جگہ کے لینے کا اختیار ہے، جو شخص امام کے خطبہ پڑھنے کی حالت میں آئے اس کو مسجد میں اپنی جگہ پر بیٹھ جانا چاہیے، اس لیے کہ چلنا اور آگے بڑھنا خطبہ کے وقت عمل ہے۔

مسئلہ :- لوگوں سے مانگنے کے لیے پھلانگ لگانا سب احوال میں بالاجماع مکروہ ہے رسائل اگر نماز پڑھنے والوں کے سامنے سے نہ گزرے اور لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے اور لوگوں سے گزر کر نہ مانگے اور وہ چیز مانگے جس کا مانگنا ضروری ہو تو اس کے مانگنے اور اسے دینے میں کوئی حرج نہیں اور اگر اس طریقہ کے موافق نہ ہو تو مسجد کے

اندر مانگنے والے کو دنیا جائز نہیں ہے، (عالمگیری منک جلد ۳)۔

لیکن خطبہ کے درمیان مانگنا یا چندہ کرنا جائز نہیں ہے۔ (کفایت المفتی ص ۱۲۶ ج ۳)
 مسئلہ :- جو شخص خطبہ کے وقت حاضر ہو وہ خواہ گھٹنے اٹھا کر بیٹھے، یا چار زانو،
 جس طرح چاہے بیٹھے، اس لیے کہ خطبہ حقیقت اور عمل میں نماز نہیں ہے لیکن جس طرح نماز
 میں بیٹھتے ہیں اسی طرح بیٹھنا مستحب ہے۔

مسئلہ :- اگر ایک شخص نفل پڑھ رہا ہے اور امام نے خطبہ شروع کر دیا تو اگر اس نے
 سجدہ نہیں کیا ہے تو نماز توڑ ڈالے، اور اگر سجدہ کر لیا تو دو رکعتوں کے بعد نماز پوری
 کر دے۔ (عالمگیری کتاب الصلوٰۃ منک جلد ۳)۔

مسئلہ :- خطبہ کے دوران اُس صورت میں بول پڑنا واجب ہو جاتا ہے جب کہ
 کسی نابینا شخص کو غلط راستہ سے ہٹانا یا کسی کو سانپ بچھو وغیرہ سے بچانا مقصود ہو
 (کتاب الفقہ ص ۶۳۷ جلد اول)۔

مسئلہ :- خطبہ کے وقت جب کہ نماز اور درود شریف پڑھنے کی بھی ممانعت
 حدیث شریف میں آئی ہے تو اس وقت چندہ جمع کرنا اور ڈبہ لیے پھرنا اور نماز بول
 کو مشغول کرنا بدرجہ اولیٰ ممنوع ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص ۱۳۷ جلد ۵ بحوالہ المحتار
 باب الجمعہ ص ۶۸۵ جلد اول)۔

خطیب کا خطبہ میں درود پڑھنا

سوال :- خطبہ میں جہاں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک آئے
 تو خطیب کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے بعد صلی اللہ علیہ وسلم کہنا کید یا ہے؟
 جواب :- خطبہ میں جہاں نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آئے خطیب درود شریف
 پڑھے (صلی اللہ علیہ وسلم کہے) اور سامعین یعنی خطبہ سننے والے دل میں درود
 شریف پڑھیں حکم شرعی یہ ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص ۶۷ جلد ۵ بحوالہ
 رد المحتار باب الجمعہ ص ۶۸۵ جلد اول)

مقامی زبان میں خطبہ احتیاط کے خلاف

خطبہ چوں کہ سوائے عربی زبان کے اور کسی زبان میں سلف سے ثابت نہیں، اس لیے غیر زبان عربی کو اس میں محققین نے مکروہ اور بدعت کہا ہے۔ اور عید الفطر و عید الاضحیٰ میں چونکہ احکام عیدین بتلانے مقصود ہوتے ہیں تو وہ خطبہ سے خارج سمجھے جاتے ہیں گویا خطبہ عربی غلطی ہو گیا اور یہ احکام خطبہ سے علیٰ ہ تلانے جاتے ہیں اور جمعہ کے خطبہ کے اندر نماز کی بھی حیثیت ملحوظ ہوتی ہے اور نماز میں ترجمہ قرآن شریف کا صحیح اور معتبر مذہب اور راجح قول کے درست نہیں ہے اور قول ضعیف کو زور و مرجوح کا اعتبار نہیں ہے۔

بہر حال احتیاط اس میں ہے کہ ایسے مختلف فیہ مسائل میں احتیاط کی جائے، اور غیر عربی کو ترک کیا جائے۔ باقی جو کوئی جیسا کرے اس کی رائے ہے، دوسروں پر حجت نہیں ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص ۵۲ جلد ۵ بحوالہ عمدۃ الرعاہ ص ۲۳۲ جلد اول)

قرآن مجید اور خطبہ کا دونوں کا اصلی مقصد ایک ہی ہے، چنانچہ خطبہ کو قرآن مجید میں ذکر اللہ فرمایا ہے، یہی لفظ ذکر، قرآن کے لیے فرمایا اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ الْغَرَّ۔ بلکہ قرآن شریف کے لیے ذِکْرٰی بمعنی تذکرہ بھی ہے۔ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِکْرٰی لِلْعٰلَمِیْنَ۔ پس اگر لفظ ذکر اس پر دال ہے کہ اس سے لوگوں کو ان کی زبان میں نصیحت کی جائے، تو چاہیے کہ قرآن شریف کی جگہ بھی یا اس کے ساتھ نماز میں حاضرین کی زبان میں ترجمہ پڑھا جائے بلکہ لفظ ذکر کی اس پر زیادہ دلالت کرتا ہے۔

اور اگر قرآن شریف سے تفہیم ناس (لوگوں کو سمجھانا)، کو خارج نماز کے ساتھ مخصوص کیا جائے اور نماز میں محض تلاوت کا حکم کیا جائے تو خطبہ سے تفہیم ناس کو بھی خارج ہیئت خطبہ کہا جائے (یعنی خطبہ کو بھی تلاوت کی طرح کیا جائے)۔

اور پھر لوگوں کے سمجھانے کو حضرات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ہم سے زیادہ جانتے

تھے اور روم و فارس اس وقت فتح ہو چکا تھا اور حضراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم ان کی زبانوں کے جاننے والے بھی موجود تھے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اس وقت نہیں کیا گیا؟ پھر اگر خطبہ سننے والوں میں آٹھ دس زبانوں والے ہوں تو کیا خطیب کے لیے یہ شرط ہوگی کہ وہ سب زبانوں کا ماہر ہو؟ اگر نہیں تو پھر دوسری زبان والوں کی کیا رعایت ہوئی؟ (امداد الفتاویٰ ص ۵۷)

احکامِ شریعت کا دارِ مدار

۱) نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّيْ عَلَى رَسُوْلِكَ الْكَرِيْمِ - اَمَّا بَعْدُ - یہ امر توبہ کے نزدیک مسلمہ ہے کہ احکامِ شریعت کا دار و مدار کتاب و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اجماع امت، پھر عمل صحابہؓ و تابعین اور قیاس صحیح پر ہے، کسی رواج پر نہیں خواہ وہ کتنا ہی قدیم ہو، پس خطبہ کے معاملہ میں بھی رواج سے کوئی حکم ثابت نہ ہوگا جب تک وہ اصولِ شریعت سے مؤید نہ ہو۔ خطبہ کے بارے میں قرآن کریم نے فَاسْتَعْوِا لِيْ ذِكْرِ اللّٰهِ الْاَيْدِیَ سے اشارہ فرمایا ہے، پس جبکہ قرآن کریم نے خطبہ کو لفظِ ذکر سے تعبیر فرمایا تو ثابت ہوا کہ خطبہ کی حقیقت صرف ذکر اللہ ہے و غنظ و تذکیر نہیں ہے۔ لہذا نفسِ ادارِ خطبہ یا ذکر اللہ میں سامعین کی تفہیم یا عدم تفہیم (یعنی سننے والوں کا سمجھنا یا نہ سمجھنا) کا کوئی دخل نہیں ہے۔ حنفی المذہب اہل سنت و اجماعت کی تحقیق میں خطبہ کی حقیقت صرف ذکر اللہ ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں جیسا کہ تمام کتبِ احناف میں اس کی تصریح موجود ہے پس خطبہ کو و غنظ قرار دے کر حاضرین کی زبان میں پڑھنے پر اصرار کرنا بالکل بے بنیاد اور فقہارِ سلف صالحین کی تحقیقات کے خلاف ہے۔

قرآن کریم کے بعد حجتِ شرعیہ سنت اور اسوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور خطبہ کے بارے میں آپ کی سنت مواظبہ ہمیشگی، یہ ہے کہ آپ نے ہمیشہ عربی زبان میں خطبہ دیا کبھی بھی کسی دوسری زبان میں نہ خود خطبہ دیا نہ کسی سے دلوائیا، نہ ترجمہ کرایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر سنت کا اتباع خصوصاً عبادات میں ضروری ہے۔ لہذا دوسری دلیل سے بھی خطبہ خالص عربی ہی میں ہونا چاہیے۔

(۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے بعد طریقہ صحابہؓ و سنت خلفاء راشدین و اجماع صحابہ و تابعین سے بھی یہی ثابت ہے کہ ان حضرات نے ہمیشہ خطبہ خالص عربی میں دیا ہے کبھی کسی عجمی زبان میں خطبہ نہیں دیا جبکہ دوسرے ممالک فتح ہو چکے تھے اور صحابہؓ میں عجمی زبان سے واقف حضرات بھی موجود تھے پس ان سب حضرات کے طرز عمل سے بھی یہی ثابت ہوا کہ خطبہ خالص عربی میں ہونا چاہیے۔

(۳) اور جب خلفاء راشدین کے زمانہ میں ہمیشہ خطبہ عربی میں ہوتا رہا، باوجود ضرورت تبلیغ و احکام عجمی زبان اختیار نہ کی گئی اور کسی صحابی نے ان کے طرز عمل پر اعتراض بھی نہیں کیا۔ تو اب اجماع امت (یعنی اجماع صحابہؓ) سے بھی ثابت ہوا کہ خطبہ کی زبان عربی ہونی چاہیے۔

(۴) یہ تو سب کو تسلیم ہے کہ سنت موکدہ چھوڑنے سے کراہت تحریمی پیدا ہو جاتی ہے اور سنت موکدہ کی تعریف یہ ہے کہ ”جس کام کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ کیا ہو، لیکن اتفاقاً کبھی چھوڑ بھی دیا ہو، ایسا کام سنت موکدہ ہے۔“

اب ظاہر ہے کہ آپ نے عربی پر مواظبت (پابندی) کی ہے اور مواظبت بھی ایسی کہ اتفاقاً کبھی کبھی نہیں چھوڑا۔ پس خطبہ کا خالص عربی ہونا سنت موکدہ ہوا جس کے چھوڑنے سے کراہت تحریمی پیدا ہوگی لہذا غیر عربی میں خطبہ جائز نہ ہوگا، پھر کسی مکروہ تحریمی کام پر اصرار کرنا اور بار بار اس کا ارتکاب کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ لہذا اردو و شریانی نظم میں خطبہ پڑھنے کا رواج ہو گیا ہے، اس غلط رواج کو بند کرنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سنت عالیہ متبرکہ کو جاری کرنا نہایت ضروری اور اس میں کوشش کرنا بڑا ثواب ہے۔

(۵) کتاب و سنت کے بعد فقہاء سلف کی تصریحات بھی اس پر دلالت کرتی ہیں کہ خطبہ خالص عربی میں ہونا چاہیے۔ (خطبات جمعہ و عیدین از ص ۲ تا ۲۲ مفتی ابوالناصر عبدی مظاہرؒ)

خطبہ کا اصلی مقصد

سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب مخاطب سمجھتے نہیں تو پھر خطبہ عربی میں پڑھنے سے کیا فائدہ؟

اور جب یہ ثابت ہو گیا کہ خطبہ جمعہ کا مقصود اصلی و عوظ و تذکیر نہیں بلکہ ذکر اللہ اور ایک عبادت ہے۔ اور ایک جماعت فقہاء کی اسی وجہ سے اس کو دو رکعتوں کا قائم مقام کہتی ہے تو اب یہ سوال سرے سے منقطع ہو گیا کہ جب مخاطب عربی عبارت کو سمجھتے نہیں تو عربی میں خطبہ پڑھنے سے کیا فائدہ؟

کیونکہ اگر یہ سوال خطبہ پر عائد ہو گا تو پھر صرف خطبہ پر نہ رہے گا بلکہ نماز اور قرأتِ قرآن اور اذان و اقامت اور تکبیرات نماز وغیرہ سب پر یہی سوال عائد ہو جائے گا۔ بلکہ قرأتِ قرآن پر نسبت خطبہ کے زیادہ چسپاں ہوتا ہے کیونکہ قرآن مجید کی غرض و غایت تو اول سے آخر تک ہدایت ہے اور وہ تبلیغ احکام انہی ہی کے لیے نازل ہوا ہے اور پھر اذان و اقامت اور تکبیرات جن کا مقصد محض لوگوں کو جمع کرنا یا کسی خاص عمل کا اعلان کرنا ہے یہاں بھی یہ سوال خطبہ کی نسبت زیادہ وضاحت کے ساتھ عائد ہو گا کہ "حَتَّىٰ عَلَى الصَّلَاةِ، حَتَّىٰ عَلَى الصَّلَاةِ" کو کون جانتا ہے۔ "نماز کو چلو" کی آواز دینی چاہیے یا کم از کم ترجمہ کر دینا چاہیے۔ اور اگر یہ شبہ کیا جائے کہ اذان کے تو کلمات مقررہ ہیں، ایک اصطلاح سی ہو گئی ہے باوجود معانی نہ سمجھنے کے بھی مقصد اعلان حاصل ہے تو صحیح نہیں کیونکہ نفس اعلان اور اصطلاح کے لیے تو چند کلماتِ مکبر و شہادتین بھی کافی تھے اُن سے اعلان کا مقصد حاصل ہو جاتا ہے تو پھر سرے سے باقی الفاظ کا کہنا ہی فضول ہو گا، لیکن غالباً کوئی سمجھدار مسلمان اس کو تجویز نہ کرے گا کہ نماز قرأت و تکبیرات کے ساتھ اور اسی طرح تمام شعائر اسلامیہ اذان اور اقامت وغیرہ کو اردو یا دوسری ملکی زبانوں میں پڑھا جایا کرے۔

بلکہ سب جانتے ہیں کہ قرآن شریف کی اصلی غرض اگرچہ تبلیغ احکام ہی ہے لیکن نماز میں اس کے پڑھنے کی غرض اصلی یہ نہیں ہے بلکہ وہاں صرف ادائیگی عبادت اور ذکر اللہ مقصود ہے اور نماز میں اسی حیثیت سے قرآن کی قرارت کی جاتی ہے۔ تبلیغ اور عوظ مقصود نہیں ہوتا اور اگر حاصل ہو جائے تو وہ ضمناً ہے۔

ٹھیک اسی طرح خطبہ جمعہ کو سمجھنا چاہیے کہ اس کا مقصد اصلی ذکر عبادت ہے

اور وعظ و نصیحت جو خطبہ میں ہے تبعا ہی حاصل ہو جائے تو بہتر ہے ورنہ کوئی حرج نہیں قرآن کی قرارت اور تکبیرات و اذان وغیرہ کی طرح خطبہ جمعہ کو بھی خالص عربی میں پڑھنا چاہیے۔ دوسری زبان میں پڑھنا یا عربی میں پڑھ کر ترجمہ کرنا خلاف سنت بلکہ بدعت و ناجائز ہے اور صاحبین رحمہم کے قول پر نماز جمعہ ہی ادا نہیں ہوگی۔ (خطباتِ جمعہ و عیدین بزبانِ عربی ص ۶۹ فتویٰ مولانا محمد شفیع رحمہم مفتی اعظم پاکستان)۔

خطبہ قرارت کی طرح ہے

یہ خطبہ کی حقیقت کا بیان ہے لیکن اس کی وجہ سے مخاطبین کی زبان کا اختیار کرنا لازم نہیں ہے۔

بجلا بتلائیے تو سہی کہ جب حاضرین جمعہ مختلف زبانیں بولنے والے ہوں تو اس وقت بے چارہ خطیب کیا سبیل اختیار کرے گا؟

اس کے علاوہ قرآن پاک کے متعلق ارشادِ ربانی ہے کہ وَرَاتَهُ لَتَذَكِّرَهُ لِلْمُتَّقِينَ (اور بلاشبہ قرآن متقیوں کے لیے نصیحت ہے) اور رَانَ فِي ذَالِكَ لَذِكْرَىٰ وَغَيْرِہِ وَغیرہ بے شمار آیات ہیں تو کیا پھر جب قرآن و وعظ و نصیحت ہے اس لیے نماز میں غجبی مقامی غیر عربی، زبانوں میں قرارت کرنے کی اجازت دے دی جائے گی؟

مسئلہ کی (حقیقی) وجہ یہ ہے کہ خطبہ قرارت کی طرح تعبیری حکم ہے، لہذا اس میں نقل کی اتباع لازم ہے ورنہ صحابہ سے، جب انہوں نے فارس فتح کیا اور وہاں جمعہ قائم کیا اس وقت وہاں فارسی زبان میں خطبہ دینا ثابت ہوتا۔ لیکن کسی صحابی رضی عنہ سے یہ منقول نہیں ہے۔ پس اس وقت معاملہ ہر ماہر کے لیے ظاہر ہے۔ (امداد الفتاویٰ جدید ص ۶۵۶)

اگر خطبہ مقامی زبان میں ہونے لگے تو گرمی محفل کے سوا کچھ نہ ہوگا

سوال :- سامعین عموماً چونکہ عربی زبان نہیں سمجھتے، اس لیے خطبہ جمعہ اردو میں پڑھنا چاہیے اور شرکی نسبت نظم زیادہ موثر ہوتی ہے اس لیے نظم زیادہ مناسب ہے۔ شرعاً یہ جائز

ہے یا نہیں؟

جواب :- جمعہ کا خطبہ نماز کی شرطوں میں سے ایک شرط ہے۔ اس کے خاص خاص احکامات، خاص خاص لوازمات اور مخصوص شرطیں ہیں، وہ عام وعظوں اور تقریروں کی طرح سے نہیں کہ ہر زبان میں جس طرح سے چاہے کہہ دیا جائے۔ اس کی خصوصیت کے متعلق شریعت کے قطعی اعلانات موجود ہیں۔ حضرات فقہاء کا فیصلہ ہے کہ جو افعال و حرکات نماز کی حالت میں ممنوع ہیں خطبہ میں بھی حرام ہیں۔ سامعین خطبہ کے لیے اس وقت کھانا، پینا، بولنا یہاں تک کہ سلام کا جواب دینا اور ذکر و تسبیح پڑھنا بھی جائز نہیں۔ اس طرح کی قیودات بتا رہی ہیں کہ خطبہ کی مجلس صرف وعظ و تذکیر نہیں بلکہ اپنی خصوصیات کے لحاظ سے نماز کی طرح ہے۔

پس یہ نہیں ہو سکتا کہ نماز کی شرطیں کسی محدث طریقے سے غیر عربی زبان سے ادا کی جائے۔ حجاز کے مخاطب عربی تھے اس لیے خطبہ ہی سے وعظ اور تذکیر کا بھی کام لیا جاتا تھا، لیکن اگر غیر عرب عربی نہیں سمجھ سکتے تو ان کی خاطر خطبہ کی شرعی زبان نہیں چھوڑی جاسکتی۔ وعظ و نصیحت اور تفہیم خطبہ کے سوائے دوسرے وقتوں میں بھی ہو سکتی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بلادِ عجم (عرب کے علاوہ دوسرے ممالک) میں آنا ہوا مگر کسی ایک واقعہ سے بھی یہ ثابت نہیں کہ ان ممالک والوں کی خاطر جمعہ کے خطبہ کی زبان بدلی گئی ہو۔

اسی خصوصیت کے سلسلہ میں خطبہ کا اختصار بھی ہے، یعنی مختصر ہونا، مختلف احادیث میں صراحت کے ساتھ موجود ہے کہ جہاں تک بھی ہو خطبہ کو مختصر کرنا چاہیے، اگر موجود وسعتِ نظم و شعر کو قبول کر لیا جائے تو اس شرطِ صلوة کی حقیقت ایک دو گھنٹہ کی گرمی محفل کے سوا کچھ نہ رہے گی، لہذا جمعہ کا خطبہ خالص عربی زبان میں اور مختصر و جامع الفاظ میں ہونا چاہیے۔ اردو یا کسی اور دوسری زبان میں اگر کچھ کہنا ہو تو نماز سے فارغ ہونے کے بعد کہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ۱۲۹ جلد ۵ بحوالہ مسوی مصنفی ص ۱۵۴ جلد اول)۔

مطلب یہ ہے کہ خلاف سنت ہونے کے علاوہ اگر خطبہ کو مقامی زبان میں پڑھنے کی اجازت دے دی جائے تو عام مساجد میں جمعہ کے دن غیر متعین خطبہ کا سب سے بڑا یہ

نقصان ہوگا کہ خطیب کسی خاص تقریر کا پابند ہوگا نہیں تو خطبہ میں سیاسی و غیر سیاسی اور آپس کے اختلاف کا بھی ذکر کرے۔ کسی ایک کی حمایت کی طرف مائل ہونا ہی مجلس میں خطبہ کے وقت، گراگری ہو کر جنگ و جدال شروع ہوگا اور خطیب صاحب جمعہ کی نماز کا انتظار ہی کرتے رہ جائیں گے، اور نماز جمعہ کی جو حکمتیں (آپس میں اتحاد وغیرہ) مذکور ہوئی ہیں ان کا مقصد بھی فوت ہو جائے گا۔ احقر محمد رفعت قاسمی عفا اللہ عنہ۔

خطبہ جمعہ سے قبل وعظ

حافظ و مصلیا۔ موضوعات کبیر صفحہ ۲۰ کی روایت سے معلوم ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کے بار بار درخواست کرنے پر جمعہ کی نماز سے پہلے وعظ کی اجازت دے دی تھی اور وہ وعظ فرمایا کرتے تھے اور خطیب کی آمد پر وعظ ختم کر دیا کرتے تھے۔ اگر جمعہ کی نماز کے بعد مجمع ٹھہر جایا کرے تو اس وقت وعظ کہہ دیا جایا کرے ورنہ جمعہ سے قبل وعظ کہہ دیا جائے اور سامعین اگر شریک وعظ ہوتے رہیں اور خطبہ سے دس منٹ پہلے وعظ ختم کر دیا جائے اور سب لوگ سنتیں پڑھ لیا کریں۔ اس صورت میں سنتوں میں بھی خلل نہیں آئے گا اور وعظ بھی ہو جایا کرے گا۔ یا سنتیں مکان پر پڑھ کر آئیں تو زیادہ بہتر ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۳۱۸ جلد ۲)

اذان اول ہو جانے اور سنتیں ادا کرنے کے لیے وقت چھوڑ کر خطبہ کی اذان سے پہلے اگر کچھ ضروری باتیں مسلمانوں کو مقامی زبان میں سنادی جائیں تو مضائقہ نہیں۔ لوگوں کو خیال رکھنا چاہیے کہ سنتیں پڑھ کر فارغ ہو جایا کریں یا علیحدہ جگہ میں سنتیں ادا کر لیا کریں (کفایت المفتی ص ۲۲۳ جلد ۳)۔

خطبہ سے پہلے بیان کرنا بدون حرج کے جائز ہے مگر اس کو لازم قرار نہ دیا جائے کبھی کبھی ترک بھی کر دینا چاہیے تاکہ لوگ ضروری نہ سمجھنے لگیں۔ بیان مختصر ہو۔ اور ایسے وقت ختم کر دیا جائے کہ خطبہ کی اذان سے پہلے چار سنتیں پڑھی جاسکیں۔ پھر جمعہ کا خطبہ بھی مختصر ہونا چاہیے تاکہ لوگ اکتانہ جائیں اور سنت بھی یہی ہے کہ خطبہ مختصر ہو۔ (فتاویٰ

رحمۃ ص ۲۶۷ جلد اول)

(یعنی مقامی زبان میں بیان یا تقریر کی اجازت تو ہے لیکن پابندی نہ کی جائے تاکہ عوام اس کو ضروری یا خطبہ کی طرح لازم نہ سمجھنے لگیں اور تین خطبے نہ خیال کریں کیونکہ بعض جگہ اس بیان و تقریر کو بھی خطبہ ہی بولتے ہیں۔ لہذا سمجھا بھی دیا جائے کہ یہ اصل خطبہ نہیں ہے محمد رفعت قاسمی عفا اللہ عنہ۔)

وعظ کے لیے دو باتیں ضروری ہیں

اس کے متعلق کئی مرتبہ لکھ چکا ہوں کہ اگر خطیب مقامی زبان میں خطبہ کی اذان سے پہلے لوگوں کو وقتی ضروریات اسلامیہ سنا دیا کرے۔ پھر خطبہ کی اذان کہلو اگر عربی زبان میں خطبہ بقدر ادائیگی فرضیت خطبہ پڑھ دیا کرے تو مضائقہ نہیں، تاکہ ضرورت تذکیر بھی پوری ہو جائے اور خطبہ کی ہیئت مسنونہ متواتر نہ بھی پوری طرح محفوظ رہے۔ بقدر ضرورت عربی خطبہ میں زیادہ سے زیادہ پانچ چھ منٹ (دونوں خطبوں کے لیے) کافی ہونگے۔ مگر خطبہ کی اذان سے پہلے مقامی زبان میں تذکیر (وعظ) کے لیے دو باتیں لازم ہیں۔ اول: لوگ اس وقت اس مقام پر سنتیں نہ پڑھتے ہوں بلکہ کوئی علیحدہ جگہ سنتیں پڑھنے کے لیے ہو۔

دوسری: یہ کہ لوگ اس تقریر کو رغبت سے سنیں کیونکہ یہ محض ایک متطوعانہ فعل ہے۔ یہ فرض خطبہ نہیں ہے کہ کوئی راضی ہو یا نہ ہو وہ پڑھا جائے گا۔ نیز اس تقریر میں صرف وہی باتیں بیان کی جائیں جن کا مذہبی لحاظ سے بیان کرنا ضروری ہو، تقریر میں طعن و تشنیع وغیرہ ہرگز نہ ہونی چاہیے کہ اس سے آپس میں حلاف اور بغض و عناد پیدا ہوگا۔ (کفایت المفتی ص ۲۳ جلد ۳)

خطبہ اور صحابہ رض کا عمل

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، ایران، روم، حبش وغیرہ ممالک میں وہاں کی زبان

جاننے کے باوجود خطبہ عربی میں پڑھتے رہے، وہ اسلام کا ابتدائی زمانہ تھا، کثرت سے تو مسلم تھے اور وہ لوگ ذور حاضر کے لوگوں کی بہ نسبت تعلیم و تبلیغ کے زیادہ حاجتمند تھے، کیونکہ اس زمانہ میں نہ اخبارات و رسائل تھے، نہ مطابع اور چھاپے خانے تھے، نشر و اشاعت کا طریقہ وعظ اور خطبہ ہی تھا اس کے باوجود سامعین کی زبان میں ایک بار بھی خطبہ نہیں پڑھا گیا جیسا کہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خطبہ خالص عربی زبان میں ہونا ضروری ہے کیونکہ مشرق سے مغرب تک سب مسلمان ہمیشہ عربی میں خطبہ پڑھتے رہے جبکہ سننے والے عجمی یعنی غیر عرب تھے جو زبان عربی نہیں جانتے تھے۔ (مصنفی شرح موطا ص ۱۵۴ اج اول)

خطبہ وعظ و تقریر کی طرح نہیں ہے

اُردو میں خطبہ کا سوال عموماً اس لیے پیدا ہوتا ہے کہ خطبہ کو وعظ اور تقریر سمجھ لیا جاتا ہے لیکن حقیقت یہ نہیں ہے، اگر خطبہ محض وعظ اور تقریر ہوتا تو اس کے لیے وہ شرطیں نہ ہوتیں جو حضرات فقہاء نے تحریر فرمائی ہیں مثلاً:-

(۱) خطبہ جمعہ، جمعہ کے وقت میں یعنی زوال کے بعد ہونا ضروری ہے، اگر زوال سے پہلے خطبہ پڑھا گیا تو وہ غیر معتبر ہوگا اس کا اعادہ ضروری ہوگا۔ اگر خطبہ صرف وعظ و نصیحت ہوتا تو زوال سے پہلے بلکہ خاص زوال کے وقت بھی جائز ہوتا، اس کے ٹوٹانے کا حکم نہ دیا جاتا۔

(۲) خطبہ نماز سے پہلے پڑھنا شرط ہے، اگر جمعہ کی نماز کے بعد خطبہ پڑھا گیا تو جمعہ کی نماز ادا نہ ہوگی، دوبارہ خطبہ کے ساتھ پڑھنی ضروری ہوگی۔ اگر خطبہ کا مقصد صرف وعظ ہوتا تو وہ نماز کے بعد پڑھنے سے بھی پورا ہو سکتا تھا۔

(۳) خطبہ کے وقت مردوں کا ہونا ضروری ہے اگر فقط عورتوں کے سامنے خطبہ پڑھا گیا تو وہ ناکافی ہوگا، مردوں کے آنے کے بعد خطبہ دوبارہ پڑھنا پڑے گا۔

(۴) شور و شغب یا کسی اور وجہ سے سامعین سن نہ سکیں تب بھی خطبہ پڑھا جائے گا

اور وہ خطبہ معتبر ہوگا۔

(۵) اگر حاضرین سبھی بہرے ہوں یا سب سورہے ہوں تب بھی خطبہ پڑھنا ضروری ہے، اگر اس حال میں خطبہ نہ پڑھا گیا تو جمعہ کی نماز صحیح نہ ہوگی۔

(۶) خطبہ کے وقت اگر سامعین سب علماء و فضلاء ہوں، کوئی بھی جاہل نہ ہو تب بھی خطبہ پڑھا جائے گا ورنہ نماز جمعہ صحیح نہ ہوگی۔ اگر خطبہ کا اصلی مقصد صرف وعظ و نصیحت ہی ہو تا تو حضرات علماء کے سامنے اس کی ضرورت نہیں تھی نماز بغیر خطبہ کے درست ہو جاتی۔

اس طرح کے احکام و شرائط سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ خطبہ کی اصل حقیقت ذکر اللہ ہے، البتہ دوسرے درجہ میں اس کا مقصد وعظ و تذکیر بھی ہے، لہذا تکبیر تحریمیہ، شمار، تعویذ، تسمیہ، تحمید، تشہید، درود، دعا، قنوت وغیرہ کے مانند خطبہ بھی عربی میں پڑھنا چاہیے اگر عربی میں خطبہ سمجھ میں نہیں آیا تو نماز میں جو کچھ پڑھا جاتا ہے وہ بھی کہاں سمجھ میں آتا ہے قرأت بھی ہم کہاں سمجھ سکتے ہیں؟

تو کیا ان تمام کو اردو کا جامہ پہنایا جائے؟

اس مرض کا اصلی علاج یہ ہے کہ عربی اتنی سیکھ لی جائے کہ خطبہ وغیرہ کا مطلب سمجھ سکیں۔ عبادت کی صورت مسخ (بگاڑنا) کرنا یہ اس کا علاج نہیں ہے۔ (فتاویٰ رحیمیہ ص ۲۶۹ جلد اول)۔

عربی خطبہ سے اسلامی اتحاد کی حفاظت ہے

عربی زبان میں خطبہ کی اہم مصلحت اسلامی اتحاد کی حفاظت بھی ہے، مسلمان دنیا کے کسی گوشہ میں پہنچ جائے اس کو دوسری عبادت کے مثل خطبہ میں بھی یہ محسوس نہ ہو کہ وہ اجنبی اور غریب الوطن ہے۔ اگر ہر جگہ وہاں کی مادری اور ملکی زبان میں خطبہ پڑھا جائے گا تو ایک مسلمان کو دوسرے ملک میں عبادت کے سلسلہ میں بھی غربت اور اجنبیت محسوس ہوگی، وہ نہ وہاں خطبہ پڑھ سکے گا، نہ اس کو سمجھ سکے گا اور اس

طرح اسلامی اتحاد پارہ پارہ ہو کر رہ جائے گا۔

عربی کے ساتھ اردو ترجمہ کرنا بھی مفید نہیں ہے کیونکہ سامعین مختلف ممالک و زبان کے لوگ ہوتے ہیں، کس کس کی زبان میں ترجمہ کیا جائے گا؟ نیز اس طرح ترجمہ کرنے میں طوالت ہوتی ہے اور خطبہ میں اس طرح طوالت خلاف سنت اور مکروہ ہے۔ (فتاویٰ رحیمیہ ص ۲۴۱)

عہد نبوی اور خطبہ جمعہ

جس طرح آج تبلیغ احکام اور اس کی تعلیم و اشاعت کی حاجت ہے اُس وقت (عہد نبوی میں) اس سے زیادہ تھی کیونکہ اب تو کتب و رسائل ہر قوم کی زبان میں ہزار ہا موجود ہیں۔ اس وقت سلسلہ طباعت و تصنیف بالکل نہ تھا۔ نیز یہ بھی نہ تھا کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے مخاطب ہمیشہ اہل عرب ہی ہوں، بلکہ تاریخ اسلام شاہد ہے کہ روم و فارس اور مختلف بلادِ عجم کے لوگ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلسِ خطبہ میں شریک ہوتے تھے۔ اب اگر یہ فرض کر لیا جائے کہ آپ بوجہ مادری زبان عربی ہونے کے دوسری زبان میں خطبہ نہ دیتے تھے تو اگر خطبہ و وعظ و تبلیغ ہی تھا اور تبلیغ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہر ہے کہ تمام اقوامِ عرب و عجم کے لیے عام ہے تو عجمیوں (غیر عرب) کی رعایت سے ایسا کیا جاسکتا تھا کہ کسی صحابی کو حکم فرماتے کہ جو خطبہ کے بعد ہی اس کا ترجمہ عجم کی زبان میں سنا دیتے، جیسا کہ بعض وفود وغیرہ سے مکالمہ کے وقت ترجمان سے کام لیا جاتا تھا لیکن تمام عمر نبوی میں اس قسم کا ایک بھی واقعہ مروی نہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ایک سیل رواں کی صورت میں بلادِ عجم میں داخل ہوئے اور دنیا کا کوئی گوشہ نہ چھوڑا، جہاں اسلام کا کلمہ نہیں پہنچا دیا اور شعائر اسلام، نماز جمعہ وغیرہ قائم نہیں کر دیئے۔ ان حضرات کے خطبے تاریخ کی کتابوں میں آج بھی بالفاظِ مذکور و مدقون ہیں، ان میں سے کسی ایک نے بھی کبھی بلادِ عجم میں اپنے مخاطبین کی ملکی زبان میں خطبہ نہیں دیا، حالانکہ وہ ابتداً فتح و سلام کی تعلیمات کی اشاعت کا بالکل ابتدائی زمانہ تھا جبکہ تمام لوگ تبلیغ احکام کے آج سے کہیں زیادہ

محتاج تھے۔

یہاں یہ شبہ نہ ہو کہ ان کو عجمی زبان سے واقفیت نہ تھی۔ کیونکہ بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم کا عجمی زبانوں فارسی یا رومی یا حبشی وغیرہ سے واقف ہونا بلکہ بخوبی تقریر کر سکرنا ان کی سوانح اور تذکروں میں بصرحت مذکور ہے۔

حضرت زید ابن ثابت رضی اللہ عنہ کے متعلق ثابت ہے کہ وہ بہت سی مختلف زبانیں جانتے تھے۔ اور حضرت صہیب رضی اللہ عنہ روم کے باشندے تھے، اسی طرح بہت سے صحابہ میں جن کی مادری زبانیں عربی کے علاوہ دوسری تھیں۔ اس کے علاوہ اگر معانی خطبہ کو عجمیوں کے علم میں لانا خطبہ کے وقت ہی ضروری سمجھا جاتا اور خطبہ کا مقصد صرف تبلیغ ہی ہوتی تو جو سوال آج کیا جاتا ہے کہ خطبہ عربی میں پڑھنے کے بعد اس کا ترجمہ اردو یا کسی ملکی زبان میں کر دیا جائے۔ کیا یہ اس وقت ممکن نہ تھا؟ جیسا کہ دوسری ملکی و سیاسی ضرورتوں کے لیے ہر صوبہ میں عمال حکومت اپنے پاس ترجمان رکھتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے ایک مستقل ترجمان انھیں ضرورتوں کے لیے اپنے پاس رکھا تھا (بخاری میں موجود ہے) لیکن اس کے باوجود نہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نہ کسی دوسرے صحابی رضی اللہ عنہ سے یہ غیر عربی زبان میں خطبہ دینا یا خطبہ کا ترجمہ کرنا یا خود کرنا بالکل منقول نہیں اس تفصیل سے معلوم ہو گیا کہ خطبہ کے لیے سنت یہی ہے کہ وہ صرف عربی زبان میں پڑھا جائے اور ضرورت کے وقت بھی اس کا ترجمہ وغیرہ نہ کیا جائے۔

(خطبات جمعہ و عیدین از ص ۶۲ تا ص ۶۴)

خطبہ جمعہ و عیدین میں فرق ہے

(۱) خطبہ عیدین جمعہ کی طرح نماز کے لیے شرط نہیں بلکہ بغیر خطبہ بھی نماز عیدین صحیح

ہو جاتی ہے۔

(۲) خطبہ عیدین فرض و واجب نہیں بلکہ سنت ہے۔

(۳) خطبہ عیدین بعد نماز عید پڑھا جاتا ہے۔

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ یہ ہیں کہ ”فرق درمیان خطبہ جمعہ و عیدین کے یہ ہے کہ خطبہ عیدین میں سنت ہے شرط نہیں اور یہ کہ عیدین میں خطبہ نماز کے بعد ہے بخلاف جمعہ کے۔“

بحر الرائق میں ہے کہ اگر عیدین میں بالکل خطبہ نہ پڑھا جائے تو نماز صحیح ہو جائیگی اگرچہ ترک سنت سے گنہگار ہوں گے، اسی طرح نماز سے پہلے خطبہ پڑھنے میں خلاف سنت کا گناہ ہوگا، مگر نماز درست ہو جائے گی۔

امور مذکورہ پر نظر کرتے ہوئے اگر خطبہ عیدین میں عربی خطبہ پڑھ کر اردو یا مقامی زبان میں ترجمہ سنا دیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ اول تو اس خطبہ کی وہ شان نہیں کہ شرط نماز یا دو رکعت کے قائم مقام ہو۔ دوسرے چونکہ خطبہ عیدین نماز کے بعد ہوتا ہے تو جب خطبہ عربی سے فراغت ہوگی تو نماز خیر اور اس کی سنت ادا ہوگی۔ اب خالی وقت ہے اس میں بطور تبلیغ احکام کے ترجمہ سنا دیں تو کوئی مضائقہ نہیں اور تطویل خطبہ بھی لازم نہیں آتا کیونکہ ترجمہ کے وقت اگر کوئی شخص جانا چاہے تو کوئی حرج شرعی ان پر عام نہیں ہوتا بخلاف خطبہ جمعہ کے کہ وہاں ابھی تک نماز نہیں ہوئی، نماز کا انتظار لامحالہ ضروری ہے (خلاصہ ”الاعجوبہ فی عربیہ“ از مفتی محمد شفیع ج ۲)۔

خطبہ کا عام محل

جمعہ کی نماز میں مسلمانوں کے اجتماع عظیم اور اظہار شوکت اسلام کو بڑا دخل ہے۔ اجتماع عظیم کے سامنے خطبہ دینے کا مقصد ان کی دینی، اجتماعی ضرورتوں کو رفع کرنا اور ان کے متعلق احکام اسلام کی تبلیغ کرنا، ایک ختم غفیر کا اجتماعی حیثیت سے رب العالمین کی بارگاہِ مُعلیٰ میں سر بہ سجود ہونا ہے۔

ایک خطبہ ہمیشہ کے لیے متعین کر لینا اور ہر جمعہ کو وہی پڑھ دینا اگرچہ فرضیت کو پورا کر دیتا ہے۔ لیکن اس میں مشابہت نہیں کہ مقصد خطبہ سے دور ہے۔

لیکن خطبہ میں نظم و اشعار پڑھنا غیر ضروری باتیں کرنا، عربی نثر کے سوا اور کسی طرح

خطبہ پڑھنا بھی سنتِ قدیمہ متوارثہ کے خلاف ہے۔

بہتر صورت یہ ہے کہ اذانِ خطبہ سے پہلے مقامی زبان میں تمام ضروری باتیں بیان کر دی جائیں جن میں مسائل بھی ہوں اور دوسری ضروری باتیں بھی ہوں، اس کے بعد خطبہ کی اذان ہو اور زیادہ سے زیادہ پانچ منٹ میں دونوں خطبے خالص عربی زبان میں ادا کر لیے جائیں، اس میں ضرورت بھی پوری ہو جائے گی اور خطبہ کی وضع سنون بھی قائم رہے گی۔ (کفایت المفتی ص ۲۲ جلد ۳)

لوگوں کو دنیٰ ضروریات اور ضروری مسائل سے آگاہ تو کر دیا جائے لیکن تطویل نہ کی جائے۔ تھوڑا سا وقت جو قابلِ برداشت ہو اس میں صرف کیا جائے۔ (کفایت المفتی ص ۲۱۹ ج ۳)

تفہیم کی ضرورت سے انکار نہیں لیکن طریقہ ماثورہ کی حفاظت بھی ضروری ہے (کفایت المفتی ص ۲۱۳ جلد ۳)

خطیب پر یہ لازم نہیں کہ سامعین کو سمجھانے کے لیے غیر عربی میں خطبہ پڑھے۔ یہ تو سامعین یعنی سننے والوں کی کمزوری ہے کہ عربی زبان سے نا بلد ہیں۔ (کفایت المفتی ص ۲۱۲ ج ۳)

اگر کسی کے پاس حکومت وقت یا کسی اور کے پاس سے دوسری زبان میں کوئی حکم یا پیغام آجائے تو بتا۔ اس کو سمجھے بغیر کیسے چین آئے گی۔ اس لیے کم از کم کچھ تو عربی زبان کی سوجھ بوجھ ہونی چاہیے۔ محمد رفعت قاسمی عفا اللہ عنہ۔

جمعہ کا خطبہ شرائط میں سے ہے

(۱) جمعہ کے خطبہ کو با اتفاق فقہاء شرائط جمعہ میں شمار کیا گیا ہے۔ اگر خطبہ کا مقصد وعظ و تبلیغ ہی تھا تو جمعہ کے شرائط میں داخل کرنے کے کوئی معنی نہ تھے کہ ادائے جمعہ اس پر موقوف ہو جائے۔

(۲) خطبہ کے لیے ظہر کا وقت ہونا شرط ہے۔ (بجرا الرائق ص ۱۵۸ جلد اول)

خطبہ کے لیے ظہر کا وقت شرط ہے، اگر قبل ظہر خطبہ پڑھ لیا اور نماز جمعہ ظہر کے وقت کے اندر پڑھی تو یہ خطبہ اور نماز دونوں صحیح نہیں ہوتے۔

اگر خطبہ کا مقصد ذکر محض نہ تھا بلکہ وعظ و تبلیغ مقصد ہو تو ظہر کے وقت کی کیا تخصیص ہے۔ اگر زوال سے پہلے کوئی خطبہ پڑھ لے اور نماز بعد زوال پڑھے تو کیا مقصد و غنط ادا نہ ہوگا کہ فقہار اس صورت میں جمعہ کو بھی ناجائز قرار دیتے ہیں۔

(۳) ادائے خطبہ کے لیے صرف پڑھ دینا کافی ہے کسی کا سنا ضروری نہیں، اگر چند بہرے آدمیوں کے سامنے یا سوتے ہوئے لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھ دیا پھر نماز جمعہ پڑھی تو خطبہ ادا ہو گیا اور نماز صحیح ہو گئی۔ اگر مقصد و غنط و تذکیر ہو تو مذکورہ کے جواز کی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔

(۴) اگر خطبہ پڑھنے کے بعد امام کسی کام میں مشغول ہو گیا اور نماز میں کوئی معتد بہ فصل ہو گیا تو قول مختار کے موافق خطبہ کا اعادہ کرنا ضروری ہے اگرچہ سننے والے دوبارہ بھی وہی ہوں گے جو پہلے سن چکے ہیں۔

اگر وعظ و پنڈ، خطبہ کا مقصد ہوتا تو اس اعادہ سے کیا فائدہ متصور ہے۔

(۵) بہت سے فقہار نے خطبہ جمعہ کو دو رکعتوں کے قائم مقام قرار دیا ہے۔

(۶) خطبہ کی جو پندرہ سنتیں مذکور ہوئی ہیں وہ بھی یہی بتلاتی ہیں کہ خطبہ کا اصلی مقصد ذکر اللہ ہے وعظ و تبلیغ اس کے مقاصد اصلیہ میں داخل نہیں ورنہ ان آداب اور سنن کا وعظ و تذکیر سے کوئی علاقہ معلوم نہیں ہوتا۔

امور مذکورہ سے یہ بات اچھی طرح روشن ہو گئی کہ خطبہ جمعہ کا مقصد اصلی شریعت کی نظر میں صرف ذکر اللہ ہے وعظ و تذکیر اس کی حقیقت و مقصد کا جز نہیں۔ البتہ اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ خطبہ میں کلمات وعظ و تذکیر کا ہونا سنت ہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی ثابت ہوا کہ ان تمام کلمات کا خاص عربی زبان میں ہونا سنت ہے، تو جس طرح وعظ و تذکیر وغیرہ کے کلمات کا خطبہ میں چھوڑ دینا خلاف سنت ہوا اسی طرح غیر عربی زبان میں پڑھنا یا عربی میں پڑھ کر اس کا ترجمہ سنانا یہ بھی خلاف سنت اور مکروہ ٹھہرا۔ خطبات ماثورہ ص ۲۱ بحوالہ رسالہ الاعجوبۃ فی عربیۃ از مولانا مفتی محمد شفیع علیہ الرحمۃ مفتی اعظم پاکستان۔

نکاح کے فضائل

مسئلہ :- نکاح کرنا سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور نکاح کے بہت سے فوائدِ احادیث میں وارد ہوئے ہیں۔ مثلاً جو شخص باوجود استطاعت کے نکاح سے بے رغبتی اور اعراض کرے، اس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ”وہ شخص میرے طریق پر نہیں ہے۔“ (فتاویٰ دارالعلوم ص ۱۱۱ جلد ۱ بحوالہ مشکوٰۃ ص ۲۶۸ جلد ۲)۔

مسئلہ :- جوانِ اولاد کے نکاح میں حتیٰ الوسع جلدی کرنا ضروری ہے، خصوصاً لڑکی کے نکاح میں باوجود موقع مناسب ملنے کے دیر کرنا بہت بُرا ہے۔ حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اگر اس اولاد سے گناہ سرزد ہو تو وبال اس کا باپ پر ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص ۱۱۱ جلد ۱ بحوالہ مشکوٰۃ ص ۳۱۱ جلد اول)۔

مسئلہ :- نکاحِ ثانی (دوسرا نکاح) شرعاً جائز اور مستحب ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے۔ نکاحِ ثانی کو رسم کی وجہ سے عیب جاننا گناہ ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص ۱۱۱ جلد ۱)

(آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات میں اکثر بیوہ عورتیں تھیں، اسی طرح بہت سے صحابہ نے بیواؤں سے شادیاں کی ہیں۔ رفعت قاسمی)

مسئلہ :- شریعت سے مرد کو چار بیویاں رکھنے کی اجازت اور اباحت ہے، لیکن ساتھ میں حکم بھی ہے کہ ان میں عدل و مساوات کرے، اور اگر ایسا نہ کر سکے تو پھر ایک ہی بیوی پر اکتفا کرے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص ۱۱۱ جلد ۱ بحوالہ قرآن کریم پارہ ۱ ص ۱۱۱)۔

مسئلہ :- دوسری شادی پہلی بیوی کی اجازت کے بغیر جائز ہے، لیکن یہ ضروری ہے کہ ہر دو بیویوں کے حقوق پورے پورے ادا کرے اور برابر ہی اور عدل کرے۔

(فتاویٰ دارالعلوم ص ۱۱۱ جلد ۱)

بحوالہ درمختار ص ۱۱۱ جلد ۲)۔

نکاح میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے طرز عمل اور ارشادات سے نکاح و شادی کو جو عمومی طریقہ مقرر فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ مرد کی طرف سے عورت کے اولیاء اور سرپرستوں کو پیام دیا جائے اور رشتہ کی طلب و استدعا کی جائے۔ وہ اگر رشتہ کو مناسب اور قرین منسلحت سمجھیں تو عورت کے عاقلہ بالغہ اور صاحب راستے ہونے کی صورت میں اس کی مرضی معلوم کر کے اور کم سن (کم عمر) ہونے کی صورت میں اپنی مخلصانہ اور خیر خواہانہ صوابدید کے مطابق رشتہ منظور کر لیں اور نکاح کر دیں۔ اور ظاہر ہے کہ یہی طریقہ فطرت و حکمت کے عین مطابق ہے۔

نکاح و شادی کی اصل ذمہ داریاں چوں کہ منکوحہ عورت پر عائد ہوں گی اور وہی ساری عمر کے لیے اُن کی پابند ہوگی اس لیے اس کی راستے اور رعنا مندی لینا بھی ضرور قرار دیا گیا ہے، اور اس کے نفس کا اصل مختار خود اسی کو قرار دیا گیا ہے، ولی اور سرپرست کو حق نہیں ہے کہ اُس کی مرضی کے خلاف کسی سے اس کا نکاح کر دے۔

اسی کے ساتھ عورت کو شرف نسوانیت کی رعایت سے ہدایت فرمائی گئی کہ معاملہ اولیاء اور سرپرستوں ہی کے ذریعہ طے ہو اور وہی عقد و نکاح کرنے والے ہوں یہ بات عورت کے مقام شرف کے خلاف ہے کہ کسی کی بیوی بننے کا معاملہ وہ خود براہ راست طے کرے اور خود سامنے آ کر اپنے کو کسی کے نکاح میں دے۔ (کورٹ میرج کرے)۔

علاوہ ازیں چوں کہ کسی لڑکی کے نکاح کے کچھ اثرات اُس خاندان پر بھی پڑتے ہیں اس وجہ سے بھی اولیاء و خاندانی بزرگوں کو کسی درجہ میں ذخیل قرار دیا گیا ہے، اِس کے علاوہ یہ بھی حقیقت ہے کہ اگر سارا معاملہ عورت ہی کے ہاتھ میں دے دیا جائے اور اولیاء بے تعلق رہیں تو اس کا بہت زیادہ امکان ہے کہ بے چاری عورت و صو کہ کھا جائے اور کسی کے ذمہ فریب میں آ کر خود اپنے حق میں غلط فیصلہ کر لے، ان سب

وجوہ کی بنا پر ضروری قرار دیا گیا ہے کہ (خاص استثنائی صورتوں کے علاوہ) نکاح و شادی اولیا رہی کے ذریعہ ہو۔ (معارف الحدیث ص ۱۷۷ جلد ۱)۔

نکاح کی فقہی حیثیت

مسئلہ :- عام حالات میں نکاح کرنا سنت مؤکدہ اور غلبہ شہوت کے وقت واجب ہے، لیکن اگر بیوی کے حقوق کی ادائیگی میں ظلم کا احتمال ہو تو مکروہ ہے (کتاب الفقہ ص ۲۴ جلد ۱)۔

نکاح کے ارکان

مسئلہ :- نکاح کے دو رکن (اجزائے لازمی) ہیں۔ (۱) ایجاب۔ (۲) قبول۔ عورت یا مرد کی طرف سے جو کلام پہلے بولا جاتا ہے اس کو ایجاب اور دوسرے کو قبول کہتے ہیں۔ (عالمگیری ص ۵ جلد ۶)۔

نکاح کے یہ دو ایسے رکن ہیں کہ ان کے بغیر نکاح کی تکمیل نہیں ہو سکتی ہے، ایک تو ایجاب یعنی وہ الفاظ جو ولی یا ولی کے قائم مقام کی طرف سے (اگر لڑکی نا سمجھ یا چھوٹی ہے) کہے جائیں، دوسرے قبول یعنی وہ الفاظ جو خاوند یا اس کے قائم مقام کی طرف سے کہے جائیں (جب کہ دولہا بہت ہی چھوٹا ہو اور بولنا بھی نہ جانتا ہو)۔ (کتاب الفقہ ص ۲۴ جلد ۱)۔

مسئلہ :- نکاح نام ایجاب و قبول کا ہے۔ یہ دونوں (عورت کی اجازت اور مرد کا قبول کرنا) رکن نکاح ہیں اور سننا ہر ایک کا عاقدین میں سے دوسرے کے لفظ کو اور سننا گواہوں کا ایجاب و قبول کو، یہ شرائط میں سے ہیں۔ اور سنن و مستحبات میں سے اعلان نکاح وغیرہ ہے۔

(فتاویٰ دارالعلوم ص ۵۳ جلد ۱ بحوالہ الدر المختار ص ۳۶ جلد ۲)

ایجاب و قبول کا مطلب

”ایجاب“ کہتے ہیں ہامی بھرنے، اقرار کرنے کو، یعنی لڑکی اقرار کرے کہ میں فلاں شخص سے نکاح پر آمادہ ہوں، تیار ہوں، اور یہ اقرار ضروری نہیں ہے کہ لڑکی کی طرف سے الفاظ میں یعنی لفظاً ہو۔ اشارۃً کنایۃً بھی کافی سمجھا جا سکتا ہے۔ اور ”قبول“ نام ہے مرد کے اس اعلان کا کہ میں نے فلاں بنت فلاں کو اپنی زوجیت میں لے لیا۔ یہاں مرد کے ساتھ اقرار کے بجائے اعلان کا لفظ اس لیے استعمال کیا گیا کہ مرد کا اشارۃً یا کنایۃً اقرار کافی نہیں ہے بلکہ اسے صاف الفاظ میں بہ آواز بلند کہنا ہو گا کہ میں نے قبول کی، یا میں نے قبول کیا۔ اور مرد کا یہ اعلان دلہن بھی سنے، یہ شرعاً بالکل ضروری نہیں ہے بلکہ وکیل اور گواہوں کا سننا کافی ہے (محمد رفعت قاسمی عفریہ مسئلہ :- ایجاب و قبول کا ایک ساتھ ہونا شرط نہیں ہے۔ (کتاب الفقہ ج ۲۶)

نکاح کی شرائط

مسئلہ :- نکاح میں متعدد شرطیں ہیں (۱) عقد نکاح کرنے والے کا سمجھدار ہونا، (۲) بالغ ہونا (۳) آزاد ہونا۔

ان میں سے امر اول نکاح منعقد ہونے کے لیے شرط ہے، لہذا اگر کوئی مجنون یا نامسمجھ بچہ نکاح کا معاملہ کرے تو وہ نکاح منعقد نہ ہوگا، اور آخری دو باتیں نکاح کے نافذ ہونے کے لیے شرط ہیں، اس لیے سمجھدار نابالغ بچہ کا کیا ہوا نکاح اس کے ولی اور سرپرست کی اجازت سے نافذ ہوگا۔ (بدائع)۔

(۴) محل نکاح (عورت کا ہونا، یعنی اس عورت کا ہونا جس سے بذریعہ نکاح لطف اندوز ہونے کی اجازت شریعت نے دی ہے۔

(۵) عقد کرنے والوں میں سے ہر ایک دوسرے کا کلام سنے۔ (یا ان کا قائم مقام سنے)۔ (۶) گواہ بنانا۔ اکثر علماء کا فیصلہ ہے کہ گواہ بنانا صحت نکاح کے لیے شرط ہے

اور گواہی کے لیے چار شرطیں ہیں (۱) آزاد ہونا (۲) سمجھدار ہونا (۳) بالغ ہونا (۴) مسلمان ہونا۔
مسئلہ :- اور گواہی کے لیے عدد معین دو مرد یا ایک مرد دو عورتیں ہونا شرط ہے، لہذا ایک مرد کی گواہی سے نکاح نہ ہوگا۔ (بدائع)

گواہ کے لیے عرف مرد ہونا ضروری نہیں، اس لیے ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی سے نکاح ہو جائے گا (ہدایہ)۔

مسئلہ :- محض دو عورتوں یا دو مختشوں کی گواہی سے نکاح نہ ہوگا، جب تک ان کے ساتھ کوئی مرد نہ ہو۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

مسئلہ :- صرف ایک مرد کی گواہی سے نکاح نہ ہوگا۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص ۱۰۵ جلد ۱)
مسئلہ :- دو گواہوں کا ہونا اور ایجاب و قبول کو سننا فرض ہے اور شرط ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص ۱۰۵ جلد ۱)

(۷) نکاح کی ساتویں شرط یہ ہے کہ دونوں گواہ نکاح کرنے والے کا کلام ایک ساتھ سنیں۔ (فتح القدیر)۔

مسئلہ :- اگر گواہ بہرے تھے تو نکاح نہ ہوگا جب تک کہ وہ سن نہ لیں۔

مسئلہ :- پہلے اور ایسے گونگے کی گواہی سے نکاح ہو جائے گا جو سننا ہو۔

مسئلہ :- اگر دو گواہوں میں سے ایک بہرا ہے، دوسرے گواہ نے عاقدین (مرد و عورت) کا کلام سنا اور پھر اس نے یا کسی دوسرے شخص نے بہرے کے کان میں باوازہ بلند کہہ دیا تب بھی نکاح نہ ہوگا جب تک دونوں گواہ ایک ساتھ نہ سنیں۔

(۸) آنکھوں کی شرط :- لڑکی اگر بالغ ہو تو اس کی رضامندی ضروری ہے، بالغہ کا ولی نکاح کے لیے مجبور نہیں کر سکتا۔

(۹) ایجاب و قبول (عورت و مرد کے کلام) ایک ہی مجلس میں ہوں، لہذا مجلس بدل جائے، مثلاً دونوں مجلس میں موجود تھے۔ مرد و عورت میں سے کسی ایک نے ایجاب کیا اور دوسرا قبول کرنے سے پہلے ہی مجلس سے اٹھ گیا یا ایسے کام میں مشغول ہو گیا جس سے مجلس بدل جاتی ہے تو نکاح نہ ہوگا۔ (ذوالمگیری ص ۶ جلد ۶)

(یعنی نکاح کرنے والے، خواہ مرد و عورت خود ہوں، یا دونوں کے سرپرست ہوں، یا ایک کا سرپرست ہو، اور دوسرا خود ہو، دونوں میں سے پہلے شخص کے کلام کو ایجاب اور دوسرے کے کلام کو قبول کہا جاتا ہے محمد رفعت قاسمی غفرلہ)۔

مسئلہ:- گواہوں کے لیے یہ ضروری نہیں کہ وہ نکاح کے مخصوص الفاظ کے معنی بھی جانتے ہوں، لیکن یہ شرط ہے کہ وہ اتنا جانتے ہوں کہ ان الفاظ سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے۔ (کتاب الفقہ ص ۳۵ جلد ۴ و در مختار ص ۳۷ جلد ۲)۔

مسئلہ:- نابینا اشخاص یا تہمت یا زنا کے جرم میں مزایافتہ اشخاص کی شہادت (گواہی) سے بھی نکاح منعقد ہو جاتا ہے، اگرچہ انہوں نے توبہ نہ کی ہو، یا بدکار ہوں۔
مسئلہ:- بیٹے کی شہادت (گواہی) سے بھی نکاح ہو جاتا ہے اگرچہ نکاح کے علاوہ اس کی گواہی باپ یا ماں کے حق میں تسلیم نہیں کی جاتی۔ غرض نکاح کی گواہی کے لیے اصول اور فروع (یعنی اوپر اور نیچے دونوں طرف کے رشتہ داروں) کی گواہی درست ہے (کتاب الفقہ ص ۳۳ جلد ۴ و علم الفقہ ص ۳۱ جلد ۲)۔

مسئلہ:- دونوں گواہ ایسے ہوں کہ ان کو عدالت میں پیش کر سکیں۔

مسئلہ:- گواہوں کو مجلس نکاح میں موجود ہونا چاہیے تاکہ وہ ایجاب و قبول کو سنیں۔ (علم الفقہ ص ۳۱ جلد ۲)۔

گونگے و نابینا کا نکاح کیسے پڑھا؟

مسئلہ:- جس طرح اور ضروریات نابینا و بہرے کو سمجھائی جاتی اور اس سے دریاقت کی جاتی ہیں اسی طرح نکاح بھی کر دیا جائے۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۲۲۳ جلد ۱ بحوالہ شامی ص ۲۶۵ جلد ۲)۔

مسئلہ:- عورت کی اجازت سے گونگے سے نکاح درست ہے، اور گونگے کا قبول کرنا اشارہ سے ہو سکتا ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص ۹ جلد ۷)۔

مسئلہ:- گونگے کا نکاح ایسے اشارہ سے صحیح ہو جائے گا جس سے ایجاب یا قبول (ہامی، اقرار) سمجھ میں آتا ہو اور سننے والوں کو اس کی مراد معلوم ہو جائے۔ (راہنہ الفتاویٰ جلد ۲۳، بحوالہ ردالمحتار ص ۴۹ جلد ۲)۔

مسئلہ:- اگر گونگا لکھنا پڑنا جانتا ہو تو لکھ کر اس کے سامنے کر دیا جائے اور وہ لکھ کے کہ مجھے قبول ہے۔ اگر لکھنا نہ جانتا ہو تو اشارہ سے قبول کرنا کافی ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص ۶ جلد ۷ بحوالہ ردالمحتار ص ۵۸۴ جلد ۲)۔

نابالغ بچوں کے نکاح کا طریقہ

مسئلہ:- نکاح کی مجلس میں نکاح پڑھانے والا دو گواہوں کے سامنے اور حاضرین مجلس کے روبرو نابالغ لڑکی (بچی) کے باپ کو خطاب کر کے یوں کہے کہ آپ نے اپنی لڑکی کو بعوض مہرتنے میں فلاں صاحب کے لڑکے کے نکاح میں "بیوی بنا کر دی" نابالغ کے باپ نے کہا، دی "پھر نکاح پڑھانے والا نابالغ بچہ کے باپ سے خطاب کر کے کہے کہ آپ نے فلاں صاحب کی لڑکی کو اپنے لڑکے کے نکاح میں "بیوی بنا کر قبول کی" تو جب نابالغ کے باپ نے کہا کہ "قبول کی" تو اس طرح سے ایجاب و قبول سے نکاح درست ہے۔ (فتاویٰ رحیمیہ ص ۲۳۴ جلد ۵)۔

مسئلہ:- رجسٹر میں لڑکے لڑکی کا نام درج ہو اور ولی بقلم کر کے اپنا نام لکھ دیں، لڑکے اور لڑکی (بچہ و بچی) کے دستخط کی ضرورت نہیں ہے۔ (فتاویٰ رحیمیہ ص ۲۳۴ جلد ۵)۔

غیر مسلم حج کے سامنے نکاح کرنا

مسئلہ:- اگرچہ سرکاری دفتر میں غیر مسلم حج کے روبرو مسلمان مرد یا ایک مسلمان مرد اور دو مسلمان عورتوں کی موجودگی میں باقاعدہ ایجاب و قبول ہو جانے سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے اور حقوق زوجیت بھی حاصل ہو جاتے ہیں، لیکن نکاح کا یہ طریقہ خلاف سنت ہے۔ مستون طریقہ یہ ہے کہ نکاح علی الاعلان ہو اور خطبہ اثورہ پڑھا

جائے، لہذا قانونی کارروائی کے بعد گھبرا کر فوراً مسنون طریقہ سے نکاح کر لیا جائے
تاخیر کرنا غیر ضروری، نامناسب اور خلاف مصلحت ہے۔ (فتاویٰ رحمیہ ص ۲۲۲ جلد ۵)

نکاح کے لیے کیا قاضی کا ہونا ضروری ہے؟

مسئلہ:- قاضی شہر کے علاوہ برضا طرفین اگر دوسرا شخص نکاح پڑھادے تو یہ صحیح
ہے نکاح ہو جائے گا۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص ۱۵۷ جلد ۷)۔

مسئلہ:- شرعاً پورا اختیار ہے کہ جس کے ذریعے دل چاہے نکاح پڑھوایا جائے
کسی خاص نکاح خواں کی کوئی قید نہیں ہے، لہذا جو شخص دیندار اور مسائل نکاح سے
واقف ہو، اس سے نکاح پڑھوایا جائے

مسئلہ:- نکاح خوانی کسی خاص خاندان یا کسی خاص شخص کا شرعاً حق نہیں ہے۔
جس سے نکاح پڑھوایا جائے نکاح منعقد ہو جاتا ہے۔ انتظامیہ قضیہ جداگانہ ہے۔
(فتاویٰ دارالعلوم ص ۱۶۳ جلد ۷)۔

مسئلہ:- مسنون یہ ہے کہ خطبہ نکاح کا وہ شخص پڑھائے جو لڑکی کا ولی ہو کیوں کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کے وقت خود ہی خطبہ
پڑھا تھا، ہاں اگر کوئی جاہل شخص ولی ہو یعنی وہ خطبہ نہ پڑھ سکتا ہو تو اور کسی سے خطبہ
نکاح پڑھوائے۔ (علم الفقہ ص ۲۱۱ جلد ۶)۔

مسئلہ:- بے نمازی کا پڑھنا ہوا نکاح خطبہ درست ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم
ص ۱۳۸ جلد ۷)

(گو بہتر یہ ہی ہے کہ کسی عالم و صالح شخص سے نکاح پڑھوائے۔ رفعت قاسمی)
مسئلہ:- نکاح خوانی کی اجرت درست ہے، اور جو شخص قاضی (نکاح پڑھنے
والے) کو بلا کر لے جائے اور نکاح پڑھوائے، اس کے ذمہ اجرت لازم ہوگی، لڑکے والا
ہو یا لڑکی والا۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۱۸۶ جلد ۹)۔

بلا تخریر کے نکاح؟

مسئلہ:- بلا تخریر کے نکاح منعقد ہو جاتا ہے، تخریر ضروری نہیں ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص ۸۶ جلد ۱ بحوالہ بحر الرائق ص ۸۳ جلد ۳)۔

مسئلہ:- نکاح کو رجسٹر میں درج کرنا شرعاً لازم نہیں ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۲۲۹ ج ۱۱)

مسئلہ:- مستحب ہے کہ نکاح نامہ تخریر کر لیا جائے۔ (بحر الرائق ص ۹۴ جلد ۳)

مسئلہ:- نکاح نامہ میں نکاح کا دن، تاریخ، وقت، مہر کی تعداد، زوجین اور گواہوں کے نام لکھنے چاہئیں، زوجین یا ان کے وکلاء یا اولیاء سے اور گواہوں سے اس پر دستخط کرائیے جائیں۔ (علم الفقہ ص ۳۵ جلد ۶)

نکاح پڑھانے والا لڑکی کا تعارف کیسے کرے؟

مسئلہ:- منکوہہ (لڑکی) کا اس طرح تعین ضروری ہے کہ شوہر اور گواہ بخوبی پہچان جائیں، کسی قسم کا اشتباہ نہ رہے، اگر لڑکی یا والد کے نام لیے بغیر ہی ایسی تعین ہو گئی تو نکاح صحیح ہو گیا۔ مثلاً (۱) لڑکی مجلس میں موجود ہو تو اس کی طرف اشارہ ہی کافی ہے، کسی کے نام لینے کی ضرورت نہیں ہے۔

(۲) لڑکی مجلس میں نہیں مگر اس کے نام سے سب اُسے پہچان لیتے ہیں، اس نام کی کوئی دوسری لڑکی غیر شادی شدہ وہاں نہ ہو تو اس صورت میں صرف لڑکی کا نام لینا کافی ہے، والد کا نام لینا بھی ضروری نہیں ہے۔ (احسن الفتاویٰ ص ۳۵ جلد ۵ بحوالہ رد المحتار ص ۲۹۶ جلد ۲)

مسئلہ:- نکاح پڑھاتے وقت گواہوں اور حاضران مجلس کے سامنے لڑکی کا تعارف کرانے کے لیے قاضی صاحب کو (لڑکی اور) باپ کا نام لینا کافی ہے خواہ تعارف ہو یا نہ ہو (کیونکہ) لڑکی کا نام مع ولایت کے لینا قائم مقام تعارف کے ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص ۱۱۸ جلد ۷)۔

مسئلہ:- رجسٹر میں نام غلط درج ہونے سے نکاح میں کوئی فرق نہیں آتا، شرعاً

اس بات کا اعتبار ہے کہ نکاح پڑھانے والے نے نکاح کے وقت کیا نام لیا۔ اگر اس وقت صحیح نام لیا تھا (چاہے رجسٹر میں غلط لکھا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے) تو نکاح منعقد ہو گیا ورنہ نہیں۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص ۱۱۳ جلد ۱ بحوالہ ردالمحتار ص ۳۷۸ جلد ۲)۔

طریقہ نکاح

لڑکی سے جب اجازت لی جائے تو ضروری ہے کہ دو صاحب اس وقت موجود ہوں جو گواہی دے سکیں کہ ان کے سامنے ان صاحب نے اجازت لی ہے۔ جب مجلس نکاح میں یہ آجائیں تو پہلا کام یہ ہے کہ نکاح پڑھانے والے صاحب ان سے تحقیق فرمائیں کہ انھوں نے لڑکی سے اجازت لی ہے، لڑکی نے زبان سے اجازت دی ہے یا خاموش رہی ہے، انکار نہیں کیا، کنواری لڑکی کی خاموشی بھی اجازت سمجھی جاتی ہے، نکاح پڑھانے والے صاحب ساتھ ساتھ پھر یہ بھی معلوم کر لیں کہ مہر کتنا ہو گا۔ لڑکی کا نام، ولایت اور مہر معلوم کرنے کے بعد یہ خطبہ شروع کریں، اور خطبہ ختم کرنے کے بعد لڑکے سے فرمائیں کہ فلاں صاحب اپنی لڑکی کا زنا م لے کر نکاح اتنے مہر پر آپ سے کر رہے ہیں، لڑکی نے بھی اجازت دے دی ہے، آپ قبول کرتے ہیں؟ لڑکا جیسے ہی جواب میں کہہ دے کہ میں نے قبول کیا تو نکاح ہو گیا، البتہ ضروری ہے کہ بلند آواز سے کہے کہ دوسرے بھی سن لیں۔

ایک شکل یہ بھی ہے کہ نکاح پڑھانے والے لڑکی کے ولی سے کہیں کہ وہ ان کو نکاح کا وکیل بناویں، تب نکاح پڑھانے والے صاحب کہیں گے کہ میں فلاں لڑکی کا نکاح اتنے مہر پر آپ سے کرتا ہوں، جب ایجاب و قبول ہو چکے تو یہ دعا پڑھیں جو احادیث میں مروی ہے:-

بَارَكَ اللهُ لَكُمْ وَأَوْجَمَعُ بَيْنَكُمْ بِالْخَيْرِ۔ (ترجمہ) اللہ تعالیٰ آپ دونوں

کو برکتیں عطا فرمائے اور دونوں کو بھلائیوں کے ساتھ اکٹھا رکھے۔

(محمد رفعت قاسمی غفرلہ)۔

نکاح میں خطبہ کا حکم

مسئلہ:- نکاح میں خطبہ مسنون ہے، نکاح کی صحت اس پر موقوف نہیں ہے کیونکہ صحت نکاح کی شرط شاہدین (دو گواہ) اور اس کا رکن ایجاب و قبول ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص ۵۷ جلد ۷)۔

مسئلہ:- عورت و مرد اگر دو گواہوں کے سامنے خود ایجاب و قبول کر لیں، تب بھی شرعاً نکاح صحیح ہو جاتا ہے، اسی طرح اگر ان کے ولی یا وکیل ایجاب و قبول کر لینگے تب بھی نکاح صحیح ہو جائے گا، اگرچہ خطبہ نہ پڑھا ہو کیونکہ خطبہ پڑھنا صرف مستحب ہے (مسنون ہے)۔ جیسا کہ نکاح کا مسجد میں ہونا اور جمعہ کا دن ہونا بھی مستحب ہے اور ترک مستحب سے اصل نکاح تو صحیح ہو جاتا ہے، البتہ مستحب کا ثواب حاصل نہ ہوگا۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۲۹۶ جلد ۷)۔

نکاح کا خطبہ کب پڑھنا چاہیے

سوال:- خطبہ نکاح، نکاح سے پہلے پڑھے یا بعد میں پڑھنا چاہیے؟
جواب:- نکاح کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ مجلس نکاح میں اولاً خطبہ پڑھا جائے اور اس کے بعد ایجاب و قبول کیا جائے۔ (فتاویٰ رحیمیہ ص ۱۰۴ جلد ۲)۔

مسئلہ:- نکاح سے پہلے خطبہ پڑھے۔ اس کے لیے ضروری نہیں ہے کہ وہ خطبہ مخصوص الفاظ میں ہو۔ ہاں ایسا خطبہ ہو جو روایات میں آیا ہو وہ سب سے بہتر ہے (فتاویٰ رشیدیہ ص ۳۶۵ جلد اول)۔

مسئلہ:- عقد نکاح کا اعلان (یا تشہیر) مستحب ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۳۶۵ جلد اول)۔
مسئلہ:- اگر نکاح میں خطبہ نہ پڑھا گیا تو نکاح ہو جائے گا مگر خلاف سنت ہوگا برکات سے محروم رہے گا۔

(فتاویٰ رحیمیہ ص ۱۰۵ جلد ۲)۔

نکاح کا خطبہ بیٹھ کر پڑھے یا کھڑے ہو کر؟

مسئلہ :- نکاح کا خطبہ پڑھنا شرط نہیں ہے بلکہ مندوب ہے، بعض حضرات کھڑے ہو کر پڑھتے ہیں، بعض بیٹھ کر، کھڑے ہو کر پڑھنے میں اعلان کی صورت بھی ہے جو کہ مندوب ہے اور عامۃً یہ چیزیں بیٹھ کر ہوتی ہیں، ان کے لیے مستقل قیام نہیں ہوتا، یہی حال خطبہ نکاح کا بھی ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۱۵۲۔ جلد ۱۱)۔

مسئلہ :- اصل خطبوں میں کھڑے ہو کر ہی پڑھنا ہے، مگر بیٹھ کر بھی جائز ہے، ہندوستان میں عام طور پر اب یہی رواج ہے، عرب میں بھی اب یہی رواج ہو گیا ہے۔ (یعنی بیٹھ کر خطبہ نکاح پڑھنا)۔ (فتاویٰ رحیمیہ ص ۲۷۵۔ جلد ۲)۔

ایک مجلس میں چند نکاحوں کے لیے کتنے خطبے ہوں؟

مسئلہ :- اگر ایک ہی مجلس میں چند دولہا ہوں تو صرف ایک مرتبہ خطبہ نکاح پڑھ کر سب سے ایجاب و قبول کرانا درست ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص ۱۱۲۔ جلد ۴ بحوالہ رد المحتار ص ۲۳۹)۔

ایجاب و قبول کتنی بار؟

مسئلہ :- نکاح کا ایجاب و قبول کے الفاظ کو صرف ایک بار کہنا کافی ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۲۳۵۔ جلد ۱۰ بحوالہ شامی ص ۲۶۲۔ جلد ۲)۔

مسئلہ :- لفظ دیا (نکاح میں) اور وہی میں کچھ فرق نہیں آتا اور کیا اور کی میں باعتبار معنی کے کچھ فرق نہیں ہے، یہ محاورات کا فرق ہے، اس سے مسئلہ میں کچھ فرق نہیں آتا اور معنی ایجاب و قبول کے حاصل ہو گئے، اور اگر یہ کہا جائے کہ میں نے قبول کیا، یا میں نے قبول کی، دونوں طرح صحیح ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص ۶۵۔ جلد ۷ بحوالہ ہدایہ ص ۲۸۵۔ جلد ۲ و علم الفقہ ص ۲۵۔ جلد ۶)۔

مسئلہ :- دولہا نے نکاح کے وقت "قبول کیا" کے بجائے اگر الحمد للہ کہا تو اس

سے نکاح منعقد نہیں ہوگا۔ (امداد الاحکام ص ۲۰۱ جلد ۲)۔
 مسئلہ :- ایجاب و قبول کے گواہ آنکھ والے موجود ہوں تو نکاح درست ہو جائے گا اگرچہ
 خطبہ پڑھانے والا اندھا ہو۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۱۹۵ جلد ۱۳)

خطبہ نکاح کا مستنا؟

مسئلہ :- نکاح کا خطبہ خود تو مسنون ہے مگر اس کا مستنا حاضرین پر واجب ہے
 اور کچھ تخصیص نکاح کے خطبہ کی نہیں بلکہ تمام خطبوں کا یہی حال ہے خواہ وہ فی نفسہ مسنون
 ہو یا واجب مگر ان کا اول سے لے کر آخر تک مستنا حاضرین پر ہر حال میں واجب ہے
 لمطحاوی شرح مرقی الفلاح ص ۱۲۲)

مہر کی اہمیت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے زمانہ جاہلیت میں نکاح کا جو شریفانہ
 طریقہ عربوں میں رائج تھا، اس میں مہر مقرر کیا جاتا تھا، یعنی نکاح کرنے والے مرد کے لیے
 ضروری ہوتا تھا کہ وہ بیوی کو ایک معین رقم ادا کرنا اپنے ذمہ لے۔ اسلام میں اس طریقہ کو
 برقرار رکھا گیا۔

یہ مہر اس بات کی علامت ہے کہ کسی عورت سے نکاح کرنے والا مرد اس کا طالب
 اور خواستگار ہے اور وہ اپنی حیثیت اور استطاعت کے مطابق اس کو مہر کا نذرانہ
 پیش کرتا ہے یا اس کی ادائیگی اپنے ذمہ لیتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہر کی کوئی زیادہ مقدار معین نہیں فرمائی کیونکہ نکاح کرنے
 والوں کے حالات اور ان کی وسعت و استطاعت مختلف ہو سکتی ہیں۔ البتہ خود آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادیوں کا مہر پانچ سو درہم، ۱۰۰ راکھوگرام چاندی مقرر
 فرمایا اور آپ کی اکثر ازواج مطہرات رض کا مہر بھی یہی تھا۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے
 زمانہ میں اور آپ کے سامنے اس سے بہت کم اور بہت زیادہ مہر باندھے جاتے تھے،

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں اور ازواج مطہرات والے مہر کی پابندی ضروری نہیں سمجھی جاتی تھی۔ مہر کے بارے میں قرآن و حدیث کی ہدایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ محض فرضی اور رسمی بات اور زبانی جمع خرچ کی قسم کی چیز نہیں ہے، بلکہ شوہر کے ذمہ اس کی ادائیگی لازم ہے، لہذا یہ کہ بیوی خود ہی وصول کرنا چاہے۔ (معارف الحدیث ص ۲۲۷ جلد ۷)۔

مہر میں طے شدہ مقدار گنتی کا اعتبار ہے

مہر یا کسی بھی سلسلہ کے قرض میں اس معنوی اور عملی قدر و قیمت کو نہیں دیکھا جاتا کہ آج سے پچاس سال پہلے پانچ ہزار روپے مہر کی حیثیت آج کے ایک لاکھ روپے سے زیادہ ہوتی ہے، بلکہ طے شدہ گنتی اور مقدار کو دیکھا جاتا ہے، مثلاً زید نے بکر سے بیس سال قبل ایک ہزار روپے بنور قرض لیے تھے تو آج وہ ایک ہزار ہی ادا کرے گا۔ بکر یہ مطالبہ نہیں کر سکتا کہ بیس سال پہلے جو میں نے ایک ہزار روپے دیئے تھے، آج وہ پچاس ہزار روپے کے برابر ہو گئے ہیں، لہذا پچاس ہزار روپے ادا کرو۔ اسی طرح مہر بھی ایک قرض ہے، سکہ رائج الوقت کی جو گنتی مقرر کی گئی تھی وہ ہی گنتی واجب الادا رہے گی، چاہے پچاس سال گذر جائیں۔

اگر سکہ رائج الوقت کے علاوہ سونا، چاندی و زن کے لحاظ سے مقرر کیا جائے یا مہر فاطمی (ایک کلوچھ سو پینتیس ملی گرام چاندی مقرر کیا جائے تو اس میں عورت کو فائدہ ہوتا ہے، کیونکہ سونے و چاندی کی قیمت برابر بڑھتی رہتی ہے۔ اور سنت نبویہ میں برکت بھی ہے۔ (محمد رفعت قاسمی غفرلہ)۔

مہر معجل اور موجل کی تعریف

مسئلہ :- مہر معجل اور موجل کے جو لغوی معنی ہیں وہی اصطلاح فقہاء میں ہے یعنی مہر فی الحال (فوری طور پر) دیا گیا یا فی الحال دینا اس کا قرار پائے وہ معجل ہے (علی الغیر

وعدہ کیا گیا ہو۔

اور جس مہر کی کچھ مدت ادائیگی کے لیے مقرر کی گئی یا لا علی التعین (کوئی وقت مقرر نہ ہو) چھوڑا گیا ہو وہ موجد ہے اور غیر معین مدت کے لیے مدت موت یا طلاق ہے، پس اگر نصف مہر معجل اور نصف موجد تو معجل کا مطالبہ عورت فی الحال کر سکتی ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص ۲۴۹ جلد ۶ بحوالہ درمختار ص ۲۹۲ جلد ۲)

(مہر موجد جس کی ادائیگی کا علی الفور وعدہ نہ ہو بلکہ کسی مدت پر محمول ہو خواہ وہ مدت معلوم ہو یا مجہول۔ رفعت قاسمی غفرلہ)۔

مسئلہ :- اور جس نکاح میں مہر معجل (فوری مہر) اور موجد (غیر فوری) کا کچھ ذکر نہ ہو اس میں عرف عام کا اعتبار ہے، یعنی جس قدر عرفاً اول دیا جاتا ہو، اس قدر معجل ہوگا اور باقی موجد۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص ۳۵۳ جلد ۶ بحوالہ عالمگیری ص ۲۹۸ جلد ۲ و احسن الفتاویٰ ص ۳ جلد ۵)۔

مہر کی ادنیٰ مقدار

مسئلہ :- مہر کی ادنیٰ مقدار شریعت نے دس درہم (۳۰ گرام ۶۱۸ ملی گرام) مقرر کی ہے اور زیادہ کی تحدید کچھ نہیں، طرفین جس قدر چاہیں اور وسعت سمجھیں مقرر کر سکتے ہیں، حیثیت سے زیادہ نام آوری و شہرت کے لیے شرعاً پسندیدہ نہیں، بلکہ نہایت مذموم اور بُرا ہے، احادیث میں اس کی ممانعت آئی ہے۔ اور جب مہر دینے یا معاف کرانے کی نیت ہو تو بہت ہی بُرا ہے، جس طرح کہ دوسرا کسی قسم کا قرض ذمہ رہتا ہے اور اس کی ادائیگی ضروری سمجھی جاتی ہے، اسی طرح دین مہر بھی عورت کا واجب الادا ہوتا ہے، اس کو ادا کرنا یا معاف کرنا اگر وسعت نہ ہو ضروری ہے۔ اور جس شخص کی مہر ادا کرنے کی نیت نہ ہو، وسعت کے باوجود ادا نہ کرے اور نہ معاف کرے اور نہ عورت معاف کرے تو وہ قیامت میں مأخوذ ہوگا اور اگر ترکہ چھوڑے تو اس سے وصول کیا جائے گا۔ نکاح بہر حال درست ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۳۱۸ جلد ۷)۔

مسئلہ :- دس درہم (۳۰ گرام ۶۱۸ ملی گرام) سے کم مہر باندھا جائے تب بھی دس ہی درہم لازم ہو جاتا ہے۔ (ہدایہ ص ۲۰۴ جلد ۲)۔

مہر فاطمی کی مقدار موجودہ اوزان سے

مسئلہ :- شرح محمدی مہر سے مراد عام طور پر مہر فاطمی ہوتا ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۲۲۹)۔
 مسئلہ :- حضرت فاطمہ اور دیگر بنات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کا مہر چار سو اسی ۴۰۰ درہم تھا یعنی ۶۳۵ گرام ایک کلو چاندی ہے۔ (احسن الفتاویٰ ص ۳۲ جلد ۱۴)۔
 (موجودہ اوزان سے ایک کلو ۶۳۵ گرام چاندی یا اس کی موجودہ قیمت جو کہ عام بازار میں ہو۔ محمد رفعت قاسمی غفرلہ)۔

حیثیت سے زیادہ مہر باندھنا

مسئلہ :- مہر کا زیادہ کرنا اچھا نہیں سمجھا گیا اور شرعاً پسندیدہ امر نہیں ہے، باقی جو کچھ مقرر کر دیا جائے، اگرچہ وہ شوہر کی حیثیت سے زیادہ ہو وہ مہر لازم ہو جاتا ہے اور نکاح ہو جاتا ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص ۳۳۵ جلد ۷ بحوالہ ردالمحتار ص ۴۵۴)۔
 مسئلہ :- مہر کی ادائیگی ضروری ہے، لیکن اگر عورت بخوشی مہر معاف کر دے تو اس میں بھی کچھ حرج نہیں ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص ۳۲۹ جلد ۷)۔

مسئلہ :- مہر معجل کے (جو فوری دنیا کیا ہو) ادا نہ کرنے سے نکاح میں کوئی فرق نہیں پڑتا، لیکن عورت وطی (صحبت) سے انکار کر سکتی ہے اور ساتھ جانے سے بھی۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص ۲۴۸ جلد ۷)۔

مسئلہ :- بلا مہر معاف کرانے (یا ادا کیے بغیر بھی) اگر ہمبستری (صحبت) کی گئی تو وہ ناجائز نہیں ہے، لیکن بیوی کو حق ہے کہ مہر معجل وصول کرنے سے قبل ہمبستری سے روک دے۔

(فتاویٰ محمودیہ ص ۲۲۸ جلد ۹)

مرض الموت میں معافی مہر کا حکم

مسئلہ :- اکثر دستور ہے کہ بیوی اپنی موت کے وقت مہر معاف کر دیتی ہے یہ معاف کرنا بھی بیوی کے سب وارثوں کی اجازت کے بغیر صحیح نہیں، کیونکہ معاف کرنا مرض الموت میں وارث (یعنی شوہر) کے لیے ہوا ہے جس سے دوسرے وارثوں کی حق تلفی ہوگی۔

مسئلہ :- ایک کوتاہی بہت ہی عام یہ ہے کہ جب کوئی عورت مرنے لگتی ہے، تو اس سے کہتے ہیں کہ مہر معاف کر دے، وہ معاف کر دیتی ہے اور خاوند اس معافی کو کافی سمجھ کر اپنے آپ کو مہر کے فرض سے سبکدوش سمجھتا ہے، اور کوئی وارث مانگے بھی تو نہیں دیتا۔

یاد رکھیے! اول تو اس طرح معاف کرنا بڑی سنگدلی کی بات ہے۔ دوسرے اگر وہ پوری طرح ہوش اور خوش دلی سے معاف بھی کر دے تو بھی مہر معاف نہ ہوگا کیونکہ مرض الموت میں معافی بحکم وصیت ہے اور وصیت شوہر کے لیے نہیں کی جاسکتی کیونکہ (وہ وارث ہے) اور وارث کے حق میں وصیت باطل ہے۔

مسئلہ :- ایک کوتاہی بعض لوگوں میں یہ ہوتی ہے کہ جس (مرد) کا انتقال ہونے لگے، اگر اس نے مہر ادا نہ کیا ہو تو اس کی بیوی کو مجبور کرتے ہیں کہ اپنا مہر معاف کر دے حالانکہ بیوی اس پر (دل سے) بالکل راضی نہیں ہوتی، مگر لوگوں کے اصرار یا رسم سے مجبور ہو کر شرمائشی میں معاف کر دیتی ہے۔ یاد رکھیے! اس طرح مہر معاف کرنا جائز نہیں ہے، بڑا ظلم ہے۔ (اغلاط العوام ص ۲۳)۔

نکاح کے اہم مسائل

مسئلہ :- مشہور ہے کہ پیر کو مریدنی سے نکاح درست نہیں، یہ محض غلط ہے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سب بیبیوں کے پیر تھے۔ (اغلاط العوام ص ۱۵۵)۔

مسئلہ :- بعض لوگ ساٹھ ساٹھ برس کے بوڑھوں سے تیرہ تیرہ برس کی لڑکیوں کو بیاہ دیتے ہیں، یہ کھلا ظلم ہے۔ (اغلاط العوام ص ۱۵۷)۔

مسئلہ :- بعض لوگ مستبئی (یعنی مونہر بولے بیٹھے) کی بیوی سے انتقال و طلاق کے بعد نکاح کو مذموم سمجھتے ہیں، یہ محض غلط اور باطل ہے۔ (اغلاط العوام ص ۱۵۸)۔
مسئلہ :- بعض محرم کے ماہ میں نکاح وغیرہ کو بھی ناجائز سمجھتے ہیں، یہ محض غلط ہے۔ (اغلاط العوام ص ۱۸۳)۔

مسئلہ :- عوام میں مشہور ہے کہ دونوں عیدوں کے درمیان کے ہینہ ماہ یعنی عید میں نکاح نہ کیا جائے، کیونکہ میاں بیوی کا نباہ نہیں ہوتا، سو یہ خلاف شریعت ہے۔ (اغلاط العوام ص ۱۶۲)۔

مسئلہ :- ماہ ذی قعدہ (دونوں عیدوں کے درمیان) میں نکاح کرنا درست ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص ۱۵۷ جلد ۷)۔

مسئلہ :- عصر اور مغرب کے درمیان عقد نکاح کرنا غیر اولیٰ یا مکروہ نہیں ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص ۱۴۹ جلد ۷)۔

مسئلہ :- شادی شدہ عورت جب تک اپنے شوہر سے طلاق، خلع وغیرہ شرعی طریقہ سے علیحدہ نہ ہو جائے، دوسرا نکاح اس عورت سے درست نہیں ہے اگر کرے گی تو نکاح درست نہ ہوگا۔ (فتاویٰ رحیمیہ ص ۱۱۱ جلد ۲)۔

مسئلہ :- سہرا (پھول وغیرہ کے ہارسر پر) باندھ کر نکاح ہو جاتا ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص ۱۵۱ جلد ۷)۔

د مگر یہ رسم غیر مسلموں کی ہے اس سے بچنا چاہیے۔ (رفعت قاسمی غفرلہ)

مسئلہ :- مسجد میں نکاح پڑھنا درست ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص ۱۶۶ ج ۷)۔

مسئلہ :- عدت میں نکاح ناجائز ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۳۰۹ جلد ۷ و فتاویٰ رحیمیہ ص ۱۳ جلد ۳)۔

مسئلہ :- زنا سے پیدا ہونے والے لڑکے اور لڑکی کا نکاح دوسرے سے صحیح

ہو جاتا ہے، بشرطیکہ اور کوئی مانع شرعی نہ ہو، اسی طرح اس کا نکاح بھی پڑھنا پڑھانا درست ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۲۳۵ جلد ۷)۔

مسئلہ :- حاملہ عن الزنا جس کے ساتھ زنا کیا ہو، کا نکاح درست ہے، خواہ اس سے ہو جس کا حمل ہے یا دوسرے شخص سے، لیکن اگر دوسرے شخص سے نکاح ہو، نکاح تو صحیح ہو جائے گا لیکن جب تک وضع حمل (ولادت، بچہ پیدا) نہ ہو جائے، صحبت و جماع کرنا درست نہیں ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص ۱۸۱ جلد ۷ بحوالہ درمختار ص ۲۰۲ جلد ۲)۔

مسئلہ :- اگر زانی سے نکاح ہو تو بچہ پیدا ہونے سے قبل وطی (صحبت) جائز ہے غیر زانی کے لیے جب تک بچہ نہ ہو جائے، اس وقت تک جائز نہیں ہے۔ (امداد الاحکام ص ۲۰۲ ج ۲)۔

مسئلہ :- بغیر ختنوں کے نکاح ہو جاتا ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص ۱۵۷ جلد ۷)۔

مسئلہ :- نامرد شخص کا نکاح ہو جاتا ہے پھر حسب قاعدہ تا جیل و تفریق قایم کے ذریعہ ہوتی ہے اور بغیر طلاق شوہر کے دوسرا نکاح (نامرد والی عورت) نہیں کر سکتی۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص ۱۹۲ جلد ۷ و فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۶۵ جلد اول)۔

مسئلہ :- حالت حیض و نفاس میں نکاح درست ہے مگر صحبت درست نہیں ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۱۲۱ جلد ۱۳)۔

مسئلہ :- نکاح کے وقت کلمہ پڑھانا احادیث اور صحابہ رضہ اور ائمہ مجتہدین سے منقول نہیں ہے، البتہ اگر دو لہا و دو لہن کے متعلق علم ہو کہ ان کے عقائد اچھے نہیں ہیں خلاف شرع ہیں تو جس کے عقائد خلاف شرع ہوں، ان کو تجدید ایمان کے لیے کلمہ پڑھانا ضروری ہے، ہر جگہ اس کا التزام کرنا غلط ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ص ۳۹۲ و علم الفقہ ص ۲۲ ج ۲)۔

مسئلہ :- تنہائی میں صرف مرد اور عورت کے ایجاب و قبول کرنے سے نکاح نہیں ہوتا (فتاویٰ دارالعلوم ص ۵۵ جلد ۲ بحوالہ بحر الرائق ص ۹۳ جلد ۳)۔

مسئلہ :- اگر عورت مجنونہ ہے اس کو کسی وقت ہوش نہیں آتا تو اس کا نکاح بغیر ول یا حاکم مسلمان کے نہیں ہو سکتا ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص ۷۹ جلد ۷ بحوالہ رد المحتار ص ۲۰۷ ج ۲)۔

جلد اول باب الولی)۔

مسئلہ :- بالغہ لڑکی کا نکاح بغیر اس کی رضامندی اور اجازت کے صحیح نہیں ہے اور کسی ولی کو اختیار نہیں ہے کہ بالغہ کا نکاح بغیر اس کی رضامندی کے کرے، اگر نکاح کیا اور بالغہ راضی نہ ہوئی اور اس نکاح کو جائز نہ رکھا تو وہ نکاح باطل ہے اور عمر بلوغ کی شرعاً پندرہ سال ہے اور اگر اس سے پہلے حیض آجائے یا لڑکے کو احتلام ہو جائے تو اسی وقت بلوغت شمار ہوگی، اور اگر حیض وغیرہ نہ ہو تو پورے پندرہ سال ہونے پر بالغہ شمار ہوگی (در مختار ص ۱۹۹ جلد اول)۔

مسئلہ :- سولہ سالہ لڑکی شرعاً بالغہ ہے، البتہ ولی کے استفسار (معلوم کرنے) اور اطلاع پر سکوت (خاموشی) کرنا بالغہ کی رضامندی اور اجازت سمجھا جاتا ہے اور تکلیف و غم وغیرہ کو بھی فقہاء نے اجازت شمار کیا ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص ۳۸ جلد ۸ بحوالہ رد المحتار ج ۱ ص ۲۱۱) مسئلہ :- تبلیغی اجتماعات میں نکاح کرنا جائز ہے۔ (فتاویٰ رحیمیہ ص ۲۶۶ جلد ۵)۔

نکاح کے بعد مبارک باد کہنا؟

دنیا کی مختلف قوموں اور گروہوں میں شادی اور نکاح کے موقع پر مبارکبادی کے مختلف طریقے رائج ہیں، آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع کے لیے اپنی تعلیم اور عمل سے یہ طریقہ مقرر فرمایا کہ (نکاح کے بعد) دونوں کے لیے اللہ تعالیٰ سے برکت کی دعا کی جائے یا یہ الفاظ کہے جائیں جو آپ سے ثابت ہیں۔

بَارَكَ اللهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَمَا وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ (رواہ احمد) ترجمہ :- اللہ تعالیٰ تم کو مبارک کرے اور تم دونوں پر برکت نازل فرمائے اور خیر و جلالی میں تم دونوں کو ہمیشہ متفق اور مجتمع رکھے۔ (معارف الحدیث ص ۲۷ جلد ۴)۔

مسئلہ :- دعوتِ ولیمہ نکاح کے بعد ہر وقت جائز ہے اور ہر طرح سنتِ ادا رہتی ہے، خواہ نکاح سے اگلے دن کرے، زفاف ہو یا نہ ہو اور خواہ بعد زفاف کے کرے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص ۱۶۷ جلد ۸ بحوالہ مشکوٰۃ ص ۲۵ جلد ۱)۔

نماز استسقاء کے مسائل

بارش عام انسانوں کی بلکہ اکثر حیوانات کی بھی ان ضروریات میں سے ہے جن پر زندگی کا گویا انحصار ہے، اس لیے کسی علاقہ میں قحط اور سوکھا پڑ جانا وہاں کی عمومی مصیبت بلکہ ایک گونہ عذاب عام ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح شخصی اور انفرادی حاجتوں اور پریشانیوں کے لیے "صلوٰۃ حاجت" کی تعلیم فرمائی ہے، اسی طرح اس عمومی مصیبت اور پریشانی کے دفعیہ کے لیے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اجتماعی نماز اور دعا کی تعلیم فرمائی جس کی منظم اور مکمل شکل "صلوٰۃ استسقاء" ہے اور استسقاء کے لغوی معنی ہی پانی مانگنے اور سیرابی طلب کرنے کے ہیں۔ (معارف الحدیث ص ۲۲۸ جلد ۳)۔

(۱) اول یہ کہ یہ نماز آبادی اور بستی سے باہر صحرا اور جنگل میں براہ راست زمین پر ہونی چاہیے۔

(۲) دوسرے یہ کہ جمعہ یا عید کی نماز کی طرح اس نماز کے لیے نہانے و دھونے اور اچھے کپڑے پہننے کا اہتمام نہ کیا جائے بلکہ اس کے برعکس بالکل معمولی اور کم حیثیت کا لباس ہو، مسکینوں اور فقیروں کی صورت میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں حاضری ہو، کیونکہ مسائل کے لیے فقیرانہ صورت اور بچھے جانے والے مسکینوں کی ہی حالت ہی زیادہ مناسب ہے۔

(۳) تیسرے یہ کہ دعا بہت اہتمام اور الحاح کے ساتھ کی جائے، اور اس غرض سے ہاتھ آسمان کی طرف زیادہ اونچے اٹھائے جائیں۔ (معارف الحدیث ص ۲۳۲ جلد ۳)۔

مسئلہ :- نماز استسقاء کا بار بار پڑھنا مستحب ہے بہت نہیں۔ (کتاب الفقہ ص ۵ جلد ۱)

مسئلہ :- نماز استسقاء کے لیے امام جس کو چاہیں بنا لیں جائز ہے مگر بہتر ہے کہ کسی صالح متقی عالم کو امام بنائیں۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص ۲۴ جلد ۵)۔

نماز استسقاء سے متعلق مستحب امور

امام کے لیے مندرجہ ذیل امور مستحب ہیں۔

مسئلہ: امام کو چاہیے کہ نماز استسفار کے لیے جانے سے پہلے لوگوں کو توبہ کرنے، صدقہ دینے، اور ظلم کی باتوں سے پرہیز کرنے کی تلقین کرے۔

(۱۲) دشمنوں سے صلح کر لینے کا حکم کرے۔

(۱۳) امام لوگوں کو کہے کہ تین دن روزے رکھیں اور چوتھے دن امام لوگوں کے ساتھ باہر آئے۔

(۱۴) یہ کہ پھٹے پرانے اور گھٹیا لباس پہن کر نکلیں۔

(۱۵) یہ کہ امام لوگوں کو کہے کہ سب اس کے ساتھ نماز کو نکلیں جن میں بچے، بوڑھے اور

موتی بھی شامل ہوں۔ (کتاب الفقہ ص ۵۷۶)

نماز استسفار کا وقت اور طریقہ

استسفار کے سلسلہ میں سب سے بڑی چیز توبہ، استغفار، عجز و نیاز اور بارگاہ

خداوندی میں بندوں کی گریہ و زاری ہے، جو نماز کے علاوہ اور صورتوں سے بھی

ہو سکتی ہے، لیکن اگر نماز پڑھنا ہی طے ہو جائے تو پھر ضروری ہے کہ بستی یا شہر کے تمام

چھوٹے بڑے مسلمان شہر سے باہر عید گاہ یا کسی وسیع میدان میں جمع ہوں، پورے

اخلاص اور دل کی بگڑ گڑاہٹ کے ساتھ توبہ اور استغفار کرتے رہیں، جب اجتماع

ہو جائے تو جماعت سے دو رکعت نماز پڑھی جائے، امام صاحب قراءت جہر سے کریں

سلام پھیرنے کے بعد یہ خطبہ پڑھا جائے، اس کے بعد دوسرا خطبہ وہی پڑھا جائے جو جمعہ

کے خطبہ اولیٰ کے بعد پڑھا جاتا ہے (جو صفحہ ۲۸ پر ہے) دونوں خطبوں کے درمیان

جلسہ بھی کریں، پھر دعا مانگیں۔ قلب ردا، صرف امام صاحب کریں، مقتدی قلب

ردا نہ کریں یعنی مقتدی حضرات چادر کو نہ پلٹیں۔ (ابوداؤد، زاد المعاد و حسن حسین)۔

مسئلہ: نماز استسفار پڑھنے کا طریقہ وہی ہے جو عیدین کی نماز کا ہے، البتہ

اس میں زائد تکبیرات نہ کہی جائیں، بلکہ صرف اتنی تکبیریں ہوں جتنی نماز (دو گانہ) میں مطلوب

ہیں، نماز ختم کرنے کے بعد امام وقت یا اس کا نائب دو خطبے پڑھے جیسے عید کے

خطبے ہوتے ہیں، لیکن اس خطبہ میں امام زمین پر کھڑا ہو اور ہاتھ میں کوئی کمان، تلوار یا عساکر ہو۔ اور جب خطبہ اولیٰ کا کچھ حصہ پڑھ لیا جائے تو امام اپنی چادر پلٹ لے۔ اگر چادر مربع ہو تو اس کا اوپری حصہ نیچے اور نچلا حصہ اوپر کر لے، اور اگر گول ہو تو دائیں کنارے کو بائیں طرف اور بائیں کو دائیں جانب کر لے۔ اور اگر کوئی شے اُتار والی ہے جیسے اوور کوٹ تو اس کے اندرونی حصہ کو اوپر اور اوپری حصہ کو اندر کر لے۔ (یاد رہے کہ سنت تو چادر ہی ہے) اور جنہوں نے امام کے ساتھ نماز پڑھی وہ اپنی چادروں کو نہ پلٹیں، محض امام کا چادر کو پلٹ لینا کافی ہے۔ (کتاب الفقہ ص ۵۴۲ جلد اول)۔

مسئلہ :- نماز استسقاء کا بہتر وقت صبح کا ہے جبکہ سورج طلوع ہو جائے نماز و خطبہ دُعا کی جائے۔ حدیث شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسے ہی وقت تشریف لے جانا نماز استسقاء کے لیے ثابت ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص ۲۳۵ جلد ۲ بحوالہ مشکوٰۃ ص ۱۳۲ جلد اول و کتاب الفقہ ص ۵۴۶ جلد اول)۔

مسئلہ :- امام صاحب کے نزدیک نماز استسقاء مستحب ہے اور صاحبین رحمہ کے نزدیک سنت ہے۔ لہذا نماز استسقاء باجماعت پڑھنی چاہیے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص ۲۳۸ ج ۲) مسئلہ :- امام نماز استسقاء کے لیے اپنے منسلے پر پہنچے، اذان اور کبیر کے بغیر دو رکعت جہری (آواز کے ساتھ) قرأت کے ساتھ پڑھائے۔ پہلی رکعت میں سورۃ اعلیٰ اور دوسری میں سورۃ غاشیہ۔ یا پہلی رکعت میں سورۃ ق اور دوسری رکعت میں سورۃ قمر پڑھنا افضل ہے۔ نماز کے بعد مثل جمعہ کے دو خطبے پڑھے جائیں۔ (فتاویٰ رحیمیہ ص ۸۶ جلد ۲ و مظاہر حق ص ۳۲۲ جلد ۲)۔

مسئلہ :- امام کھڑے کھڑے (خطبہ کے بعد) آہ و بکا کے ساتھ اونچے اور اُلٹے ہاتھ کر کے دُعا کرے اور مقتدی بیٹھ کر خشوع و خضوع کے ساتھ امام کی طرح اُلٹے ہاتھ کر کے دُعا میں مشغول ہو جائیں اور امام کی دُعا پر آمین آمین کہتے رہیں۔ اور گڑگڑا کر دُعا کرنے کی کوشش کریں، تاکہ دریائے رحمت جوش میں آجائے اور بامراد لوٹیں۔ دُعا مشکوٰۃ ص ۱۳۲ جلد اول پر ہے۔ (فتاویٰ رحیمیہ ص ۸۶ جلد ۲ بحوالہ عالمگیری ص ۱۵۳ ج اول)

نمازِ استسقاء میں چادر پلٹنے اور دُعار کا طریقہ

مسئلہ:- چادر پھیرنے کا طریقہ یہ ہے کہ امام اپنے دونوں ہاتھ پیٹھ کے پیچھے لیجا کر دائیں ہاتھ سے چادر کی بائیں جانب کے نیچے کا کونہ پکڑا جائے اور بائیں ہاتھ سے چادر کی بائیں جانب کے نیچے کا کونہ پکڑ لیا جائے، پھر دونوں ہاتھوں کو پیٹھ کے پیچھے اس طرح پھیرا اور پٹ پٹے کہ دائیں ہاتھ میں چادر کا پکڑا ہوا کونہ دائیں مونڈھے پر آجائے اور بائیں ہاتھ میں چادر کا پکڑا ہوا کونہ بائیں مونڈھے پر آجائے۔ اس طریقہ سے چادر کا دایاں کونہ تو بائیں ہو جائے گا اور بائیں کونہ دائیں ہو جائے گا۔ نیز اوپر کا حصہ نیچے پہنچ جائے گا اور نیچے کا حصہ اوپر آجائے گا۔ (منظاہر حق ص ۲۲۳ جلد ۱۲)

مسئلہ:- بارش کے لیے دُعار مانگتے وقت ہاتھوں کی پشت کو آسمان کی طرف کر دینا بھی اچھا شگون لینے کے درجہ میں ہے جیسا کہ چادر پلٹ کر اچھا شگون لیا جاتا ہے۔ ہاتھوں کی پشت کو آسمان کی طرف کرنا دراصل اس طرف اشارہ ہے کہ خدا کرے اسی طرح بادلوں کی پشت بھی زمین کی طرف ہو جائے اور وہ اپنے ذخیرہ آب کو زمین پر اُنڈیل دیں۔ حدیث شریف سے یہ ثابت ہے کہ بارش کے لیے دُعار مانگی تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کی پشت آسمان کی طرف کر لی۔ (منظاہر حق ص ۲۲۲ جلد ۲ و فتاویٰ دارالعلوم ص ۲۳۹ جلد ۵ بحوالہ نسائی ص ۱۳۱ جلد اول)۔

احکام صدقۃ القطر

ہر مسلمان مرد و عورت جس کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا یا اس قدر مالیت کا اسباب ضروری حاجت سے زائد ہو اس پر صدقہ فطر واجب ہے اگرچہ وہ اسباب تجارت کا نہ ہو اور اگرچہ روزے کا وجہ سے رکھے نہ ہوں۔

اگر گھوں یا اس کا آٹا یا اس کے ستودہ بوسے تو نصف صاع واجب ہے جو انگریزی

تول سے دو سیرے کچھ کم ہوتا ہے مگر احتیاطاً پورے دو سیر دے دینا چاہیے۔ اور اگر جو دیئے تو اس کا دو چند دے۔ اور اگر علاوہ اس کے کچھ اور دیوے جیسے چنا، جوار وغیرہ تو اتنا دیوے کہ اس کی قیمت دو سیر گہیوں یا چار سیر جو کے برابر ہو، نابالغ اولاد کی طرف سے بھی فطرہ دینا واجب ہے جبکہ وہ مالکِ نصاب نہ ہو، ورنہ خود اس کے مال سے ارا کرے۔ بالغ اولاد اگر مجنون ہو اور مالکِ نصاب نہ ہو تو اس کی جانب سے بھی دینا واجب ہے ورنہ نہیں۔ اور مالدار ہو تو اسی کے مال سے دے۔ جو دھڑ کا عید کی صبح صادق کے بعد پیدا ہوا یا جو شخص قبل صبح مر گیا، اس کا فطرہ نہیں۔ اور مستحب یہ ہے کہ عید کے دن عید گاہ جانے سے پہلے ادا کرے۔ اور یہ بھی جائز ہے کہ بعد میں یا کچھ دنوں پہلے دے دے۔ ایک آدمی کا فطرہ ایک فقیر کو، یا تھوڑا تھوڑا کئی آدمیوں کا ایک کو دے دے۔ تو یہ سب جائز ہے۔ جیسے چاہے دے دے۔ (تفصیل کے لیے دیکھئے مسائل روزہ)۔

احکامِ قربانی

ہر مرد و عورت مسلمان ہتیم جس کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا یا اتنی ہی مالیت کا اسبابِ ضروری روزِ قرہ کی حاجت سے زائد ہو، اس پر واجب ہے کہ اپنی طرف سے قربانی کرے۔ اونٹ، بکرا، دنبہ، بھینس، گائے، بھینس مادہ ہو یا زرب درست ہے۔ گائے، بھینس، دو برس سے کم، بھینس، بکری ایک برس سے کم کی نہ ہو۔ اور دنبہ چھ ہینہ کا بھی درست ہے جب کہ خوب فرہ ہو، اور سال بھر کا معلوم ہوتا ہو۔ اونٹ، گائے، بھینس میں سات آدمی تک شریک ہو سکتے ہیں، مگر کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم نہ ہو اور قربانی کا جانور بے عیب ہو، لنگڑا، اندھا، کانا اور بہت لاغر اور کمزور نہ ہو۔ اور کوئی عضو تہائی سے زائد کٹا ہوا نہ ہو جستی یعنی بدھیا، کی اور جس کے سینگ نکلے ہی نہ ہوں اس کی قربانی درست ہے اور پوٹلی جس کے دانت نہ رہے ہوں، اور بوجی جس کے پیدائشی کان نہ ہوں جائز نہیں۔

قربانی کا وقت ذی الحجہ کی دس تاریخ کو نمازِ عید سے بارہویں ذی الحجہ کے

غروب آفتاب تک وقت ہے۔ اور دیہات کے باشندوں کو جائز ہے کہ نماز عیسے پہلے قربانی کے جانوروں کو ذبح کر لیں، اس کے بعد نماز کے لیے جائیں۔

اگر چند آدمی قربانی شرکت میں کریں تو محض اندازہ سے گوشت تقسیم کرنا جائز نہیں بلکہ تول تول کر پورا پورا بانٹیں۔ کسی طرف ذرا بھی کمی بیشی نہ ہو۔ ہاں جس حصے میں کھلے پائے بھی ہوں اس حصہ میں کمی چاہے جتنی ہو، جائز ہے۔ بہتر ہے کہ کم سے کم تہائی گوشت خیرات کرے۔

قربانی کی کوئی چیز قصاب کو اجرت میں دینا جائز نہیں۔ اس کی رسی، جھول سب صدقہ کر دینا افضل ہے، کھال کا بیچنا درست نہیں۔ ہاں اگر قیمت خیرات کرنے کے لیے بیچے تو کچھ حرج نہیں۔ قربانی کے ذبح کرنے کے وقت دعا پڑھنا شرط نہیں کہ بدون اس کے قربانی نہ ہو۔ جس شخص کو قربانی کی دعا یاد نہ ہو وہ بسم اللہ اکبر کہہ کر ذبح کرے۔

قربانی کے بجائے رقم مظلومین کو دینا

سوال :- اس سال قربانی کا تمام مال روپیہ اپنے فساد زدگان، بے بس مظلوم بھائیوں کی مرہم پٹی اور ان کی بیوگان اور یتیم بچوں کی امداد کے لیے بھیج دیا جائے اور ایسی حالت میں جب کہ اہل اسلام پر قیامت بپا ہے، قربانی نہ کی جائے، شرعاً اس کا کیا حکم ہے؟

جواب :- صاحب نصاب کو قربانی کرنا ضروری ہے، وہ صورت مذکورہ سوال سے ادارہ نہ ہوگی، البتہ یہ درست ہے کہ قربانی کی جائے اور قیمت چرم قربانی کو وہاں بھیج دیا جائے اور اس کا اہتمام کیا جائے۔ اور کیا اچھا ہو کہ جن لوگوں پر قربانی واجب ہے وہ اپنا تمام کمال (مال روپیہ وغیرہ) نصاب وہاں بھیج دیں کہ قربانی ہی ذمہ نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ایسی توفیق دے تو اس سے بہتر کیا ہے۔ الحاصل یہ درست نہیں کہ صاحب نصاب مالک ہیں اور قربانی نہ کریں، اس لیے ایک واجب کو چھوڑ کر اس کی قیمت چندہ میں دینا کسی طرح درست نہیں ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص ۳۰۱ جلد ۶ بحوالہ عالمگیری ص ۲۵۲ جلد ۲) (تفسیر دیکھئے سائل عبود قربانی)

قنوتِ نازلہ

سوال :-

قنوتِ نازلہ جو مصیبتوں کے پیش آنے پر نمازوں میں پڑھی جاتی ہے، اُس کے متعلق بعض لوگ چند شبہات بیان کرتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ حنفیہ کے نزدیک یہ منسوخ ہے، کوئی کہتا ہے کہ صرف فجر کی نماز میں پڑھنی چاہیے۔ کوئی کہتا ہے کہ رکوع سے پہلے پڑھنی چاہیے، کسی کا خیال ہے کہ قنوت پڑھتے وقت ہاتھ چھوڑے رکھنے چاہئیں۔ لہذا عرض ہے کہ ان تمام باتوں کے متعلق جو بات قوی اور معتبر ہو، مفصل تحریر فرما کر اجرِ عظیم حاصل فرمائیں۔

الجواب

قنوتِ نازلہ مصیبتوں کے وقت فرض نمازوں میں پڑھنا جائز ہے اور اس کا جواز عموماتاً جمہورائے اور خصوصاً حنفیہ کے نزدیک منسوخ نہیں ہے بلکہ جب کوئی عام مصیبت پیش آئے تو مصیبت کے زمانہ تک قنوتِ نازلہ پڑھنا جائز ہے۔ ہاں قنوتِ دوامی جو فجر کی نماز میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک منسوخ ہے وہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک منسوخ ہے۔ فقہ حنفی کی کتابوں میں جہاں قنوتِ فجر کو منسوخ کہا ہے اُس سے مراد یہی ہے کہ قنوتِ دوامی (یعنی ہمیشہ) فجر کی نماز میں پڑھنا منسوخ ہے، قنوتِ نازلہ منسوخ نہیں ہے۔

جو شخص تنہا نماز پڑھے وہ اپنی نماز میں، اور عورتیں اپنی نماز میں قنوتِ نازلہ پڑھیں یا نہیں؟۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس کی اجازت یا ممانعت کی تصریح میں نے نہیں دیکھی، بجز فقہاء کے اس قول کے کہ قنوتِ الامام مگر ظاہر ہے کہ یہ حکم باعتبار اصل ہے کیونکہ فرائض میں اصل یہی ہے کہ وہ جماعت سے ادارہ کیے جائیں اور منفرد کے حکم

سے سکوت ہے، تاہم ممانعت کی کوئی وجہ بھی معلوم نہیں ہوتی۔ واللہ اعلم بالصواب۔
کتبہ محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی
۲۰ رجب المرجب ۱۳۳۸ھ

۲۵۶

تصدیقات مُلکائے دیوبند و سہارنپور

- الجواب صواب :- محمد انور عفا اللہ عنہ دارالعلوم دیوبند
الجواب صحیح :- محمد اعزاز علی غفرلہ دارالعلوم دیوبند
الجواب صحیح :- خاکسار سراج احمد رشیدی کان اللہ دارالعلوم دیوبند
الجواب صحیح :- حبیب الرحمن عفی عنہ دارالعلوم دیوبند
الجواب صحیح :- فقیر اصغر حسین حسنی حنفی دیوبندی عفی عنہ
الجواب صحیح :- بندہ ضیاء الحق عفی عنہ دیوبندی
الجواب صحیح :- محمد ناظر حسن نعمانی نقشبندی دیوبندی صدر مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ
الجواب صحیح :- عبداللطیف عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور
حامدًا ومصليًا ومسلماً قنوت وقت نازلہ احناف کے نزدیک جائز ہے اور
بعد رکوع آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اختیار فرمایا ہے۔ احناف کے نزدیک
قنوت نماز صبح میں علی الدوام ثابت نہیں۔ یہ قنوت جس کی بابت سوال ہے، اس کے
جواز میں چون و چرا کرنا لغو ہے۔ جواب جو مجیب نے تحریر فرمایا ہے، عاجز اس سے متفق ہے
واللہ اعلم۔ احمد علی عفی عنہ مدرس مدرسہ عربیہ میرٹھ انڈیا کوٹ

قنوت نازلہ

قنوت نازلہ

اللَّهُمَّ اهْدِنَا فِيمَنْ هَدَيْتَ وَ

اے اللہ! بشمول ان لوگوں کے جنہیں تو نے ہدایت کی ہمیں بھی ہدایت کر اور

عَافِنَا فِيمَنْ عَافَيْتَ ۝ وَتَوَلَّنَا فِيمَنْ

بشمول ان لوگوں کے جنہیں تو نے عافیت دی ہے ہمیں بھی عافیت عطا فرما۔ اور بشمول ان لوگوں کے جنہیں تو نے

تَوَلَّيْتَ ۝ وَبَارِكْ لَنَا فِيمَا أَعْطَيْتَ ۝

دوست بنالیا ہے ہمیں بھی دوست بنا۔ اور جو کچھ تو نے ہمیں عطا فرمایا ہے اس میں برکت عطا فرما۔

وَقِنَا شَرَّ مَا قَضَيْتَ ۝ إِنَّكَ تَقْضِي

اور جو احکام تو نے جاری کیے ہیں ان کے شر سے ہمیں محفوظ رکھ۔ بے شک تو ہی احکام جاری کرتا ہے

وَلَا يُقْضَىٰ عَلَيْكَ ۝ وَإِنَّهُ لَا يَزِلُّ مَنْ

اور تیرے اور حکم جاری نہیں ہو سکتا اور بے شک جسے تو دوست بنا لے وہ ذلیل

عَالِيَتَ ۝ وَلَا يَعْزُزُّ مَنْ عَادَيْتَ ۝

نہیں ہو سکتا اور جس سے تیری دشمنی ہو جائے وہ عزت نہیں پاسکتا۔

تَبَارَكَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ ۝ نَسْتَغْفِرُكَ

بہت برکت والا ہے تو اسے پروردگار ہمارے اور برتر ہے تو ہم تجھ ہی سے مغفرت مانگتے

وَنَسْتَغْفِرُكَ ۝ وَصَلَّىٰ اللَّهُ عَلَيَّ

اور خدا نے تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی

النَّبِيِّ الْكَرِيمِ - اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا

رحمتیں نازل فرمائے اے اللہ! ہمارے اور تمام

وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۝ وَالْمُسْلِمِينَ

مؤمنین و مومنات اور مسلمین اور مسلمات کے

وَالْمَسْلُومَاتِ ۝ وَالْأَلْفُ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ

گناہ بخش دے۔ اور ان کے دلوں میں الفت پیدا کر دے

وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ ۝ وَانصُرْنَا عَلَى

اور ان کے آپس کے تعلقات کی اصلاح فرما دے اور اپنے دشمن اور مسلمانوں کے

عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ ۝ اللَّهُمَّ

دشمنوں کے خلاف ہماری نصرت اور مدد فرما۔ اے اللہ!

الْعَنِ الْكُفْرَةَ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ

ان کفار پر اپنا غضب نازل کر جو تیرے دین سے

سَبِيلِكَ ۝ وَيُكْذِبُونَ رُسُلَكَ ۝

روکتے ہیں اور تیرے رسولوں کی تکذیب کرتے ہیں۔

وَيُقَاتِلُونَ أَوْلِيَآءَكَ ۝ اللَّهُمَّ

اور تیرے دوستوں سے لڑتے ہیں اے اللہ!

خَالَفَ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَزَلْزَلْ أقدامهم ۝

ان کے آپس میں اختلاف ڈال دے اور ان کے قدم ہلا دے۔

وَأَنْزِلْ بِهِمْ بِأَسْكَ الَّذِي لَا تَرُدُّهُ

اور ان پر اپنا وہ عذاب نازل کر جسے مجرموں اور

عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ ۝

گنہگاروں سے تو باز نہیں رکھتا

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے مسائب و حوادث کے ایام میں قنوتِ نازلہ صبح کی نماز میں پڑھی ہے، لہذا مسلمانوں پر کوئی اجتماعی مصیبت آجائے تو ائمہ مساجد کو چاہیے کہ وہ قنوتِ نازلہ پڑھیں۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ امام و مقتدی صبح کی نماز میں دوسری رکعت کے رکوع کے بعد ہاتھ چھوڑ کر کھڑے رہیں، امام قنوتِ نازلہ پڑھے، مقتدی ٹھہراؤ کی جگہ پر آہستہ آہستہ آمین کہتے رہیں

(نوٹ) مقتدی حضرات جہاں جہاں آیت جیسا نشان ۝ لگایا گیا ہے ہے آمین کہتے رہیں، اور جہاں جہاں گول نشان میں ط نہیں ہے، اس پر آمین کہنا بے محل ہے۔ آمین نہ کہیں، خاموش رہیں۔ پھر امام و مقتدی بقیہ نماز پوری کریں۔

(قنوتِ نازلہ اور اس کے متعلقہ مسائل - مرتبہ
حضرت مولانا نعیمی کفایت اللہ قدس سرہ ۱۳۳۸ھ)

فقہ اسلامی کی اہم اور مستند کتابیں

مؤلف

(مولانا، قاری، محمد رفعت (صاحب) قاسمی استاذ دارالعلوم دیوبند

مکمل و مدلل مسائل امامت

شریعت نے امامت کے منصب پر جلیل القدر شخصیت کو فائز کرنے کی تاکید ہے، کیونکہ نماز پڑھانے والا اہم ذمہ داری کا حامل ہوتا ہے۔ یہ کتاب اپنے موضوع پر پہلی، منفرد اور جامع کتاب ہے جس میں امامت کی عظمت و فضیلت، امام کے اوصاف و احکام، امامت کی اہلیت اور تقرری کا حق، امامت کے فرائض و شرائط، امامت کا منصب اور اس کی اہمیت، امامت کا استحقاق، امامت کی ذمہ داریاں، امام اور امامت نماز سے متعلق مسائل۔ غرضکہ امامت نماز سے متعلق جس قدر بھی احکام و مسائل اور ان کی جزئیات ممکن ہو سکتی ہیں، ان کو پیش نظر رکھ کر مستند فقہ و فتاویٰ سے مسائل کو لے کر عام فہم انداز میں جمع کیا گیا ہے امامت کے فرائض شریعت اسلامی کے مطابق انجام دینے کے لیے اس کتاب کا ساتھ رہنا ضروری ہے۔ یہ کتاب رہنما بھی ہے اور ذریعہ تربیت بھی۔ صفحات ۲۴۰

مکمل و مدلل مسائل تراویح

فضائل تراویح و تعداد رکعت، امامت تراویح و سماعت و سجدہ سہوا اور سجدہ تلاوت بسم اللہ، تہجد، شبینہ، رسومات تراویح و تروانوا فل سے متعلق بے شمار ایسے جزئیات و مسائل جن کی طرف تراویح پڑھنے اور پڑھانے والوں کا ذہن بھی نہیں جاتا، حالانکہ ان کا جاننا نماز کے صحیح ہونے کے لیے بہت ضروری ہے۔ چونکہ تراویح کے مسائل کی ضرورت سال میں ایک مرتبہ پیش آتی ہے، اس لیے اس کے مسائل مستحضر نہیں رہتے، چنانچہ عوام غلطیوں میں پڑ جاتے ہیں اس لیے ائمہ مساجد، حفاظ کرام و ذمہ داران مساجد اور نمازیوں کے لیے اس کا مطالعہ سید ضروری ہے۔ صفحات ۱۶۸۔

مکمل و مدلل مسائل زکوٰۃ

زکوٰۃ کی فرضیت اور اسلام میں اس کا مقام کہ کن کن مالوں اور کن لوگوں پر کن شرائط کے ساتھ فرض ہے۔

نیز فلکسڈ ڈپازٹ، شیرز، سیونگ سٹریٹیکٹ، بیمہ، انشورنس، فنڈ، بنک میں جمع شدہ رقومات، تجارتی اموال و قرضہ جات و مویشی و جائیداد و زرعی پیداوار و معدنیات وغیرہ کے احکام اور زکوٰۃ وصول کنندہ و مدارس کے ذمہ داران کے لیے شرعی اصول و احکام اور اس کا مصرف قابل ذکر ہیں۔ صفحات ۲۹۶

مکمل و مدلل مسائل سفر

جس میں آداب سفر، وطن و سفر کی اقسام، مسافر کہاں سے مانا جائے گا، ریل، ہوائی جہاز و بحری جہاز، کشتی، موٹر کار، بس وغیرہ کے سفر میں نماز قصر و سفر سے متعلق مسائل اور سفر میں دن چھوٹا یا بڑا ہونے پر روزے، نماز، حج وغیرہ سے متعلق مسائل، غرضیکہ روانگی سے لے کر واپسی تک چھ سو (۶۰۰) مسائل کا مجموعہ۔ صفحات ۱۹۲

مکمل و مدلل مسائل اعتکاف

اعتکاف کرنے والا اپنے گھر بار، کاروبار کو چھوڑ کر خدائے پاک کے در پر آپڑتا ہے، لیکن کسی بھی عبادت کا ثواب اسی وقت ملتا ہے جبکہ وہ عند اللہ مقبول ہو اور قبولیت کے لیے اسباب ظاہرہ میں اس عبادت کا شریعت مطہرہ کی تعلیمات کے مطابق ہونا ضروری ہے۔ یہ کتاب اسی غرض سے ترتیب دی گئی ہے کہ معتکفین حضرات اپنے اعتکاف احکام شریعت کے مطابق بنانے کے لیے اس سے رہ نمائی حاصل کریں۔ کیونکہ بسا اوقات اعتکاف کے ضروری مسائل سے صحیح طور پر واقف نہ ہونے کی وجہ سے اعتکاف صحیح نہیں ہوتا۔ صفحات ۸۸

مکمل ومدلل مسائل روزہ

اللہ تعالیٰ نے سال میں رمضان المبارک کے مہینہ کو روزوں کے لیے مخصوص کیا ہے۔ اور اس کے مسائل عوام کے ذہن نشین بھی نہیں رہتے، اس لیے ضرورت تھی کسی ایسی جامع اور مستند کتاب کی جو تمام مسائل روزہ پر حاوی ہو۔

اس کتاب میں عام فہم انداز پر ۲۳ ابواب میں ضروری مسائل کو جمع کر دیا گیا ہے۔

(۱) فضائل رمضان المبارک (۲) رویت ہلال کے مسائل (۳) نیت کے مسائل (۴) روزے کے مسائل (۵) جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا ان کے مسائل (۶) جن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور صرف قضا واجب ہوتی ہے (۷) جن چیزوں سے قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں (۸) کفارہ کے احکام و مسائل (۹) عورتوں کے مسائل (۱۰) بچوں کے مسائل (۱۱) مرضی کے مسائل (۱۲) مسافر کے مسائل (۱۳) متفرق مسائل (۱۴) نذر کے مسائل (۱۵) وہ عذر جن کی وجہ سے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے (۱۶) وہ عذر جن کی وجہ سے روزہ توڑ دینا جائز ہے (۱۷) روزہ کے مکروہات (۱۸) وہ چیزیں جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور مکروہ بھی نہیں ہوتا (۱۹) استحباب روزہ (۲۰) فدیہ کے مسائل (۲۱) افطار کے مسائل (۲۲) صدقہ فطر کے احکامات و مسائل۔ صفحات ۲۲۴

مکمل ومدلل مسائل خفین

موزوں پر مسح کا ثبوت، موزے کیسے ہوں؟ اور متعلقہ مسائل و احکام، نیز زخم و فریکچر ہونے پر پٹی، بینڈیج اور پلاسٹر وغیرہ پر مسح کے مسائل بغرضکہ مسح سے متعلق تین سو مسائل درج ہیں۔ صفحات ۸۰

— مؤلف کی دوسری کتابیں —

مَسَائِلِ نَمَازِ جَمْعَہ

- ① جمعہ کی وجہ تسمیہ • جمعہ کا حکم و ثبوت • جمعہ کے فضائل • نماز جمعہ کی حکمتیں •
- ② جمعہ کے آداب و مستحبات • جمعہ کے دن مقبولیت کی ایک گھڑی •
- ③ جمعہ کے دن کے غسل کی ابتداء • غسل کے فوائد و فرائض •
- ④ نماز جمعہ کے واجب ہونے کی شرطیں • جمعہ کے صبح ہونے کی شرطیں • ہندوستان میں نماز جمعہ کا حکم • دیہات وغیرہ کے احکامات •
- ⑤ جمعہ کے دن کے اعمال کیا ہیں؟ •
- ⑥ امام و خطیب سے متعلق مسائل • معذورین کے لیے احکامات •
- ⑦ نماز جمعہ کا وقت • نماز کے لیے کب روانہ ہوں؟ • نماز جمعہ سے متعلق احکامات •
- ⑧ جمعہ کے دن اذان اور اس کے متعلقہ احکامات •
- ⑨ جمعہ کی سنتیں • سنت و نوافل کے فوائد و احکامات •
- ⑩ خطبہ کیا ہے؟ • خطبہ کس زبان میں ہو اور متعلقہ احکامات •
- ⑪ نماز جمعہ کی نیت • صف بندی کے احکام • سترہ کے احکام • نماز میں شرکت کے احکام • اور نماز جمعہ کے متعلقہ احکامات •

<p>مکمل و بدیل مسائل شہادت و شہادہ اس کتاب میں مبارک آیتوں کے فضائل و مسائل و اعمال قرآن و حدیث کی روشنی میں جمع کر دیے ہیں</p>	<p>مکمل و بدیل مسائل آداب ملاقات اس کتاب میں اسلامی اصول ملاقات بیان کیے گئے ہیں۔ جن سے واقف ہونا ضروری ہے</p>	<p>مکمل و بدیل مسائل عیدین و قربانی یہ کتاب بھی اپنے موضوع پر جامع ہے جس میں عیدین، نظرہ قربانی، حقیقہ کے مسائل جمع کر دیے ہیں۔</p>
---	--	---